THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188562
UNIVERSAL
LIBRARY

کتب خانہ
کلیہ جامعہ عثمانیہ

سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت

اور

اوسکی باجگذار ریاستین

جس مین سلطنت عثمانیہ اور مصر۔ قبرس۔ بلگیریا۔ ٹیونس۔ سموس اور بوسینا وہرزی گوینا کے ہر ایک ملکی صیغہ تجارت رقبہ و آبادی فوجی و بحری طاقت طرز آئین و حکومت سررشتہ تعلیم ریلوے قرضجات قومی اور صنعت و حرفت کی موجودہ کیفیت شرح و بسط کے ساتھ واضح کیگئی ہے

مرتبہ

مولوی محمد انشاء اللہ زمیندار انعام آباد ضلع گوجرانوالہ

بار اول ۱۸۹۷ء

مطبع روز بازار امرتسر مین شیخ غلام محمد صاحب منشی فاضل کے اہتمام سے شائع ہوا

١٩٨٥

٩٤٩٢٦

التماس

اس رسالہ کو جسمین سلطنت عثمانیہ کے تمام ملکی صیغون تجارت وصنعت وحرفت قومی قرضونکی موجودہ کیفیت جسکی وہ سنہ ۱۸۹۶ء مین تھی درج کرنیکے علاوہ مصر ونہر سویز۔ ٹیونس۔ بلگیریا۔ قبرس وبوسینا ہرزی گوینا وساموس کی باجگذار وماتحت ریاستون اور صوبون کی موجودہ حالت بھی بیان کردی گئی ہے۔ ٹیونس اسوقت فرانس کی زیر حفاظت ہے اور بظاہر اوسکا کوئی تعلق سلطنت عظمی عثمانیہ سے نہین رہگیا لیکن مینے اوسکو باجگذار ریاستون کی ذیل مین شمار کرنیکی وجوہات اصل کتاب کے حاشیہ متعلق ٹیونس مین بتادیئے ہین اس رسالہ کو جیسا کہ رسالہ عہد حکومت سلطان عبد الحمید خان کے اکثر حواشی سے معلوم ہورہا ہے کتاب مذکور کے ساتھ بطور ضمیمہ ملحق کرنیکا ارادہ تھا مگر دونون کتابون کا اپنی اپنی جگہہ اسقدر حجم بڑہگیا کہ اسکو علیحدہ کتاب کی شکل مین شایع کرنا ضروری ہوگیا مین امید کرتا ہون کہ اس رسالہ کو میری دوسری کتابون کے ساتھ پڑہنے سے ناظرین کو سلطنت علیہ عثمانیہ کے متعلق کامل آگاہی اور واقفیت ہوجائیگی۔ والسلام۔

خاکسار۔ بندہ محمد انشاء اللہ عفی عنہ زمیندار انعام آباد ضلع گوجرانوالہ واڈیٹر اخبار وکیل امرتسر

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
فرمانروا سلطان۔	١	تجارتی جہازات اور جہازرانی۔	٣٧
اونکی اولاد واحفاد ولواحقین۔	١	صیغہ ڈاک وریلوے۔	٣٨
مختصر تاریخ۔	٢ و ٣	اوزان وپیمانے وسکے۔	٣٩
اسمائے سلاطین آل عثمان معہ سنہ جلوس	٤	ریاست بلگیریا جسکی صیغہ وار حالت بیان کیگئی ہے۔	٤١
آئین حکومت وموجودہ وزارت۔	٥	جزیرہ ساموس۔	٤٩
رقبہ وآبادی صوبہ وار۔	٧	سفراء وقونصلین۔	٥٠
صیغہ تعلیم ومذہب۔	١١	مصر کی صیغہ وار حالت ومختصر تاریخ معہ چند حواشی۔	٥١
صیغہ مال۔	١٣	صوبہ بوسینا وہرزی گوینا۔	٩١
حفاظت ملک بری وبحری طاقت معہ اسمائے جہازات	١٤	جزیرہ قبرس۔	٩٣
پیداوار اور صنعت وحرفت۔	٢٩	ٹیونس۔	٩٧
تجارت۔	٣١	ترکی بجٹ برائے ۱۹۰۷ء وموجودہ مالی حالت۔	١٠١

سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت

اوسکی باجگزار اور ریاستین

(مترجمہ از سٹیٹسمین ایئر بک بابت ۱۸۹۶ء عیسوی)

فرمانروائے سلطان

اعلیحضرت خلافت قدرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان ثانی الغازی۔ جو ۲۲ ستمبر ۱۸۴۲ء مطابق ۱۶ شعبان ۱۲۵۸ ہجری المقدس متولد ہوئے سلطان عبد المجید کے خلف ثانی ہین اپنے بڑے بھائی سلطان مراد خامس کے عزل پر ۳۱ اگست ۱۸۷۶ء کو جاہ افروز مسند خلافت ہوئے +

اولاد و خاندان امیر المؤمنین

۱۔ محمد سلیم آفندی۔ ۱۱ جنوری ۱۸۷۰ء کو متولد ہوئے۔

۲۔ زکیہ سلطانہ۔ ۱۲ جنوری ۱۸۷۱ء کو پیدا ہوئین۔

۳۔ نعیمہ سلطانہ۔ ۵ اگست ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوئین

۴۔ عبد القادر آفندی۔ ۲۳ فروری ۱۸۷۸ء کو تولد ہوئے۔

۵۔ احمد آفندی۔ ۱۴ مارچ ۱۸۷۸ء کو پیدا ہوئے

۶۔ نعیلہ سلطانہ۔ ۹ جنوری ۱۸۸۴ء کو پیدا ہوئین۔

۷۔ محمد برہان الدین آفندی۔ ۱۹ دسمبر ۱۸۸۵ء کو متولد ہوئے +

برادران و خواہران خلیفۃ المسلمین

۱۔ محمد مراد آفندی۔ ۲۱ ستمبر ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئے۔ ۳۰ مئی ۱۸۷۶ء کو اپنے چچا سلطان عبد العزیز شہید کے عزل پر تخت نشین ہوئے مگر بعد میں کونسل وزراء نے مرض دیوانگی کا مریض قرار دیکر ۳۱ اگست ۱۸۷۶ء کو معزول کر دیا۔

۲۔ جمیلہ سلطانہ۔ ۱۸ اگست ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئین۔ ۳ جون ۱۸۵۸ء کو محمود جلال الدین پاشا خلف احمد فتحی پاشا سے بیاہی گئین۔ اب بیوہ ہین +

۳۔ محمد رشاد آفندی۔ ۳ نومبر ۱۸۴۴ء کو پیدا ہوئے۔ ولیعہد یعنی شہزادہ ہے۔

۴۔ سنیہ سلطانہ۔ ۲۱ نومبر ۱۸۵۱ء کو پیدا ہوئین۔ اور محمود پاشا مرحوم پسر خلیل پاشا سے بیاہی گئین۔

۵۔ مدیحہ سلطانہ ۱۸۵۶ء مین پیدا ہوئین۔ پہلے ۱۸۷۹ء مین نجیب پاشا سے بیاہی گئین ۱۸۸۵ء مین بیوہ ہوئین۔ پہر دوبارہ ۳۰۔ اپریل ۱۸۸۶ء کو فرید پاشا سے بیاہی گئین۔

۶۔ وحید الدین آفندی ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوئے۔

۷۔ سلیمان آفندی۔ ۱۲ جنوری ۱۸۶۱ء مین پیدا ہوئے۔[۱]

امیر المومنین خلیفۃ المسلمین سلطان عبد الحمید خان ثانی الغازی خاندان عثمان کے ۳۵ وین سلطان اور فتح اسلامبول کے بعد ۲۸ وین شہنشاہ ہین۔ خاندان عثمانیہ مین قانون وراثت اولاد ذکور کی عمر کے کم و بیش ہونیکی مطابق ہے۔ تمام اولاد جو حرم سلطانی مین خواہ آزاد یا کنیزک کے بطن سے پیدا ہو جائین اور مساوی حقوق رکھتی ہے۔ بیٹا اوسی صورت مین باپ کا جانشین ہوتا ہے جبکہ کوئی چچا یا عمزاد بہائی اوس سے بڑا عمر مین موجود نہ ہو۔

سلاطین عثمانیہ کئی صدیون سے باقاعدہ ازدواج نہین کرتے۔ حرم سرا کی خاتونین جو خواہ زرخرید ہون یا برضی خود آئین۔ زیادہ تر اون اضلاع کی ہوتی ہین جو قلمرو عثمانیہ سے باہر ہین۔ اور خاصکر سرکیشیا سے زیادہ آتی ہین ان خواتین مین سے سلاطین عموماً سات کو منتخب کرتے ہین جو قادین یعنے بیگمات حرم کہلاتی ہین۔ اور باقی اودالیک پکاری جاتی ہین۔ اور قادینونکی خادمہ متصور ہوتی ہین۔ حرم سرا کی منتظمہ ایک معمر قادین ہوتی ہے۔ اوس کا خطاب خزندار قادین ہوتا ہے۔ اور وہ خواجہ سراؤن کے سردار کی وساطت سے بیرونی دنیا سے تعلق رکھتی ہے یعنی محلسرا کیلئے تمام خرید و فروخت اوس کے ذریعہ سے کرتی ہی یہ سردار قزلر آغا کہلاتا ہے۔ اور وزیر اعظم کے برابر رتبہ رکھتا ہے۔ بلکہ شاہانہ جلوس مین وزیر اعظم سے بھی فایق مرتبہ پر ہوتا ہے۔

ترکون کا نام پہلے پہل ۱۰۴۸ء مین یوروپ مین سنا گیا جبکہ وہ تاتار سے نقل وطن کرکے آرمینیا مین پہونچے۔ مگر اونکی شہرت ۱۳۰۰ء کے قریب سے شروع ہوئی۔ بانی خاندان عثمانیہ یعنی عثمان غازی کی زیر حکومت اونہون نے ایشیا کے کئی مقامات کو فتح کیا۔ شہر نیسیا پر قبضہ کیا اور ۱۳۲۶ء مین بروصہ کو اپنا دار الخلافہ بنایا۔

---

[۱] کتاب اسٹیٹسمین ایر بک ۱۸۹۶ء کے صفحہ کے حاشیہ پر ۱۲ بہائی اور بہنون کے نام درج ہین۔ اور وہان تاریخین بھی بعض جگہ مختلف ہین سو وہ نام و تاریخین ۱۸۸۶ء کی اسٹیٹسمین ایر بک سے لیگئی تہین۔ اسلیئے ۱۸۹۶ء کی سالانہ کتاب مین باقی ۵ بہائی بہنون کے نام درج نہ ہونے سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ وہ جوار رحمت الٰہی مین جا بسے ہونگے۔ اور کہ اختلاف تواریخ مزید احتیاط سے جو پچھلی سالانہ کتابون مین ملحوظ رکھی گئی واقعہ ہوا ہے۔ مؤلف ۱۲

یوروپ مین ترک اولاً سنہ ۷۵۷ھ (سنہ ۱۳۵۶ء) مین داخل ہوئے جب کہ اونکی ایک فوج نے جس مین دو ہزار سپاہی تہے قیصر بوطونیاطیس کو اوس کے رقیب کے برخلاف مدد دینے کیلئے باسفرس سے عبور کیا۔ چودہوین صدی کو اختتام پذیر ہونے تک اونہون نے تہسلی۔ مقدونیہ اور بلغاریا کو فتح کرلیا۔ اور تقریباً تمام مغربی ایشیا کے حکمران تسلیم کرلیئے گئے۔ قسطنطنیہ کا پہلے ترکون نے ۱۳۹۲ء مین محاصرہ کیا۔ مگر وہ فتح ۱۴۵۳ء مین ہوا۔ اور اوس وقت سے لے کر اب تک سلطنت عثمانیہ کا دار الخلافہ ہے۔

محمد ثانی فاتح قسطنطنیہ نے اوسکی فتح کے بعد طرابزون۔ والیشیا۔ بوسینیا۔ سرویا اور موریا کو فتح کیا۔ بایزید دوم اور سلیم اول کے وقت مصر قطعی طور پر فتح کیا گیا۔ اور شام۔ سرکیشیا۔ اور مالڈیویا قلمرو عثمانیہ مین شامل کئے گئے۔ ۱۵۲۲ء مین سلیمان اول نے رہوڈس کو فتح کیا۔ ۱۵۲۶ء مین ہنگری پر حملہ کیا۔ اور وائنا کا محاصرہ کیا۔ مگر یہ محاصرہ اوٹہا لینا پڑا۔ اور اوس سے بعد زمانہ کی ناہنجاریون کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اوس وقت صرف یوروپ مین دو لاکھ تیس ہزار مربع میل ملک ترکون کے ماتحت تہا۔ مگر اوسی وقت سے سلطنت کی شوکت مین تنزل آنے لگ گیا۔ ۱۶۹۹ء مین ترک بالائی ہنگری اور صوبہ ٹرین سلونیا سے نکالدیئے گئے اور کچھ عرصہ کیلئے والیشیا اور مالڈیویا (فلاق و بغدان) بھی اون کو خالی کرنا پڑا۔ ۱۷۶۹ء مین روس سے جنگ شروع ہوئی۔ جس کا خاتمہ اسپر ہوا کہ ترکون کو کریمیا چھوڑنا پڑا۔ روسی سرحد دریائے بگ نیسپر تک بڑہ آئی صوبجات دریائے ڈینیوب یعنی والیشیا و مالڈیویا کو جزوی آزادی ملگئی۔ اور روسیون کو آبنائے ڈارڈنیلز سے اپنے بیڑہ کو بلا روک ٹوک گذارنے کا استحقاق حاصل ہوگیا۔

۱۸۰۶ء مین روس سے پہر جنگ ہوئی جس کا انجام یہ ہوا کہ ۱۸۱۲ء مین روسی سرحد اور بڑہکر دریائے پرتھ تک آگئی۔ یونانیونکی بغاوت جو ۱۸۲۱ء سے ۱۸۲۸ء تک رہی اجنبی دول کی مداخلت سے یونان کی آزادی پر ختم ہوئی۔

۱۸۳۲ء مین روس نے ٹرکی کا معاون ہوکر محمد علی پاشا گورنر مصر کی پیشقدمی کو جو قسطنطنیہ پر بڑہا چلا آتا تہا کامیابی کے ساتھ روکا۔ مگر ٹرکی کا اقتدار اوس وقت سے مصر پر برائے نام رہگیا۔

۱۸۴۱ء کے معاہدہ کے رو سے ٹرکی حقیقتاً دول عظام کے زیر حفاظت ہوگئی۔ اور اوسکی آزادی و سلامتی کی ذمہ داری لیگئی۔ ۱۸۵۳ء مین روس نے اعلان جنگ کیا۔ اور گو انگلستان و فرانس نے ٹرکی کی مدد کی۔ اور وہ خود بھی جنگی معرکون مین کامیاب رہی۔ مگر اوسکو اس جنگ سے کوئی فائدہ نہ حاصل ہوا۔

۱۸۵۸ء مین مالیشیا اور مالڈیویا نے متفق ہوکر ایکطرح سے اپنی کامل آزادی کا اعلان کردیا۔ ۱۸۷۸ء کی جنگ روس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلغاریا۔ مشرقی رومیلیا۔ تہسلی اور مشرقی آرمینیا کا کچھ حصہ قبضہ سے نکل گئے۔ رومینیا۔ سرویا اور

نامی نیگرو قطعی آزاد ہو گئی۔ اور صوبجات بوسینیا اور ہرزی گوینا سلطنت آسٹریا ہنگری کو۔ اور قبرس انگلستان کو انتظام کے لیئے مل گئے۔

(اسمائے سلاطین آل عثمان معہ سنہ جلوس)

نام	سنہ جلوس	نام	سنہ جلوس	نام	سنہ جلوس
۱۔ عثمان	سنہ ۱۲۹۹ء	۲۔ اورخان	سنہ ۱۳۲۶ء	۳۔ مراد اول (خداوندگار)	سنہ ۱۳۶۰ء
۴۔ یلدرم بایزید	سنہ ۱۳۸۹ء	۵۔ سلیمان اول	سنہ ۱۴۰۲ء	۶۔ چلبی محمد اول جامع	سنہ ۱۴۱۳ء
۷۔ مراد ثانی	سنہ ۱۴۲۱ء	۸۔ محمد ثانی فاتح	سنہ ۱۴۵۱ء	۹۔ بایزید ثانی	سنہ ۱۴۸۱ء
۱۰۔ یاوز سلیم	سنہ ۱۵۱۲ء	۱۱۔ سلیمان ثانی صاحبقران	سنہ ۱۵۲۰ء	۱۲۔ سلیم ثانی	سنہ ۱۵۶۶ء
۱۳۔ مراد ثالث	سنہ ۱۵۷۴ء	۱۴۔ محمد ثالث	سنہ ۱۵۹۵ء	۱۵۔ احمد اول	سنہ ۱۶۰۳ء
۱۶۔ مصطفیٰ اول	سنہ ۱۶۱۷ء	۱۷۔ عثمان ثانی	سنہ ۱۶۱۸ء	۱۸۔ مراد چہارم فاتح بغداد	سنہ ۱۶۲۳ء
۱۹۔ ابراہیم	سنہ ۱۶۴۰ء	۲۰۔ محمد چہارم شکاری	سنہ ۱۶۴۹ء	۲۱۔ سلیمان ثالث	سنہ ۱۶۸۷ء
۲۲۔ احمد ثانی	سنہ ۱۶۹۱ء	۲۳۔ مصطفیٰ ثانی	سنہ ۱۶۹۵ء	۲۴۔ احمد ثالث	سنہ ۱۷۰۳ء
۲۵۔ محمود اول	سنہ ۱۷۳۰ء	۲۶۔ عثمان ثالث	سنہ ۱۷۵۴ء	۲۷۔ مصطفیٰ ثالث	سنہ ۱۷۵۷ء
۲۸۔ عبدالحمید اول	سنہ ۱۷۷۴ء	۲۹۔ سلیم ثالث	سنہ ۱۷۸۹ء	۳۰۔ مصطفیٰ چہارم	سنہ ۱۸۰۷ء
۳۱۔ محمود ثانی	سنہ ۱۸۰۸ء	۳۲۔ عبدالمجید	سنہ ۱۸۳۹ء	۳۳۔ عبدالعزیز	سنہ ۱۸۶۱ء
۳۴۔ مراد پنجم	۳۰ مئی سنہ ۱۸۷۶ء	۳۵۔ امیر المومنین عبدالحمید خان ثانی الغازی خلد اللہ ملکہ وسلطانہ	۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۶ء		

ہر ایک سلطان کی اوسط ایام حکومت سترہ سال ہیں۔

سلطان سلیم اول عظیم الشان نے سنہ ۱۵۱۷ء میں مصر فتح کیا۔ اور اسی سال میں محمد دوازدہم خلیفہ بنو عباسیہ نے خلافت سلطان سلیم کے سپرد کی۔ اور تلوار، علم اور عبائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وبارک وسلم اسکو عطا کی۔

سلطان المعظم کی سول لسٹ (صرف خاص کی رقم) مختلفات بیان کی جاتی ہے کوئی دس لاکھ پونڈ کہتا ہے اور کوئی بیس لاکھ۔ اور کوئی ان دونوں کے بین بین۔ سرکاری املاک کا حصہ کثیر شاہی خاندان کے سپرد ہے۔ اور اون کی آمدنی اسکے مصرف میں آتی ہے چند [illegible] سے سول لسٹ کی مدات آمدنی کا انتظام درست کیا گیا ہے مگر اب بھی وہ حرم اور دربار کے اخراجات کو کافی نہیں بتائی جاتیں۔ حرم اور دربار کے متوسلین کا شمار پانچ ہزار سے متجاوز ہے

سنہ ۱۹۰۸ء کے بجٹ (موازنہ) مین مصارف سرائے سلطانی کے اخراجات کی بابت ۱۱۶۷۴۷۶۲ پیاسٹر (سو پیاسٹر برابر ہین ایک پونڈ ترکی کے) اور شہزادگان کے وظائف کی بابت ۵۰۲۱۲۷۳۲ پیاسٹر یعنی تخمینا سات لاکھ ۵۸ ہزار پونڈ انگریزی درج کیئے گئے تھے۔

آئین و حکومت

سلطنت کی تمام بنیادی قوانین احکام قرآنی پر مبنی ہین سلطان کا اختیار غیر محدود ہے۔ بشرطیکہ اوس کا حکم اصول اسلام اور احکام قرآن کے نقیض نہ ہو۔ قرآن کریم کے بعد قوانین ملتقی واجب التعمیل سمجھے جاتے ہین۔ یہ احادیث و اقوال پیغمبر سرور کائنات اور اون کے خلفائے راشدین کے فیصلہ جات اور اجتہادات کے مجموعہ کا نام ہے۔ انکی پابندی بادشاہ اور رعایا دونون پر مساوی ہے انکے علاوہ ایک اور بھی مجموعہ قانون ہے جسے قانون نامہ کہتے ہین۔ اور جس کو سلیمان عظیم الشان نے اپنے اور اپنے سے پہلے سلاطین کے قوانین سے مرتب کیا۔ اس قانون نامہ کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے مگر ویسی ہی عزت کی نگاہ سے جس سے کہ قوانین ربانی کے مقابلہ مین انسانی حکومت کے احکام کو دیکھا جا سکتا ہے۔
سلطان کی شاہانہ نگرانی مین عاملانہ اختیار اور اختیار وضع قوانین کو دو اعلےٰ عہدہ دار یعنے صدر اعظم جو دنیاوی حکومت کا صدر ہے۔ اور شیخ الاسلام جو مذہب کا افسر اعلےٰ ہے برتتے ہین۔ دونون کو سلطان مقرر کرتا ہے۔ مگر آخر الذکر کی تقرری مین علماء یعنے عدالتی عہدہ دارون اور مذہبی اماموں کی تمام نہاد منظوری حاصل کیجاتی ہے۔ شیخ الاسلام جماعت علماء کا صدر نشین ہوتا ہے۔ لیکن وہ بذات خود امامت وغیرہ کا کام نہین کرتا۔ علماء کے ساتھ مفتیون یعنی شارحین قرآن کی جماعت تعلق رکھتی ہے۔ تمام بڑے بڑے جج۔ مفسر۔ واضعان قانون اور علم و ادب کے بڑے بڑے اساتذہ علماء ہی ہوتے ہین۔ اور مفتی اون کو اپنے حضور طلب کر سکتا ہے۔ بڑے بڑے ملکی عہدہ دارون کے خطاب آفندی۔ بے اور پاشا ہین۔

مغربی یوروپ کی ریاستون کے نمونہ پر چند عثمانی گورنمنٹون نے مختلف ازمنہ مین طرز حکومت و آئین کی تجاویز تیار کین۔ سب سے اول سلطان عبد المجید نے اون کو اپنے خط ہمایون مین درج کر کے ۱۸ فروری ۱۸۵۶ء کو شائع کیا۔ اور سب سے آخر سلطان عبد الحمید نے نومبر ۱۸۷۶ء مین اسکی متعلق فرمان نافذ فرمایا۔ مگر تجاویز اصلاح کا عملدرآمد سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت مین ناممکن معلوم ہوتا ہے۔

وزیر اعظم گورنمنٹ کا صدر اور بادشاہ کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اور کاروبار سلطنت کے انصرام مین مجلس خاص یا پریوی کونسل جو انگریزی کیبنٹ (مجلس وزراء) کے مشابہ ہے اوسکی معین و ممد ہوتی ہے۔ مجلس خاص ذیل مندرجہ

ذیل اراکین ہوتے ہین۔

(۱) وزیر اعظم (۲) شیخ الاسلام (۳) وزیر صیغہ اندرونی (۴) وزیر صیغہ جنگ۔ (۵) وزیر اوقاف (۶) وزیر سررشتہ تعلیم (۷) وزیر تعمیرات عامہ۔ (۸) کونسل آف سٹیٹ (مجلس شوریٰ) کا ممبر مجلس۔ (۹) وزیر صیغہ خارجیہ (۱۰) وزیر محکمۂ مال۔ (۱۱) وزیر صیغہ بیرٔ بحری (۱۲)۔ وزیر معدلت عامہ (۱۳) وزیر سول لسٹ (صرف خاص)

تمام سلطنت ۳۱ ولائیتون یا گورنمنٹون مین منقسم ہے اور یہ پھر سنجقون (صوبون) قضاؤن (ضلاع) ناحیہ (تحصیل یا حصہ ضلع) اور قرین (دیہات) مین منقسم ہین۔ ہر ولائیت پر ایک ولی یا گورنر جنرل متعین ہے جو سلطان کا نائب ہوتا ہے اور اوسکی مدد کے لیئے پراونشل کونسل (مجلس صوبہ) موجود ہوتی ہے۔ صوبون۔ اضلاع تحصیلون اور دیہات پر گورنر کے زیر فرمان متصرف۔ قائمقام۔ مدیر اور مختار مقرر ہین۔

ولائیتونکی حدود پولیٹیکل وجوہات کی بناء پر اکثر ترمیم ہوتی رہتی ہین۔ اسی وجہ سے سلطنت کی چھ سنجقین گورنرون کے ماتحت نہین رکھی گئین۔ اونپر سلطان المعظم براہ راست متصرف مامور فرماتے ہین اور وہ سنجقین متصرفات کہلاتی ہین۔ تمام رعایا خواہ وہ کیسی ہی ادنٰے حیثیت کی ہون سلطنت کے اعلےٰ ترین عہدے بھی اونکیلیئے مسدود نہین اور وہ اونپر مامور ہوسکتی ہین تمام سلمان قانونکی نگاہ مین مساوی ہین۔

معاہدات کے روسے وہ اجنبی جو ٹرکی مین رہائیش پذیر ہون۔ اپنے اپنے ممالک کے قوانین کے تابع ہوتے ہین اور اون کے ایسے مقدمات جن مین ترکی رعایا کا تعلق نہ ہو۔ اوس عدالت مین پیش ہوتے ہین۔ جن کا حاکم خود اون کا اپنا قونصل ہو۔ جو اجنبی ٹرکی مین جائیداد غیر منقولہ کے مالک ہون اون کے ایسے مقدمات جو ملکیت ارضی کے متعلق ہون۔ عثمانیہ دیوانی عدالتون مین منفصل ہوتے ہین۔ اور جو مقدمات ترکی رعایا اور اجانب کے درمیان ہون وہ بھی عثمانیہ عدالتون مین پیش ہوتے ہین مگر ایسی صورت مین اجنبی قونصل کا ترجمان یہ دیکھنے کے لیئے کہ تجویز مقدمہ بروئے قانون ہوتی ہے کہ نہین۔ عدالت مین موجود رہتا ہے۔ اور اگر فیصلہ (خواہ دیوانی ہو یا فوجداری) اجنبی کے برخلاف ہو۔ تو اوسکی تعمیل اجنبی کی قونصل کی معرفت ہوتی ہے۔ جو مقدمات مختلف قومیت رکھنے والے دو اجنبیون کے درمیان ہون وہ مدعاعلیہ کی عدالت مین رجوع ہوتے ہین +

وزیر اعظم	خلیل رفعت پاشا	۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔
شیخ الاسلام	جمال الدین آفندی	ستمبر ۱۸۹۱ء مین مقرر ہوئے۔
وزیر صیغہ اندرونی	محمود جلال الدین پاشا	۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔

وزیر صیغہ خارجیہ	توفیق پاشا۔	۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔
وزیر صیغہ مال	ناظف پاشا	۲۹ جنوری ۱۸۹۶ء کو دوبارہ مقرر ہوئے۔
وزیر معدلت عامہ	عبدالرحمن پاشا	۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو مقرر ہوئے۔
مجلس شوریٰ کے میر مجلس	سعید پاشا۔	ایضاً

رقبہ و آبادی

سلطنت عثمانیہ کا کل رقبہ (بمعہ باجگزار ریاستون کے) تقریباً سولہ[لہ] لاکھ نو ہزار دو سو چالیس مربع میل اور کل آبادی تخمیناً تین کروڑ بانوے لاکھ بارہ ہزار ہے۔ بایں تفصیل۔

ملک	رقبہ مربع میل مین	آبادی
(۱) براہ راست مقبوضات		
یوروپ مین	۶۱۲۰۰	۴۷۸۰۰۰۰
ایشیا مین	۶۸۷۶۴۰	۲۱۶۰۸۰۰۰
افریقہ مین	۳۹۸۷۳۸	۱۳۰۰۰۰۰
(۲) باجگزار صوبے — میزان	۱۱۴۷۵۷۸	۲۷۶۸۸۰۰۰
بلگیریا بمعہ مشرقی رومیلیا	۳۷۸۶۰	۳۱۵۴۳۷۵
بوسنیا۔ ہرزی گوینا اور نووی بازار جو آسٹریا کے زیر انتظام ہین	۲۳۵۷۰	۱۵۰۴۰۹۱
جزیرہ سموس	۲۳۲	۴۸۵۰۰
مصر	۴۰۰۰۰۰	۶۸۱۷۲۶۵
میزان	۴۶۱۶۶۲	۱۱۵۲۴۱۳۱
میزان کل	۱۶۰۹۲۴۰	۳۹۲۱۲۱۳۱

لہ مسٹر سکاٹ کلٹی ترتیب کنندہ کتاب سٹیٹسمین ایر بک نے جدول ورقبہ وآبادی کی اعداد مین جزیرہ قبرس کا نام اور اسکا رقبہ وآبادی درج نہین کی شاید اوسکو میراث جدا عم سمجھے بیٹھے ہین مگر اوسکی بابت انگلستان سلطنت کو برابر ۹۲ ہزار پونڈ سالانہ خراج دینا پڑتا ہے اور شاید اسکو عنقریب خالی بھی کر دینا پڑے گا اوس کا رقبہ ۳۵۸۴ میل مربع اور آبادی ۲۰۹۲۸۶ ہے اسیطرح ٹیونس کو بھی جسکا رقبہ ۴۵ ہزار مربع میل اور آبادی ۱۵ لاکھ ہے ٹرکی کا ماتحت صوبہ تصور کرتا ہون ۱۲ مولف

نقشہ ذیل مین براہِ راست مقبوضات کی ہر ایک ولائیت کا نام معہ آبادی درج کیا جاتا ہے۔ سلطنت عثمانیہ مین مردم شماری ۱۸۸۱ء مین شروع ہوئی تھی۔ اوس کے مطابق اعداد دیئے گئے ہین اور جن صوبون مین ابھی وہ تکمیل کو نہین پہونچی اوس کے نام کے ساتھ ستارہ کا نشان بنادیا گیا ہے۔

نام ولائیت	رقبہ مربع میل مین	آبادی بروئے مردم شماری	اوسط آبادی فی مربع میل	کیفیت
یوروپ:۔				
قسطنطنیہ ومضافات	۵۸۶۷[1]	۸۹۵۴۷۰	۱۵۳	(۱) اس رقبہ مین سے ۷۰۹ مربع میل باسفورس کے ایشیائی ساحل پر واقع ہین۔
ایڈریانوپل	۱۵۰۱۵	۸۳۰۰۴۴	۵۶	
سالونیکا	۱۳۶۸۴	۹۹۰۴۰۰	۷۲	
مناسطر	۷۶۴۳	۶۶۴۳۷۹	۸۷	
متصرفاتِ سرویا	۲۸۹۵	۱۰۰۰۰۰	۳۴	
کسووا	۹۲۶۴	۵۸۸۲۸۲	۶۳	
سقوطرا۔ (البانیا)	۴۵۱۶	۲۰۲۸۱۹	۴۵	
جنینیا	۷۰۲۵	۵۰۹۱۵۱	۷۲	
میزان یورپی ٹرکی	۶۵۹۰۹	۴۷۸۶۵۴۵	۷۳	
ایشیا:				
ایشیاءِ کوچک:۔				
متصرفات اسمد	۴۲۹۶	۲۴۶۸۲۴	۵۷	
بندر بروصا	۲۶۲۴۸	۱۳۰۰۰۰۰	۴۹	
متصرفات بیگہا	۲۸۹۵	۱۲۹۰۴۷	۴۴	
مجمع الجزایر	۴۹۶۳	۳۲۵۸۶۶	۶۶	
بندر کریٹ	۲۹۴۹	۲۹۴۱۹۲	۹۶	
سمرنا	۱۷۳۷۰	۱۳۹۰۷۸۳	۸۰	
بندر قسطاموني	۱۹۳۰۰	۱۰۰۹۴۶۰	۵۲	

نام ولائیت	رقبہ مربع میل مین	آبادی بروئے مردم شماری	اوسط آبادی فی مربع میل
انگورا	۳۲۳۳۹	۸۹۲۹۰۱	۲۷
قونیہ	۳۵۳۷۳	۱۰۸۸۱۰۰	۳۱
ادانہ	۱۴۴۹۶	۴۰۲۴۳۹	۲۸
سیواس	۳۲۳۰۸	۹۹۶۱۲۰	۳۱
طرابزون	۱۲۰۸۲	۱۰۴۷۷۰۰	۸۶
میزان (ایشیاء کوچک)	۲۰۴۶۱۸	۹۱۲۳۴۳۲	۴۴
آرمینیا و کردستان:-			
ارض روم	۲۹۶۱۴	۶۴۵۷۰۲	۲۲
معمورة العزیز	۱۴۶۱۴	۵۷۵۳۱۴	۳۹
دیاربکر	۱۸۰۷۴	۴۷۱۴۶۲	۲۶
٭ بطلس	۱۱۵۲۲	۳۸۸۶۲۵	۳۴
٭ وان	۱۵۴۴۰	۳۷۶۲۹۷	۲۴
میزان (آرمینیا)	۸۹۲۶۴	۲۴۵۷۴۰۰	۲۷
میسوپوٹیمیا (الجزیرہ):-			
موصل	۲۹۲۲۰	۳۰۰۲۸۰	۱۰
بغداد	۵۴۵۰۳	۸۵۰۰۰۰	۱۵
٭ بصرہ	۱۶۴۸۲	۲۰۰۰۰۰	۱۲
میزان (میسوپوٹیمیا)	۱۰۰۲۰۵	۱۳۵۰۲۸۰	۱۳
سیریا (شام):-			
حلب	۳۰۳۰۴	۹۹۴۶۰۴	۳۲
٭ زور	۳۸۶۰۰	۱۰۰۰۰۰	۳
٭ شام (یعنی دمشق)	۲۴۰۰۹	۶۰۳۱۷۰	۲۵

نام ولائیت	رقبہ مربع میل	آبادی	اوسط فی میل۔
بلاد بیروت	۱۱۷۷۳	۴۰۰۰۰۰	۳۴
متصرفات یروشلیم	۸۲۲۲	۳۳۹۱۶۹	۴۱
لبنان (اس میں بہ کو مراعات کثیر حاصل ہیں)	۲۲۰۰۰	۲۴۵۰۰۰	۱۱۱
میزان (شام)	۱۱۵۱۰۸	۲۶۷۶۹۴۳	۲۳
عرب:-			
حجاز (تقریباً)	۹۶۵۰۰	۳۵۰۰۰۰۰	۳۶
یمن "	۷۷۲۰۰	۲۵۰۰۰۰۰	۳۲
میزان (عرب)	۱۷۳۷۰۰	۶۰۰۰۰۰۰	۳۴
میزان (ایشیا)	۶۸۲۹۳۱	۲۱۶۰۸۰۵۵	۳۱
افریقیہ:-			
طرابلس (تقریباً)	۳۹۸۷۳۸	۸۰۰۰۰۰	۳
بنغازی "		۵۰۰۰۰۰	
میزان (افریقیہ)	۳۹۸۰۳۸	۱۳۰۰۰۰۰	۳
میزان (سلطنت عثمانیہ)	۱۱۴۰۵۷۸	۲۰۶۹۴۶۰۰	۲۴

سلطنت عثمانیہ کی آبادی کی قوم وار تفصیل ٹھیک معلوم نہیں۔ یوروپ کے اون صوبوں میں جو ترکوں کی براہ راست ماتحت ہیں۔ ترک یونانی اور البانی (ارنوط) مساوی تعداد میں بکثرت آباد ہیں۔ دوسری قومیں جو انمیں آباد ہیں یہ ہیں۔ سروین۔ بلغاری۔ رومانوی۔ ارمنی۔ مگیر (مجر یعنے ہنگرین) خانہ بدوش جپسی۔ یہودی و کشتین ارمنی۔ یہودی اور بیشمار دیگر قوموں کے علاوہ چالیس لاکھ عرب ہیں۔ قسطنطنیہ کی آبادی مذہب وار ۱۸۸۵ء کی مردم شماری کی رو سے حسب ذیل ہے:-

مسلمان ۳۸۴۹۱۰ یونانی ۱۵۲۷۴۱۔ ارمنی ۱۴۹۵۹۰۔ بلغاری ۴۳۷۷۔ رومن کیتھولک (دیسی) ۶۴۴۲۔ یونانی لاطینی ۱۰۸۲۔ پراٹسٹنٹ (دیسی) ۸۱۹۔ یہودی ۴۴۳۶۱۔ اجنبی ۱۲۹۲۴۳

میزان ۸۷۳۵۶۵ -

دوسرے بڑے بڑے شہروں کی آبادی تخمیناً حسب ذیل ہے:

سالونیکا ڈیڑھ لاکھ۔ ایڈریانوپل ۷۰۰۰۰، مناسطر ۴۵ ہزار۔ سنفوطرا تیس ہزار۔ جنینیا بیس ہزار۔ سمرنا دو لاکھ
دمشق دو لاکھ۔ بغداد ایک لاکھ اسّی ہزار۔ حلب ایک لاکھ بیس ہزار۔ ارض روم ساٹھ ہزار۔ قیصریہ ساٹھ ہزار۔
موصل ۵۷ ہزار۔ صنعا پچاس ہزار۔ سیواس ۴۸ ہزار۔ مکہ معظمہ ۴۵ ہزار۔ طرابزون ۴۵ ہزار۔ ادانہ ۴۵ ہزار۔ دیاربکر
۴۰ ہزار۔ بیروت ۵۷ ہزار۔ انگورا تیس ہزار۔ وان تیس ہزار۔ جدہ بیس ہزار۔ یروشلم ۴۱ ہزار۔ قونیہ ۴۵ ہزار۔ جیوپیا
۲۵ ہزار۔ نحانیا پندرہ ہزار۔ طرابلس ۳۰ ہزار۔ (مدینہ منورہ تیس ہزار)

صوبہ لبنان پر (جہان میرونائٹ عیسائی اور ڈروس نیم کافر عرب آباد ہیں) ایک عیسائی متصرف متعین ہے اس صوبہ کو بہت رعایتیں ملی ہوئی ہیں۔ اور اوسکی گورنمنٹ خاص قسم کی ہے۔ اوسکی آبادی دو لاکھ بتیس ہزار یعنے تقریباً ۱۱۱ کس فی مربع میل شمار کیگئی ہے۔

مذہب اور تعلیم

۱۳ جولائی ۱۸۷۸ء کے عہدنامہ برلن کے روسے ایشیا اور یوروپ مین جس قدر سلطنت عثمانیہ رہگئی ہے اوسمین دو بڑے مذہبی گروہ بتعداد ذیل ہین مسلمان ایک کروڑ ساٹھ لاکھ اور عیسائی ۵۰ لاکھ ایشیا مین مسلمان نسبتاً بہت آباد ہین مگر یوروپ مین اونکی آبادی نصف کے قریب ہے مقبوضات عرب و افریقہ مین مسلمانونکا شمار ستر لاکھ کے قریب اندازہ کیا گیا ہے سلطنت عثمانیہ سات مندرجہ ذیل غیر اسلامی مذاہب کو تسلیم کرتی ہے (۱) لاطینی فرنگی یا کیتھولک جو رومن کیتھولک عقیدہ کے مطابق نماز پڑھتے ہین۔ وہ جنوا اور وینس کے اون باشندگانکی اولاد ہین جو قیاصرہ کے وقت اسکی سلطنت مین آکر آباد ہوگئے تھے۔ اس فرقہ مین ارمنی بلغاری اور دیگر اقوام کے رومن کیتھولک بھی شامل ہین (۲) یونانی (جو کلیسا یونانی کے پیرو ہین)۔ (۳) ارمنی (جن کا اپنا علیحدہ کلیسا ہے)۔ (۴) شامی و منفقہ خالدی (اس فرقہ کے عیسائی بھی اپنا علیحدہ کلیسا رکھتے ہین)۔ (۵) میرونائٹ عیسائی جن کا بطریق مقام کنو مین واقع جبل لبنان مین رہتا ہے (۶) پروٹسٹنٹ (اس عقیدہ کے زیادہ تر ارمنی لوگ امیرکن و انگریزی پادریونکی کوشش یا پولیٹیکل وجوہات سے معتقد ہوگئے ہین)۔ (۷) یہودی۔ ان ساتون مذہبی فرقون کو سلطنت عثمانیہ نے اپنی بے نظیر بے تعصبی سے اپنی اپنی مذہبی حکومت عطا کر رکھی ہے بنابرین یونانیون و ارمنیونکے بشپون اور بطریقون و یہودیون کے چاچم باشی (ربّی بڑے پادری) کو بلا واسطہ اعلیٰحضرت سلطان و شیخ الاسلام کے تابع ہین۔ اون کے عہدے موروثی ہین۔ اور صرف شہنشاہی فرمان کے روسے موقوف ہوسکتے ہین مگر جس طرح کہ عیسائیون مین پادریون کا ایک علیحدہ فرقہ قائم ہوگیا ہے کہ اونکے سوائے مذہبی عبادت کوئی اور نہین کرا سکتا اس طرح سے مسلمانون مین اوسکا وجود موجود نہین۔ ان مین نہ صرف عہدہ داران سلطنت ہی

عبادت کے مراسم بجا لاسکتے ہین۔ بلکہ ہر ایک مسلمان امام ہو سکتا ہے۔ اور قرآن شریف کی آیات پڑھ سکتا ہے چونکہ قرآن کریم مذہبی راہ نما ہونیکے ساتھ ہی مجموعۂ قوانین اور سند حقوق العباد بھی ہے۔ اس لیئے خادمان مذہبی اور مفسران و شارحین قانون مین بڑا گہرا تعلق ہے۔

قرآن شریف اور ملتقی حصول تعلیم کا بہت شوق دلاتے ہین۔ بنا برین ٹرکی کے تقریباً تمام قصبات مین عرصۂ مدید سے مدارس جاری ہین۔ اور بڑی بڑی مساجد کے ساتھ کالج اور کتب خانہ قایم ہین۔ مگر اُن درسگاہون مین جو تعلیم دیجاتی ہے وہ کسی قدر محدود ہے۔

سلطنت عثمانیہ مین[1] مساجد کی تعداد ۲۱۲- اور صرف قسطنطنیہ مین ۳۴،۹ ہے۔ اماموںکی تعداد ۱۶۰۰۱۱ ہے مساجد کے ساتھ ۱۷،۰۰۰ ابتدائی مکاتب ہین جن مین تعلیم مفت ملتی ہے۔ اوقاف (مساجد و خانقاہین وغیرہ) کی غیر سرکاری آمدنی ۱۹۱۴ء کی جنگ سے پہلے تین کروڑ دو لاکھ پیاسٹر یعنے دو لاکھ ۱۵ ہزار پونڈ انگریزی سالانہ تھی مگر اب وہ دو کروڑ پیاسٹر یا ایک لاکھ ۶۶ ہزار پونڈ رہگئی ہے۔ انکا خرچ ایک کروڑ پچاس لاکھ پیاسٹر (سوا لاکھ پونڈ) شمار کیا گیا ہے۔ شیخ الاسلام کا وظیفہ جو ستر لاکھ ۱۳ ہزار ۵ سو ۲۰ پیاسٹر (۹۵ ہزار پونڈ) ہے۔ اور مفتیوں اور نائبین کے وظائف جو ۷۰ لاکھ ۶ ہزار ۹ سو ۴۶ پیاسٹر (۶۶ ہزار پونڈ) ہین۔ سرکاری خزانہ سے اداء ہوتے ہین۔ اوقاف کو زیادہ تر آمدنی اون غیر منقولہ جایدادون کی فروخت سے حاصل ہوتی ہے جو اون کو ہبہ کیجاتی ہین اور وقف کہلاتی ہین۔ سلطنت کے تمام شہرونکی متعلقہ جایداد کا تقریباً ¾ حصہ اوقاف کی ملکیت ہے۔ اس قسم کی جایداد کے خریدار اوقاف کو ایک نام نہاد سالانہ لگان اداء کرتے ہین۔ لیکن اگر وہ لاولد مرجائین تو جایداد پھر اوقاف کا ملک ہو جاتی ہے۔

۱۹۱۴ء[2] مین سرکاری خزانہ سے اوقاف کو ۶۹۱۰۲۴۰ پیاسٹر (۵۷ ہزار پونڈ) دیئے گئے۔ اوسی سال مین سرکاری خزانہ سے مذہبی مقاصد پر مندرجہ ذیل رقوم خرچ ہوئین۔

(۱) حاجیان مکہ معظمہ۔ اور سالانہ تحایف پر جو بیت اللہ شریف کو بھیجے جاتے ہین ۱۳۱۴۳۹۵۲۹ پیاستر

[1] ان مساجد سے مؤلف کی مراد جامع مساجد ہونگی کیونکہ اماموں ہی کی تعداد بتا رہی ہے کہ کل مساجد کا شمار ۱۲۰۰۱ سے بدرجہا زیادہ ہے۔ مترجم ۱۲

[2] سنہ ۱۹۱۴ء کے اعداد دینے کی یہ وجہ بتلائی گئی ہے کہ اس کے بعد کوئی باقاعدہ موازنہ تیار نہین ہوا۔ مگر یہ بالکل لغویات ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ اوس سال کے بعد موازنے عام طور پر شایع نہ کیئے گئے ہون۔ مترجم ۱۲

(۹۰،۰۰۰ پونڈ) - (۲) درس وتدریس کلام اللہ پر ۹۵۳،۴۷۲ پیاسٹر (۱۰،۰۰۰ پونڈ) - (۳) تکیون اور خانقاہون کو امداد ۷،۴۲۲،۵۰ پیاسٹر (۶،۵۰۰ پونڈ)۔

صیغۂ مال [۲] سلطنت عثمانیہ کی کمیٹی موازنہ نے سال از ابتدائے مارچ ۱۸۸۹ء لغایت مارچ ۱۸۹۰ء کی آمدنی ایک کروڑ پچاس لاکھ پونڈ ٹرکی اور خرچ دو کروڑ چودہ لاکھ پونڈ ترکی ظاہر کیا یعنے ۶۴ لاکھ پونڈ خسارہ ہوا۔ ۹۰-۱۸۸۹ء کے خسارہ کا اندازہ ستره لاکھ پونڈ ٹرکی کیا گیا جس کو موازنہ مین اسطرح سے دور کیا گیا کہ صیغہ جنگ کا خرچ ساڑھے پانچ لاکھ پونڈ محکمہ توپ خانہ کا خرچ ۸ لاکھ پونڈ اور دوسرے محکمونکے اخراجات کی بجٹ (موازنے) ۵ فیصدی کم کردیئے گئے۔ اور مقدم قرضون اور دوسرے قرضجات کو چار فیصدی سود کے تمسکون مین بدل دیا گیا۔

سلطنت عثمانیہ کی بتدریج مقروضی مندرجہ ذیل جدول سے ظاہر ہوجائیگی:-

سنہ اجرائے قرضہ	اصلی مقدار قرضہ	[illegible]	وصول فیصدی	اب اس قرضہ کی کیا حیثیت ہے	کس سے اور کس مقصد کیلئے قرضہ لیا گیا
۱۸۵۴ء	۳۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۸۵	۱۸۹۴ء مین ۳½ فیصدی سود کے قرضہ سے متبدل کیا گیا۔	لنڈن کے ساہوکارون ڈنٹ پالمر کمپنی سے جنگ کریمیا کے اخراجات ادا کرنے کے لیئے خراج مصر کی کفالت پر لیا گیا اور سالانہ اقساط سے ۱۸۷۹ء تک بیباق کردینے کا اقرار ہوا +

[۱] مسٹر کاٹ کلٹی نے نہ صرف سالانہ تحائف کی مالیت ہی کم بتائی ہے بلکہ کل اوقاف کی آمدنی بھی بمقدار تھوڑی بتائی ہے کہ جس کے اعداد کو درست ماننے مین تامل پڑتا ہے۔ مسٹر بلنٹ صرف اُس سالانہ رقم کی مقدار جو مد اوقاف، صرف خاص اور خزانہ عامرہ سے حجاز کو روانہ کی جاتی ہے اپنی کتاب فیوچر آف اسلام (اسلام کا زمانہ استقبال) کے صفحہ ۱۰ پر پانچ لاکھ پونڈ لکھتے ہین۔ اور مسٹر کاٹ اوقاف کی کل آمدنی (کو اسکا غیر سرکاری حصہ بتایا گیا ہے) ایک لاکھ ۹۹ ہزار پونڈ اور سرکاری تحائف کی مالیت ایک لاکھ نو ہزار پونڈ بتاتے ہین اُن دو صاحبون مین کسی بہر حال ایک نے صحیح نہین لکھا۔ مترجم [۲] سلطنت کی مالی انتظام اور قرضونکی تعداد سود وغیرہ کے متعلق و تحقیقات ردم مین مفصل بحث مندرج ہے ۱۲ [۳] جس وقت کوئی سلطنت قرضہ لینا چاہتی ہے تو وہ اپنے مالک کے سکہ مین یا پانسو یا ہزار کے تمسک یا پرامیسری نوٹ جاری کرتی ہے جن کو متمول لوگ یا ساہوکار خرید لیتے ہین۔ اور جیسی اوس سلطنت کی ساکھ ہو ویسا ہی ان نوٹون کا نرخ کم و بیش ہوتا ہے اچھی ساکھ ہو تو سو کا نوٹ ایک سو دس ایک سو پندرہ تک ہو جاتا ہے ساکھ بگڑی تو پچاس کو بھی کوئی نہین پوچھتا۔ مترجم ۱۲

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اب اُس قرضہ کی کیا حیثیت ہے	کس سے اور کس مقصد کیلئے قرض لیا گیا
سنہ ۱۸۵۵ء	۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۴ فیصدی	۱۰۲ ½	بدستور سابقہ حیثیت مین ہے کسی شکل مین نہین بدلا گیا سالانہ خراج قبرس بھی اسکی ادائیگی مین صرف ہوتا ہے یہ پہلے تو سوا اکاون لاکھ پونڈ ہوا تھا کیونکہ ٹرکی کی ساکھ اوس وقت اچھی تھی اور اب صرف پچاس لاکھ ہوگا	یہ دوسرا قرضہ فرانس و انگلستان کی ضمانت پر لیا گیا اور پہلے قرضہ سے بچا ہوا حصہ خراج مصر کا اور شام کا محصول درآمد مکفول کیا گیا اور سالانہ اقساط سے اگست سنہ ۱۹۰۵ء مین بیباق ہو جائے گا +
سنہ ۱۸۵۸ء	۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۸۵	سنہ ۱۸۹۰ء مین جب ٹرکی قرضہ کا انتظام ہوا اور اسکی تعداد گھٹائی جاکر چار تقسیمون مین تقسیم کیا گیا تو یہ قرضہ شق الف مین داخل کر دیا گیا جب یہ برداشت کیا گیا تھا اس وقت اسکو سالانہ اقساط مین سنہ ۱۸۹۳ء تک ادا کرنیکا اقرار ہوا تھا مگر اب انتظام نیا ہو گیا ہے -	یہ تیسرا قرضہ ڈینٹ پالمر کمپنی اور عثمانیہ بنک سے قسطنطنیہ کے محصول درآمد اور آمدنی چنگی کی کفالت پر دو دفعہ کر کے یعنی ۱۸۵۸ء مین تیس لاکھ (شرح ۱۵ فیصدی) ۱۸۵۹ء مین بیس لاکھ پونڈ (شرح ۱۵ فیصدی) لیا گیا تھا -
سنہ ۱۸۶۰ء	۲۰۳۷۲۲۰	۶ فیصدی	۶۲ ½	سنہ ۱۸۹۰ء مین شق ب مین داخل کیا گیا	یہ چوتھا قرضہ پیرس کے ساہوکار مائشیو میری کی معرفت سلطنت کی آمدنی محصول درآمد اور دیگر مدات کی کفالت پر لیا گیا ارادہ ایک کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ قرض لینے کا تھا مگر ۶۲ ½ فیصدی پر بھی صرف ۲۰۳۷۲۲۰ پونڈ کے تمسک فروخت ہوئے +

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کس سے اور کس مقصد کیلئے قرض لیا گیا
سنہ ۱۸۶۰ء	۲۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۶۸	سنہ ۱۸۶۳ء مین شق الف مین داخل کیا گیا	یہ پانچوان قرضہ عثمانیہ بنک اور پیرس کے ساہوکاران میسرز ڈیوو کی معرفت محاصل نمک اسٹامپ تمباکو اور عام آمدنی کی کفالت پر لیا گیا۔
سنہ ۱۸۶۲ء	۸۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	۷۲	سنہ ۱۸۶۸ء مین شق ب مین داخل کیا گیا	یہ قرضہ عثمانیہ بنک کی معرفت سرکاری آمدنیون اور عشرات کی کفالت پر لیا گیا
سنہ ۱۸۶۵ء	۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶ فیصدی	½ ۶۵	سنہ ۱۸۶۸ء مین شق ج مین داخل کیا گیا	عثمانیہ بنک کی معرفت رومیلیا اور مجمع الجزائر کے محصول گوسفندان اور ٹوکٹ کی پیداوار معادن کی کفالت پر لیا گیا۔
سنہ ۱۸۶۵ء	۳۴۳۳۹۴۳۳ پونڈ	۵ فیصدی	½ ۴۷	سنہ ۱۸۶۸ء مین شق د مین داخل کیا گیا	یہ قرضہ بلحاظ اندرونی قرضون کے اجتماع و تبادلہ کے لیئے پیرس اور لنڈن کے چند نامی بنکون سے لیا گیا۔
سنہ ۱۸۶۶ء	۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶	½ ۶۵	ایضاً	پیرس کی سوسائٹی ڈی جنرل اور میسرز لوییس کوہن و بیسرا اور لنڈن کے ساہوکاران ونٹ پالمر کمپنی سے متعلق موجودہ و مستقبلہ محاصل و عشرات کی کفالت پر قرض لیا گیا۔
سنہ ۱۸۶۹ء	۲۴۰۰۰۰۰ پونڈ	۶	۰۰	اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ء مین بیباق کیا گیا	
سنہ ۱۸۶۹ء	۲۲۱۲۶۲۲۰ پونڈ	۶ فیصدی	½ ۶۰	سنہ ۱۸۶۹ء مین شق ج مین داخل کیا گیا	ایضاً
سنہ ۱۸۷۲ء	۳۱۶۸۰۰۰ پونڈ	۵ فیصدی	۴۵	سنہ ۱۸۷۳ء مین شق د مین داخل کیا گیا	مطابق قرضہ ثانی سنہ ۱۸۶۵ء

سنه اجراء قرضه	اصلی مقدار قرضه	شرح سود فیصدی	اجراء کے وقت قیمت فیصدی	موجوده کیفیت	کس سے اور کیون لیا گیا
سنه ۱۸۷۱ء	۵۷۰۰۰۰۰ پونڈ	۶	۷۳	سنه ۱۸۹۴ء مین ۳½ فیصدی سود کے قرضه مین تبدیل کیا گیا	خراج مصر کی کفالت پر لیا گیا
سنه ۱۸۷۲ء	۱۱۲۲۶۲۰۰ پونڈ	۹	۹۸ ½	سنه ۱۸۸۱ء مین قرضه شق ب مین داخل کیا گیا	یه قرضه اگست سنه ۱۸۷۲ء مین لنڈن کے میسرز رافیل و پیسران کی معرفت سابقه قرضون مین مکفول شده محاصل کی ضمانت پر جاری کیا گیا۔ اور اوس کے تمسک داران کیلئے یه خاص رعایت کیگئی که وه پانسو پچاس پونڈ کے تمسکون کو پانچ فیصدی سود والے عام قرضه مجریه (سنه ۱۸۶۵ء تا سنه ۱۸۷۰ء) کے ہزار پونڈ کی مالیتی تمسکات سے بدل سکینگے ۔
سنه ۱۸۷۳ء	۲۸۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۶	۵۸ ½	سنه ۱۸۸۱ء مین شق ج مین داخل کیا گیا	یه قرضه ستمبر سنه ۱۸۷۳ء مین جاری کیا گیا مگر اوس وقت اُس کا چھٹا حصه بھی نه بکا۔
سنه ۱۸۷۴ء	چار کروڑ پونڈ	۵	۴۳ ½	سنه ۱۸۸۱ء مین شق د مین داخل کیا گیا۔	سنه ۱۸۶۵ء کے قرضه ثانی کی طرح اجماع و تبادله قرضه اندرونی کیلئے لیا گیا۔ اور اُسکا بمعه قرضه سنه ۱۸۶۵ء و سنه ۱۸۶۹ء عام قرضه سلطنت عثمانیه نام رکھا گیا ۔
سنه ۱۸۷۷ء	۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ	۵	۵۲	سنه ۱۸۹۱ء مین ۴ فیصدی سود کے قرضه مین متبدل کیا گیا	یه قرضه غلاطا کے سوداگرون سے خراج مصر کی کفالت پر حفاظت ملک کے لیئے لیا گیا۔
سنه ۱۸۷۸ء	۳۲۷۷۰۰۰ پونڈ	ایضاً	ایضاً	سنه ۱۸۹۰ء مین ۴ فیصدی سود کے قرضه مین تبدل کیا گیا	یه قرضه پہلی محاصل درآمد کی کفالت پر غلاطا کے سوداگرون سے قرضون کی اجماع کے لیے لیا گیا مگر جب سنه ۱۸۸۱ء مین بیرونی قرضون کا انتظام

ہوا تو اسی قرضہ کو دین مقدم قرار دیکر مدات مکفولہ پر عائد کر دیا چنانچہ کمیٹی انتظام قرضہ نظام الملک کے سوداگرون کو مدات مکفولہ کی آمدنی سے سب سے اول ۳۶۳۰۳۵ پونڈ بابت سود و اصل کی جزوی ادائیگی کے سالانہ ادا کرتی ہے سنہ ۱۹۰۴ء مین انکا قرضہ بیباق ہو جائیگا

جدول قرضجات جدید بعد انتظام سنہ ۱۸۸۱ع

سن اجراء	تعداد قرضہ	شرح سود فیصدی	اب کیا حیثیت ہے	کس لیئے لیا گیا
سنہ ۱۸۸۵ء	۹۳۰۰۰۰ پونڈ	۷	بدستور قائم ہے	تعمیر ریلوے کے لئے لیا گیا۔
سنہ ۱۸۸۶ء	۵۹۰۹۰۸۰۰ پونڈ	۵	ایضاً	عثمانیہ بنک کا تقریباً ۴۵ لاکھ پونڈ دستگردان قرضہ ادا کرنے اور خزانہ عامہ کیلئے روپیہ حاصل کرنے کے واسطے قرض لیا گیا۔
سنہ ۱۸۸۸ء	۱۵۰۰۰۰۰ پونڈ	۵	ایضاً	یہ اور اسی پہلا قرضہ غلاطہ کے قرضہ کیطرح دین مقدم ہین اور سود کے علاوہ اصل رقوم بحساب ایک فیصدی سال وار ادا کیجاتی ہے اس کو تمسک ذو اعانت کہلاتے ہین +
سنہ ۱۸۹۰ء	۵۴۴۵۰۰ پونڈ	۴	ایضاً	برائے اجتماع قرضہ سابقہ موسومہ ذو اہلیہ و سہیم۔
سنہ ۱۸۹۰ء	۷۸۲۷۲۴۰ پونڈ	۴	ایضاً	برائے تبادلہ قرضہ سنہ ۱۸۷۰ء
سنہ ۱۸۹۱ء	۹۳۱۶۹۲۰ پونڈ	۴	ایضاً	برائے تبادلہ قرضہ سنہ ۱۸۷۱ء
سنہ ۱۸۹۴ء	۹۰۰۰۰ پونڈ	۴	ایضاً	تمباکو کمپنی کو دینے کے لیئے
سنہ ۱۸۹۴ء	۸۲۱۲۳۴۰ پونڈ	۳ ½	ایضاً	برائے تبادلہ قرضہ سنہ ۱۸۵۵ء و ۱۸۷۱ء
سنہ ۱۸۹۴ء	۱۶۰۰۰۰ پونڈ	۴	ایضاً	تعمیر ریلوے۔

سنہ ۱۸۵۴ء و ۱۸۷۱ء و ۱۸۷۷ء کے قرضون مین مصری خراج مکفول تھا۔ اور ۱۸۹۱ء کے قرضہ مین جو غلاطا کے

ساہوکارون کے قرضونکی اجتماع ویکجا کرنیکے لیئے جاری کیا گیا تہا۔ پہلے محاصل درآمد مکفول تھی۔ مگر بعد مین اوس کو اون بالواسطہ محاصل پر جو تمسکداران قرضہ بیرونی کو تفویض کیئے گیئے عاید کیا گیا۔ ۱۸۵۵ء کا قرضہ فرانس و انگلستان کی ضمانت پر ہے اور ۱۸۶۹ء کا قرضہ تعدادی ۲۴۰۰۰۰۰ پونڈ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین بیباق کیا گیا عثمانیہ گورنمنٹ نے قرضون کے سود و اصل[1] کی ادایگی کے ناقابل ہونے کی وجہ سے اپنے قرضخواہون سے جدید انتظام کیا جو بروئے فرمان شاہی مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۱ء منظور ہو گیا۔ اوس وقت جس قدر قرضے غیر سودی تھے (باستثناے اون کے جن کا جدول مین ذکر کر دیا گیا ہے) اونکو معہ سود کے بقایون کے بہت کچھ گہٹا کر چار سلسلون یا شقون موسومہ الف۔ ب۔ ج و د۔ مین تقسیم کر دیا گیا۔ قسطنطنیہ مین انتظام قرضہ و سود کیلیئے ایک کونسل قایم کیگئی۔ اور تمسکداران کو سود و اصل کی جزو ادا کرنیکے لیئے محاصل آبکاری۔ بلگیریا۔ مشرقی رومیلیا اور قبرس کا خراج اور ایرانی تمباکو کے محصول کی آمدنی اوس کو تفویض کیگئی۔ ان آمدنیون مین سے ۱۸۵۸ء کے قرضہ کے ۵ فیصدی سود اور اصل کی جزوی ادایگی کے لیئے بائیس برس تک ۵۳۶۳۶۳ پونڈ کی رقم پہلے وضع کر لیئے جانے کا اقرار ہوا۔ اور باقیماندہ آمدنی کیلیئے یہ قرار پایا کہ وہ قرضون کے چارون سلسلون کے کام آئے۔ اس کا ⅘ حصہ سود کی ادایگی مین خرچ ہو۔ اور ⅕ حصہ اصل کے ادا کرنے مین۔ سود چار فیصدی سے کبہی زیادہ ادا نہ کیا جاوے۔ اور اگر مدات مکفولہ کی آمدنی اسقدر بڑہ جاوے کہ وہ زیادہ سے زیادہ شرح سود یعنے چار فیصدی اور زیادہ سے زیادہ سالانہ شرح بیباقی قرضہ یعنے ایک فیصدی جملہ ۵ فیصدی سے بڑہ جاوے تو فاضلہ رقم عثمانیہ گورنمنٹ کو ادا کر دیجاوے۔ اس مجلس نے تخفیف شدہ مقدار قرضہ کو شقہائے الف۔ ب۔ ج و د کے تمسکون مین ۲۰ نومبر ۱۸۸۸ء کو جاری کیا اور تبادلہ کی یہ کارروائی ۱۳ مئی ۱۸۸۸ء کو بند کیگئی۔ جس تاریخکو ۸۵۹۹۰۴ پونڈ کے تمسکات جو پیش نہ کیئے جانے کی وجہ سے نہ بدلے منسوخ کیئے گئے۔ اور فقط ۱۲۲۲۹ پونڈ کے تمسکات نہ بدل سکے۔ اس کونسل مین اسوقت سات ممبر ہین جو انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ اٹلی کے تمسکداران و نیز عثمانیہ تمسکداران و غلاطہ کے ساہوکارونکی طرف سے

[1] عثمانیہ گورنمنٹ نے ۶۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو حکم نافذ کیا تہا۔ کہ کچھ عرصہ کیلیئے مقررہ سود کا نصف ادا کیا جاوے گا مگر نصف سود بھی تاریخہائے مقررہ پر ادا نہ کیا گیا۔ بلکہ ۹ جولائی ۱۸۷۶ء کو دوسرا فرمان جاری کیا گیا کہ "جبتک سلطنت کی اندرونی حالت درست نہ ہولے" تب تک سود مطلقاً ادا نہین کیا جاوے گا۔ اس فرمان سے ندپرست یوروپ مین جو تہلکہ برپا ہو گیا وہ کسی توضیح کا محتاج نہین نصف مختصر ۳۱۔ اگست ۱۸۷۶ء کو اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین تخت نشین ہوئے تو سلطنت بالکل دیوالیہ ہو رہی تھی۔ مترجم۔

جو دین منقدمہ کے قرضخواہ ہیں نامزد ہوتے ہیں۔ انگلستان کے تمسک دارون کا نایب ہالینڈ اور بلجیم کی تمسکداروں کی بھی نیابت کرتا ہے۔ انکے علاوہ عثمانیہ گورنمنٹ کی جانب سے ایک امپیریل کمشنر کونسل کے اجلاسون میں شریک ہوتا ہے مگر وہ مباحثون میں فقط مشورہ دے سکتا ہے رائے دینے کا اختیار نہین رکھتا۔ فرانس اور انگلستان کے ممبر باری باری پریسیڈنٹ ہوتے ہین۔ سود اور اصل کی جزوی ادائگی سال مین دو دفعہ ۱۳ مارچ اور ۱۳ ستمبر کو عمل مین آتی ہے۔ اب تک سود فقط ایک فیصدی کے حساب سے تقسیم ہوتا ہے۔ مگر ریزرو فنڈ مین ۳۰۸۲۴۰ پونڈ جمع ہو چکے ہین کونسل انتظام قرضہ سوائے اون قرضون کے جن مین مصری خراج مکفول ہے اور سنہ ۱۸۵۵ء کے قرضہ ضمانتی اور سنہ ۱۸۸۶ء کے قرضہ کے جس مین محاصل درآمد مکفول ہین۔ اور سنہ ۱۸۹۰ء کے (نو لاکھ پونڈ کے) قرضہ تنباکیہ کے اور سب ترکی قرضون کا اب انتظام و اہتمام کرتی ہے۔

کونسل انتظام قرضہ کو مدات مکفولہ سے بعد وضع خرچ جو خالص آمدنی ہوئی وہ حسب ذیل ہے۔

سنہ ۱۸۸۵-۸۶ء	....	پونڈ +۱۶۰۲۹۳۸	سنہ ۱۸۸۶-۸۷ء	....	پونڈ ۱۶۰۳۴۷۷
سنہ ۱۸۸۷-۸۸ء	....	+۱۶۵۹۸۸۹	سنہ ۱۸۸۸-۸۹ء	....	۱۷۳۲۵۱۰
سنہ ۱۸۸۹-۹۰ء	....	+۱۸۶۰۰۳۳	سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء	....	۱۸۰۸۲۹۴
سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	....	+۱۸۷۸۹۴۵	سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء	....	۱۹۸۹۸۳۸
سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء	....	+۱۹۷۰۴۵۶	سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء	....	۱۹۷۶۶۸۷

سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء و سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء مین جو رقوم وصول کیگئین وہ حسب ذیل ہین:۔

نام مد	سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء	سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء
کل: نمک، اسٹامپ، شکار ماہی، بقایا تمباکو	پونڈ ۹۹۴۴۳۵	پونڈ ۹۸۴۹۹۳
عشر تمباکو	۸۵۸۲۳	۹۲۸۰۴
اجارہ تمباکو	۷۰۸۳۷۵	۷۱۶۵۲۴

نام مد	سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء	سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء
خراج مشرقی رومیلیا	۱۳۶۸۶۳ پونڈ	۱۳۶۸۶۳ پونڈ
خراج قبرس	۹۲۳۳۶	۹۲۳۳۶
محصول تمباکو	۴۵۰۰۰	۴۵۰۰۰
میزان	۲۰۶۲۵۰۳	۲۰۶۸۴۷۸
اخراجات	۹۲۰۳۸	۹۱۷۹۰
خالص آمدنی	۱۹۷۰۴۶۵	۱۹۷۶۶۸۶

۱۸۹۵ء کے وسط مین عثمانیہ قرضہ کی حالت حسب ذیل تھی:

جن کا معاملہ لنڈن مین ہوا

سلسلہ الف۔ (جسکی مقدار ابتدائی یعنی ۱۸۸۱ء مین ۲۷۸۳۴۸۱۷ پونڈ تھی) باقی غیر سودی تھا ۱۴۳۱۱۷۹۲ پونڈ

سلسلہ ب (جسکی مقدار ابتدائی یعنی ۱۸۸۱ء مین ۱۰۲۴۱۰۴۸ پونڈ تھی) باقی غیر سودی تھا ۸۴۶۰۳۰۵

سلسلہ ج (ایضاً " " " " (۳۰۸۳۴۵۱۱ ") ۲۹۴۷۷۱۷۱

سلسلہ د۔ (ایضاً " " " (۴۳۹۶۸۳۹۶ ") ایضاً ۴۲۷۴۴۴۶۵

۱۸۵۸ء کا قرضہ ۵ فیصدی سود والا ۱۳۰۱۳۱۸

۱۸۹۰ء کا قرضہ تبادلہ ۷۴۱۷۳۱۸

۱۸۹۰ء کا قرضہ چار فیصدی سود والا ۴۲۸۰۷۶۰

۱۸۹۱ء کا قرضہ چار فیصدی سود والا ۶۲۱۹۹۲۰

۱۸۹۴ء کا ساڑھے تین فیصدی سود والا قرضہ ۸۲۱۲۳۴۰

۱۸۹۴ء کا پیرس والا قرضہ (چار کروڑ فرینک کا) ۱۵۸۴۰۰۰

میزان ۱۱۰۴۱۹۳۵۹

جن کا معاملہ لنڈن مین نہین ہوا۔

تمسکات لاٹری ۱۳۳۲۵۰۱۳

۱۸۵۵ء کا سات فیصدی سود والا قرضہ ۷۷۰۹۰۶

۱۸۶۵ء کا پانچ فیصدی سود والا قرضہ ۵۲۷۵۹۸۸

۱۸۹۴ء کے چار فیصدی سود کے تمسکات تمباکیہ ۸۸۶۶۳۵

میزان ۲۰۲۵۸۵۴۲

ان رقوم کے علاوہ تین کروڑ بیس لاکھ پونڈ کا روسی تاوان جنگ ہے جو بلا سود تین لاکھ بیس ہزار پونڈ کی سالانہ اقساط مین ادا کیا جاتا ہے۔

اندرونی قرضہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

گیارہ لاکھ چالیس ہزار پونڈ ترکی جو ہیونگر بنکون کے یافتنی ہین۔ پانچ لاکھ پونڈ ترکی جو محکمہ پنشن فنڈ نے قرض دیئے ہین۔ ایک لاکھ تیس ہزار پونڈ ترکی جو زراعتی بنکون سے قرض لئے گئے ہین۔ آٹھ لاکھ انتیس ہزار پونڈ

ترکی کے تمسکات ہین۔ اور پانچ لاکھ پونڈ ترکی قدیم جبریہ قرضون کی بابت وادنی ہین۔ ان قرضون کا سود باقاعدگی سے اداء نہین ہوتا +

حفاظت ملک

اول حدود ٹرکی یوروپ کے جنوب مشرقی کونہ اور ایشیا کے مغربی حصہ مین واقع ہے۔ اوسکی حدود کچھ برسون سے بہت کچھ ترمیم ہوگئی ہین۔ یوروپی ٹرکی کے شمال مین ریاست ہائے مانٹی نیگرو (جبل اسود)۔ بوسینیا۔ سرویا۔ بلگیریا اور مشرقی رومیلیا واقع ہین۔ مشرقی سرحد پر پہاڑی ہین مگر کئی مقامات سے انہین عبور کرنا آسان ہے۔ مغربی سرحد پر بحیرہ اڈریاٹک اور بحیرہ جزایر ایونین ہین۔ جنوبی حد پر بحیرہ مجمع الجزایر ڈارڈنیلز۔ بحیرہ مارمورا۔ اور باسفرس ہین جس کے سواحل پر بڑے مضبوط قلعے بنے ہوئے ہین۔

ایشیائی ٹرکی کے شمال مین بحیرہ اسود۔ باسفرس بحیرہ مارمورا اور ڈارڈنیلز ہین۔ مغرب مین بحیرہ مجمع الجزایر بحیرہ روم۔ سنگلاخ عرب اور بحیرہ قلزم جنوب مین وسطی عرب اور خلیج فارس۔ مشرق مین ایران اور روس کا صوبہ ٹرانس کاکیشیا ہے۔

روسی سرحد کے نزدیک سب سے مضبوط قلعہ ارض روم ہے +

دوم فوج بری ٹرکی مین تمام مسلمان جو بیس برس سے اوپر ہون فوجی خدمت کے مستوجب ہین اور یہ ذمہ داری ۲۰ برس تک قایم رہتی ہے۔ غیر مسلم مستوجب نہین مگر وہ بدل عسکریہ یا محصول بریت اداء کرتے ہین جو ہر عمر کے مردون سے فی کس چھ شلنگ (سالانہ) کے حساب سے لیا جاتا ہے۔ خانہ بدوش عرب گو مستوجب ہین۔ مگر اون سے کوئی رنگروٹ حاصل نہین ہوتا۔ اور اکثر خانہ بدوش کرد بھی اس خدمت سے پہلوتہی کرجاتے ہین۔

فوج کی اقسام یہ ہین۔ اول نظام یا فوج آئین اور اوس کا ریزرو۔ دوم فوج ردیف اور سوم فوج مستحفظ۔ نو بھرتی شدہ دو جماعتون مین تقسیم کیے جاتے ہین۔ جماعت یا ترتیب اول والے چھ برس فوج نظام مین (یعنی چار برس مستعد خدمت اور دو برس ریزرو مین) آٹھ برس ردیف مین (یعنے چار برس صنف اول اور چار صنف ثانی مین) اور چھ برس فوج مستحفظ مین یعنی جملہ بیس برس فوجی خدمت اداء کرتے ہین۔ جماعت یا ترتیب ثانی والے فوج مین شامل نہین کیے جاتے۔ وہ عین سنر کہلاتے ہین۔ اور ریزرو فوج مین داخل کیے جاکر پہلے سال

۸ یا نو مہینے متواتر قواعد سیکھتے ہین - اور پھر ساہلے مابعد ہین ہر سال تیس دن اپنے اپنے گھرون مین مشق کرتے ہین - کل سلطنت سات جنگی اضلاع مین منقسم ہے جن مین سات کور ڈی آرمی یعنے اردو رہتے ہین - اون اضلاع اور حصص فوج کے صدر مقام یہ ہین - ۱ قسطنطنیہ ۲ - ایڈریانوپل - ۳ مناسطر - ۴ - ارزنجان - ۵ دمشق - ۶ بغداد - ۷ صنعا (واقع ہین) ساتوین ضلع کی فوج چوتھے اور پانچوین ضلع سے اور کریٹ و طرابلس الغرب کی فوجین پہلے دوسرے اور پانچوین ضلع سے بھرتی ہوتی ہین -

نظام کی فوج پیدل کمپنیون - پلٹنون - رجمنٹون - برگیڈون اور ڈویژنون پر منقسم ہے اوس مین ۹۶ رجمنٹین صف آرا ہین - اور سوا اسے تین رجمنٹون کے جن مین تین تین پلٹنین ہین - اور سب مین چار چار پلٹنین ہین - [illegible] رجمنٹین ذو العوفونکی ہین جن مین دو دو پلٹنین ہین - ایک رجمنٹ چار پلٹنونکی آگ بجھانے والے سپاہیونکی ہے - اور پندرہ پلٹنین رائفل بردارونکی ہین - ان کے علاوہ مقامی خدمت کیلئے طرابلس الغرب کی بارہ ملیشیا (ربیفی) پلٹنین ہین - ہر صف آرا یا قاعدہ پلٹن اور رائفل بردارون و ذو العوفونکی پلٹنون مین چار کمپنیان ہوتی ہین دو صف آرا رجمنٹون کا ایک برگیڈ اور دو برگیڈ اور ایک پلٹن رائفل بردارون کا ایک ڈویژن اور دو ڈویژنون کا ایک اردو ہوتا ہے - ہر صف آرا یا رائفل بردارونکی ایک پلٹن مین بصورت کامل بوقت جنگ ۲۴ افسر - ۶۲ نان کمیشنڈ افسر اور ۸۳۶ سپاہی جملہ ۹۲۲ آدمی ہر رتبہ کے اور ۱۵ گھوڑے ہوتے ہین - بحالت امن مقام تعیناتی کی حیثیت کے مطابق ہر پلٹن مین ۴۰۰ سے ۵۵۰ تک آدمی ہوتے ہین - بحالت جنگ یعنی بصورت کامل چار پلٹنون کی ہر رجمنٹ مین ۳۷۶۴ آدمی کل مراتب کے اور ۷۰ گھوڑے ہوتے ہین فوج پیدل ہنری پی باڈی رائفل سے مسلح ہے - دو لاکھ بیس ہزار ماسر سسٹم کی میگزین[1] رائفلین ۳۰۱ انچ قطر کی نالی والیان ذخیرہ مین موجود ہین مگر اون مین سے ابھی کوئی تقسیم نہین کیگئی[2] - البتہ ۰۳۷ انچ قطر کی نالی والی ماسر میگزین رائفلین تقسیم ہو رہی ہین -

فوج رولیف دو اصناف پر منقسم ہے - ان دونون کو ملا دینے کی تجویز پر ابھی جزوی عملدرآمد ہوا ہے صف اول مین چار چار پلٹنونکی ۴۸ رجمنٹین ہین جو پہلے چھ اردون سے آٹھ آٹھ رجمنٹون کے حساب سے لیگئی ہین صف ثانی مین ۴۰ رجمنٹین چار چار پلٹنون کے ہین - یہ پہلے پانچ جنگی اضلاع سے بحساب آٹھ رجمنٹ فی ضلع

---

[1] میگزین رائفل اوسے کہتے ہین جس مین ایک ہی دفعہ پانچ سات یا نو کارتوس بھرے جاتے ہین اور وہ ایک ایک ہو کر چلتے ہین ۔

[2] پہلے دوسرے اور تیسرے اردو کی فوجون مین یہ رائفلین مارچ ۱۸۹۹ء مین بانٹ دیگئین ۔

تیار کیگئی ہین جنگ کے وقت رولیف کی رجمنٹ مین بھی نظامیہ رجمنٹ کے برابر سپاہ ہونگی تعداد رکھنے کی تجویز ہے۔ مگر رولیف کی پلٹنون مین سروست بالعموم بارہ بارہ سو آدمی ہوتے ہین

نظام کی فوج سوار انکی طاقت حسب ذیل ہے۔ ۳۸ رجمنٹین صف آرا۔ دو رجمنٹین گارڈ یا محافظین کی اور دو دستے گھوڑ چڑھے فوج پیدل کے جو یمن مین تعینات ہین۔ رولیف مین کوئی فوج سواران تیار نہین کیگئی۔ باقاعدہ صف آرا اور محافظ رجمنٹ مین پانچ سکوڈرن (دستے) ہوتے ہین۔ ہر پانچوان دستہ ڈپو کا کام دیتا ہے۔ محافظ رجمنٹین قسطنطنیہ مین مامور ہین۔ اور پہلے اردو سے متعلق ہین صف آرا رجمنٹون مین سے ۳۶ چھ کیولری ڈویژنون (حصص فوج سواران) مین منقسم ہین اور ہر ایک اردو مین ایک ایک ڈویژن متعین ہے۔ باقی دو رجمنٹین طرابلس الغرب مین رہتی ہین۔ پس کل دستے شمار مین ۲۰۲ ہین جن مین سے چالیس ڈپو سکوڈرن ہین۔

بحالت جنگ ہر رجمنٹ سواران مین ۳۹ افسر اور ۷۴۷ سوار جملہ ۷۸۶ آدمی اور اگر ڈپو دستہ بھی شامل کیا جاوے تو جملہ ۸۵۴ آدمی کل مراتب کے ہوتے ہین۔ ہر رجمنٹ مین کل ۸۸۰ گھوڑے ہوتے ہین چوتھے۔ پانچوین اور چھٹے اردو مین ۴۸ رجمنٹین ملیشیا یعنے حمیدیہ عساکر کی تیار کرنے کی تجویز ہے۔ جن کے افسر اون ہی کے سرغنایان قبایل ہون اور اون کو باقاعدہ فوج مین شامل کیا جاوے۔ قبیلے سوار گھوڑے اور ساز و سامان مہیا کرین گے اور سرکار اسلحہ عطاء کرے گی۔ ہر رجمنٹ مین ۵۱۲ سے ۱۱۵۲ تک آدمی ہونگے اور دستے چار سے چھ تک (یہ رجمنٹین تقریباً سب تیار ہوچکی ہین چند کرد رسالے فوجی خدمت کیلئے ستمبر ۱۸۹۷ء مین قسطنطنیہ بھی آئے تھے۔ جہان سے جنوری ۱۸۹۸ء کو واپس کردستان کو گئے۔ مترجم)۔

میدانی توپ خانہ کا اوس تجویز کے مطابق جو ۱۸۹۱ء مین منظور ہوئی از سر نو انتظام ہو رہا ہے اس سے توپ خانہ مذکور کی طاقت بہت ہی مضبوط اور زبردست ہو جاوے گی۔

تجویز یہ ہے کہ پہلے پانچ اردوعون مین سے ہر ایک مین ایک ایک پلٹن تین تین اپی باتریونکی اور چھ چھ رجمنٹین کوہی اور میدانی توپ خانہ کی ہون۔ جن مین تیس باتریان میدان اور چھ کوہی توپ خانہ کی ہون۔ اور ہر باتری مین بصورت کامل چھ چھ توپین ہون۔ ان چھ چھ رجمنٹون کے ہر ایک مجموعہ کے تین برگیڈ ہون گے۔ جن مین سے ایک فوج نظام کے متعلق دوسرا ردیف صنف اول اور تیسرا ردیف صنف ثانی کے متعلق ہوگا۔ چھٹے اردو مین دو رجمنٹین توپ خانہ یعنے بارہ میدانی اور دو کوہی باتریان ہونگی۔

ساتوین اردو مین ۳ میدانی اور ۴ کوہی باتریان۔ کریٹ مین چار کوہی باتریان اور طرابلس الغرب (ٹریپولی) مین چار میدانی اور دو کوہی باتریان ہونگی۔ اسطرح ٹرکی کے پاس پندرہ اپسی توپ خانہ کی باتریان۔ ۱۶۹ میدانی اور ۲۴ کوہی باتریان بمعہ کل ۱۳۵۶ توپون کے موجود ہوجائین گی۔ پہلے اردو مین بارود و سامان حرب اوٹھانے کیلئے گاڑیون کے دو سلسلے یا ٹرینین ہین اور دوسرے پانچ اردؤون مین ایک ایک۔ باربرداری کا کام عموماً بارکش جانورون سے لیا جاتا ہے۔ بحالت جنگ یعنی بصورت کامل ایک میدانی باتری مین ۷۱۳۱-افسر اور آدمی اور سو گھوڑے ہوتے ہین۔ قلعجاتی توپچانکی فوج مین ۴۳ پلٹنین ہین جن مین سے ۸ اقسطنطنیہ اور ارض روم کے اردؤون سے تعلق رکھتی ہین۔ اونمیں محکمہ توپ خانہ سے۔ ان مین سے بارہ کمپنیان باسفرس کی باتریون پر۔ ۸ مضیق بولیسر (جو گیلی پولی کے قریب جنگی حیثیت سے ایک نہایت کار آمد مقام ہے) کے مورچون پر اور باقی بحیرہ روم کے قلعون پر مامور ہین۔

۱۹ کمپنیان انجنیرونکی اور چار کمپنیان سلسلہ تار برقی بچھانے والونکی بھی سات اردؤون مین بٹی ہوئی ہین اور دوسرے اردو مین کشتیون کا پل تیار کرنے والی ایک پلٹن بھی ہے جس کے پاس کل سامان مکمل ہے۔ بارہ کمپنیان انجنیرونکی اور چار کمپنیان تارپیڈو اڑانے والونکی بھی محکمہ توپ خانہ کے ماتحت ہین صیغہ رسد رسانی تقریباً بالکل ہی سٹاف کے لیئے ہے۔ اور کمسریٹ کے گوداموں کیلئے زائد باربرداری کی ضرورت ہوگی صیغہ طبی مین صرف طبی افسر اور جراحین ہین۔ نہ تو کوئی حمال موجود ہین اور نہ میدانی شفاخانون کیلئے کوئی انتظام ہے مسلح جنگی پولیس کی ۱۱ پلٹنین ہین جو صلح و امن کے وقت ملکی حکام کی ماتحت رہتی ہین۔ ترکی فوج کی قابل جنگ فوجی اصناف کی تعداد و طاقت حسب ذیل ہے:۔

فوج پیدل	۶۴۸ پلٹنین	۵۸۳۲۰۰ آدمی
فوج سواران	۲۰۲ دستے	۵۵۳۰۰ "
توپ خانہ	۱۳۵۶ توپین	۵۴۷۲۰ "
انجنیر	۳۹ کمپنیان	۷۴۰۰ "
میزان		۷۰۰۶۲۰ آدمی

سوم بحری فوج[1] ترکی بحری طاقت تقریباً بالکل بیکار ہے۔ اوس مین جنگی قابلیت ایکلخت معدوم ہوگئی ہے۔ اور اوسکی موجودہ حالت پر بغور معاینہ کرنیسے تجدید طاقت سابقہ

[1] مسٹر سکاٹ کالٹی بھی مسٹر سٹیڈ ایڈیٹر ریویو آف ریویوز کیطرح جیساکہ اونکی تحریر سے معلوم ہوجائیگا عثمانیہ بحری طاقت کو کمزور و ناکارہ بتلاتے ہین۔ اس بو ثبات اتہام کی کتاب وقعات روم مین ہمنے مفصل تردید کر دی ہے۔ یہان اسکا اعادہ فضول ہے۔ مترجم ۔

کی بہت کم شہادت ملتی ہے

چند برس ہوئے عثمانیہ بحری طاقت کے چند عمدہ ترین جہاز دیگر سلطنتون کے پاس فروخت کر دیے گئے جس سے اوسکی طاقت بہت کمزور ہوگئی۔ اور پھر متواتر کئی برس اوسکی طرف سے تغافل شعاری برتے جانے کے بعد اب تھوڑے عرصے سے اوسکی درستی کیطرف توجہ کیگئی ہے۔ موجودہ جہازون مین سے سوائے چار کے اور سب ممالک غیر مین اور زیادہ تر انگلستان مین تیار ہوئے۔ اس وقت صرف تین جہازونکی نسبت یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ سمندر مین دور دراز سفر کرنے والے اور جنگی قابلیت رکھنے والے زرہ پوش جہاز ہین۔ باقیماندہ بقدر کم وزن ہین اور اتنے پرانے ہین (سب سے نیا ۱۸۷۵ء کا اور سب سے پرانا ۱۸۶۴-۶۵ء کا بنا ہوا ہے) کہ اب وہ مقامی حفاظت یا تجارتی بیڑہ کی حفاظت کرنے والے جہازون کے زمرہ مین شمار کیے جانیکے قابل ہین۔

ترکی بحری طاقت کی حالت یا زیر تعمیر جہازونکی کیفیت کہ وہ کہان تک مکمل ہوچکے ہین بمشکل معلوم ہوتی ہے تاہم جسقدر اطلاع ملکی اوسکی بنا پر مندرجہ ذیل جدول تیار کیگئی ہے۔ اس مین جہازات باربرداری بحری سپاہیون اور توپچیون کو مشق و قواعد کہانے کے جہاز اور جنگی قابلیت نہ رکھنے والے جہاز شامل نہین کیے گئے۔ بڑا مغالطہ اس امر سے ہوتا ہے کہ اعداد و شمار ایک عظیم الشان طاقت و قوت ظاہر کرتے ہین حالانکہ چھوٹے جہاز غالبًا ناکارآمد ہین۔

(۱)۔ جنگی جہاز درجہ اول	(یعنے جس کا وزن چھ ہزار ٹن سے اوپر ہو۔ بارہ برس سے زیادہ پرانا نہو۔ اور ۱۳ میل فی گھنٹہ سے کم رفتار نہو)	دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تہا	۱	۲
(۲)۔ جنگی جہاز درجہ دوم	(یعنے جس کا وزن پانچہزار ٹن سے کم اور ۲۷ برس سے زیادہ پرانا تہا اور رفتار ۱۳ میل فی گھنٹہ سے کم نہو۔)	تیار	۱	
(۳)۔ جہازات محافظ بنادر	.. .. ..	تیار	۷	
(۴)۔ زرہ پوش کروزر قسم کا جہاز درجہ اول شق الف	(یعنے جس کا وزن پانچہزار ٹن اور رفتار ۱۷ میل فی گھنٹہ سے کم نہو۔)	دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تہا	۱	۱۰
(۵)۔ ایضًا ایضًا شق ب	(موصوف بہ صفت بالا مگر جن کے ساتھ پرانے جنگی جہاز بھی شامل کردیے گئے ہین)	تیار	۹	

(۶) کروزر جہاز درجہ دوم { جو زرہ پوش نہین اور جن کا وزن دو ہزار ٹن سے کم نہو اور رفتار ۱۴ میل فی گھنٹہ سے کم نہ ہو۔ } دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تھے ۲

(۷) کروزر جہاز درجہ سوم شق الف۔ (جسکی رفتار ۱۲ میل سے کم نہ ہو۔ یہ زرہ پوش نہین اور انمین تارپیڈو و اگنبوٹ اور دوسرے اگنبوٹ بھی شامل ہین) دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر تھے ۸ } ۳۰
تیار ۲۲

(۸) کروزر جہاز درجہ سوم شق ب (موصوف بصفت بالا۔ مگر رفتار بارہ میل سے کم ہو۔) دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار تھے۔ ۲۹

(۹) تارپیڈو کشتیان (معہ تارپیڈو غرق کرنے والے جہازات درجہ اول۔ (یعنے جو طول مین ۱۱۵ فیٹ سے کم نہ ہون۔) دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار تھین - ۱۹ } ۳۰
" زیر تعمیر - ۱۱

(۱۰) تارپیڈو کشتیان درجہ دوم - (یعنے جن کی لمبائی ۱۰۰ فیٹ سے ۱۱۴ فیٹ کے درمیان ہو۔) دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار - ۷

(۱۱) " درجہ سوم (" ۸۶ و ۱۰۰ فیٹ کے درمیان ہین) . . . .

میزان ...... دسمبر ۱۸۹۵ء مین زیر تعمیر ۲۲ - دسمبر ۱۸۹۵ء مین تیار ۹۵ - کل - ۱۱۷

(دسمبر ۱۸۹۴ء مین یہ تعداد ۱۰۷ تھی یعنی ۱۸۹۵ء مین چھ تارپیڈو کشتیان اور چار کروزر جہاز زیادہ ہوئے) عثمانیہ آہن پوش جہازات کی جدول؎ حسب ذیل ہے۔ اس مین پہلے بنادر کی حفاظتی جہاز۔ پھر جنگی جہاز۔ اور بعد مین زرہ پوش کروزر جہاز تاریخ تعمیر کی ترتیب سے درج کیئے گئے ہین۔ توپون کے خانہ مین ہلکی او مشین (کلدار) توپین نہین درج کیگئین۔

جدول آہن پوش جہازات

۱ نمبر شمار	۲ طرز ساخت۔ اور باٹریان کس موقعہ پر ہین۔	۳ نام جہاز	۴ کب سمندر مین اتارا گیا	۵ وزن ؎	۶ دبازت زرہ کی	۷ تعداد و اقسام توپ: تعداد	۷ تعداد و اقسام توپ: قسم توپ	۸ تارپیڈو غرق کرنے کے اوزار کتنے رکھتا ہے	۹ طاقت اسپی انجنون کی	۱۰ رفتار فی گھنٹہ
۱	زرہ پوش اگنبوٹ	فتح الاسلام - بندرگاہونکی حفاظتی جہاز - ۷ عدد	۱۸۶۴ء	۲۳۴۰ ٹن	انچ ۳	۲- آرمسٹرانگ	۷-انچ قطر کی	..	۲۹۰	۸ میل

؎ یہ جدول آہن پوش جہاز مسٹر رکاٹ کلٹی نے درج نہین کئے وہ کتاب واقعات روم کے بحری طاقت کے باب مین جدول مندرجہ حاشیہ مین درج کردیئے گئے ہین۔ مترجم ؎ جہاز کے وزن سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ بشمولیت اپنے ذاتی وزن کے کل بقدر بوجھ اٹھانے کی قابلیت رکھتا ہے

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷		۸	۹	۱۰
۲	زرہ پوش اگنبوٹ	ممدوحیہ	سنہ ۱۸۶۴ء	ٹن ۳۳۰	انچ ۳	۲۔آرمسٹرانگ	۷ انچ قطر کی	-	۲۹۰	۸ میل
۳	باربٹ طرز کا ہے (یعنی جنگی توپین جہاز کے درمیانی حصہ مین ہونیکی بجائے تختۂ جہاز کے اوپر آہنی فصیلون پر چڑھی ہوتی ہین	عزیزیہ	سنہ ۱۸۶۴ء	۶۴۰۰	۵ ۱/۴	۲ (کروپ) ۸ (کروپ) ۶ (کروپ)	۱۱ انچ قطر کی ۵ ۳/۴ 〃 ۳ ۱/۴ 〃	۲	۲۴۴۰	۱۲
۴	ایضاً	محمودیہ	سنہ ۱۸۶۴ء	۶۴۰۰	۵ ۱/۴	ایضاً	ایضاً	۲	۳۴۴۰	۱۲
۵	ایضاً	عثمانیہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶	ایضاً	ارخانیہ	سنہ ۱۸۶[illegible]ء	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	زرہ پوش اگنبوٹ	ہزبر	سنہ ۱۸۷۵ء	۴۰۰	۳	۲ کروپ	۵ ۳/۴ انچ قطر کی	-	۴۰۰	۷
۸	سنٹرل باٹری (یعنے جنگی توپین جہاز کے درمیانی حصہ مین قطار رواررکھی ہون)	جنگی جہاز عدد ۱ مسعودیہ (درجہ دوم)	سنہ ۱۸۷۴ء	۸۹۹۰	۱۲	۱۲۔آرمسٹرانگ ۳ (کروپ)۔	۸ ٹن وزنی ۱۰ انچ قطر کی ۵ ۳/۴ انچ قطر کی	-	۷۰۰	۱۳
۹	ایضاً	حمیدیہ (درجہ اول)	سنہ ۱۸۸۵ء	۶۷۰۰	۹	۱۰ (کروپ) ۲ (کروپ)	۱۰ ۱/۵ انچ کی ۶ ۳/۵ انچ کی	۲	۱۸۰۰	۱۳
۱۰	باربٹ طرز کا	عبد القادر کروزر زرہ پوش جہاز درجہ اول شق الف	زیر تعمیر	۸۰۰۰	۱۴	۴ (کروپ) ۶ (کروپ)	۱۱ انچ قطر کی ۵ ۳/۴ انچ کی جلد چلنے والی ہین	۱۰	۱۱۵۰۰	-
۱۱	سنٹرل باٹری طرز کا	کروزر جہاز درجہ اول شق ب ۹۔ آثار شوکت	سنہ ۱۸۶۸ء	۲۰۵۰	۶	۱۔آرمسٹرانگ ۴ (〃)	۹ انچ قطر کی ۷۔ انچ کی	-	۱۷۵۰	۱۱ ۱/۱۰
۱۲	ایضاً	نجم شوکت	سنہ ۱۸۶۸ء	۲۰۵۰	۶	ایضاً	ایضاً	..	۱۹۰۰	ایضاً

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷		۸	۹	۱۰
۱۳	سنٹرل باٹری طرز کا	آثار توفیق	۱۸۶۶ء	۴۶۰۰	۸	۸ کروپ	۹ ۴/۵ انچ کی	-	۳۵۶۰	۱۳ ۳/۱۰
۱۴	ٹرٹ قسم کا (یعنے جس کی توپین برج نما فصیلون پر چڑھی ہون)	حفظ رحمن	۱۸۶۴ء	۲۵۰۰	۵ ½	۲ آرمسٹرانگ ،، ۱ (کروپ)	۹ انچ کی ۷ انچ کی ۵ انچ کی	..	۲۲۰۰	۱۲
۱۵	سنٹرل باٹری	عون الله	۱۸۶۹ء	۲۳۱۰	۶	۴ آرمسٹرانگ	۹ انچ قطر کی	۱	۲۲۰۰	۱۲ ۱/۵
۱۶	ایضاً	اجلالیہ	۱۸۷۰ء	۲۲۴۰	۶	۲ آرمسٹرانگ ۲ (،،) ۱ (کروپ)	۹ انچ کی ۷ انچ کی ۵ ۳/۴ انچ کی	-	۱۸۰۰	۱۱
۱۷	ایضاً	فتح بلند	۱۸۷۰ء	۲۷۲۰	۹	۴ آرمسٹرانگ	۹ انچ قطر کی	۱	۲۲۰۰	۱۲
۱۸	ایضاً	معین ظفر	۱۸۷۱ء	۲۳۳۰	۶	۴ آرمسٹرانگ ۱ (کروپ)	۹ انچ کی ۴ ۳/۱۰ انچ کی	..	۲۲۰۰	۱۲ ½
۱۹	ایضاً	مقدم خیر	۱۸۷۲ء	۲۷۸۰	۹	ایضاً	ایضاً	..	۳۰۰۰	۱۲ ½

جہازات عزیزیہ ـ محمودیہ ـ ارخانیہ اور عثمانیہ (ہر ایک وزنی ۶۴۰۰ ٹن) جو جدول بالا مین پرانے ہونے کے باعث بطور حفاظتی جہازات درج کیے گئے ہین ایک ہی قسم کے پرانے جنگی جہاز ہین ـ اب ارادہ ہے کہ اونکو مقامی حفاظت سے بڑھکر کام دینے کے قابل بنایا جاوے) اونکی باٹریون کے دونون طرف گراں وزن کروپ توپون کیلئے دو باربیٹ ٹرٹ ،، (فصیلدار برج) بنائے جارہے یا بنائے جاچکے ہین. آہن پوش جہاز وزنی ۷۰۰۰ ٹن خاص عثمانیہ سرکاری کارخانہ واقع قسطنطنیہ مین تیار ہوکر ۱۸۸۵ء مین سمندر مین اوتارا گیا مگر عام خیال ہے کہ اوسکی تمام توپین ابھی تک اوسپر نہین چڑھی ہین ـ یہ جہاز مسعودیہ اور ناکمل زرہ پوش کروزر موسومہ عبدالقادر عثمانیہ جنگی بیڑہ کے سب سے بڑے جہاز ہین مسعودیہ ۳۳۲ فیٹ طویل اور اوس کا درمیانی عرض ۵۹ فیٹ ہے ـ وہ سنٹرل باٹری کے اصول پر انگریزی جہاز ہرقلیس کے نمونہ پر بنا ہوا ہے ـ اوسکی درمیانی منزل پر منہہ کیطرف سے بھرنے والی آرمسٹرانگ قسم کی اٹھارہ اٹھارہ ٹن وزنی بارہ توپون کی باٹری موجود ہے ـ اور اوسکی اطراف پر سطح آب پر بارہ انچ دبیز فولادی چادرین منڈھی ہوئی ہین ـ عبدالقادر ۸۰۰۰ ٹن وزنی اور

۰۴۴ فیٹ لمبا ہے۔ اور اوسکے انجن ساڑہے گیارہ ہزار گھوڑونکی طاقت کے ہون گے جس سے اوسکی رفتار بہت تیز ہوگی۔ اوسکی بڑی بڑی توپین چار گیارہ انچ قطر والی ہونگی۔

جہاز خداوندگار اور ایک اور اوسی کی طرز و جسامت کا جہاز زیر تعمیر ہے۔ اون مین سے ہر ایک کا وزن ۰۵۰۳۴ ٹن ہوگا۔ اور رفتار فی گھنٹہ بارہ میل ہوگی یہ کروزر قسم کے جہاز ہین۔ اور اونکی صرف ڈیک (چھتین) زرہ پوش ہونگی۔ کہا جاتا ہے کہ انہی جیسے دو اور جہاز عنقریب بننے والے ہین تین نسبتاً چھوٹے جہاز اور بھی اسی قسم کے (وزنی سولہ سولہ سو ٹن) زیر تعمیر ہین۔ ایک تیسرے درجہ کا کروزر چوب و فولاد کا بنا ہوا موسومہ طلعت ہمایون وزنی تیرہ سو ٹن اور ایک تارپیڈو پکڑنے والا جہاز موسومہ شاہین دریا جسکی رفتار فی گھنٹہ ۲۱ میل ہے سنہ ۱۹۱۲ء مین سمندر مین اُتارے گئے تھے۔ جدید تارپیڈو کشتیان اور تارپیڈو پکڑنے و غرق کرنے کے جہاز مقام البنگ (واقع جرمنی) مین تیار ہو رہے ہین (انمین سے کئی ایک تیار ہوکر قسطنطنیہ پہونچ چکے ہین۔ مترجم) مگر تارپیڈوون کے بیڑہ کی قدر و منزلت مشتبہ ہے۔ گولڈن ہارن (قسطنطنیہ کا لنگرگاہ) مین تارپیڈوون کے لیئے جو اسٹیشن قایم کیا گیا ہے۔ وہ ابھی تک نامکمل ہے۔ علم بردار جہاز آثار توفیق مین دو برسون سے انجنون کے بایلر نادر دہین۔

بحری فوج مین بری فوج کیطرح یعنے کچھ جبریہ قاعدہ ملازمت سے اور کچھ بمرضی خود رنگروٹ بھرتی ہوتے ہین۔ بحری فوج مین میعاد ملازمت بارہ سال ہے۔ پانچ برس مستعد ملازمت مین تین برس اوسکے ریزرو مین اور چار برس رودیف مین۔ بحری فوجکی نام بہا د طاقت حسب ذیل ہے۔

وائس ایڈمیرل (نائب امیر البحر) ۶ ریر ایڈمیرل (دوسری طرح کا نائب امیر البحر جو عقب مین ہو) ۱۱ کپتان ۲۰۸۔ کمانڈر (کمانیر) ۲۸۹۔ لفٹننٹ ۸۲۲۔ انساین (لفٹننٹ سے چھوٹا عہدہ دار علم بردار) ۷۸۱ ملاح ۸ ہزار بحری سپاہی تقریباً نو ہزار۔

پیداوار و صنعت و حرفت

ترکی مین اراضی مندرجہ ذیل چار مختلف اقسام مین منقسم ہین (۱) میری یعنے اراضیاتِ سرکاری۔ (۲) وقف یا اراضیات برائے مقاصد مذہبی و خیراتی۔ (۳) ملکانہ یعنی عطیاتِ شاہی (۴) ملک یعنی اراضیات لاخراج۔ ترکی کی اراضیات کا بہت سا حصہ میری ہے۔ اور وہ براہ راست سرکار سے برائے کاشت لیجاتی ہین۔ گورنمنٹ غیر مقبوضہ یعنے خالی قطعات پر کاشت کرنے کا استحقاق بعض مقررہ رسوم لے کر عطاء کر دیتی ہے مگر اراضی مذکورہ

اوسکا استحقاق ملکیت برابر قایم رہتا ہے۔ کیونکہ عطاء اراضی کی ایک یہ بھی شرط ہوتی ہے کہ اگر مالک (یعنی قابض) تین برس تک اوسے کاشت نہ کرے تو وہ ضبط ہو جاے گی۔ وقف کا طریقہ قایم تو ہوا تھا اس لیئے کہ مساجد مدارس کی تعمیر سے شاہی مذہب (اسلام) کی حمایت اور رعایا کی تعلیم کا انتظام کیا جاوے۔ مگر گذشتہ زمانہ سے یہ مدعا پس پشت ڈالدیا گیا۔ یا اوس سے پہلوتہی کر دیا گیا ہے۔ اور اکثر اراضیات وقف کو سرکاری حکام نے ضبط کر لیا ہے۔

تیسری قسم یعنے ملکانہ قسم کی اراضیات وہ ہین جو پچھلے زمانہ مین سپاہیون کو فوجی خدمت کے عوض عطا ہوئی تھین۔ وہ موروثی ہین اور اونکی عشر سے مستثنیٰ ہین۔ چوتھی قسم (ملک) یا اراضی لاخراج کچھ بہت وسیع موجود نہین۔ قصبات کی کچھ زیر عمارت اراضی اور آبادیہائے دیہات کی متصلہ وملحقہ اراضیات جن کو دہقان وقتاً فوقتاً گورنمنٹ سے خرید لیتے ہین۔ ملک قسم کی ہین۔

قابل زراعت اراضی کا بہت تھوڑا حصہ زیر کاشت ہے جس کی بڑی وجہ سڑکون اور وسایل بار برداری کی کمی ہے کیونکہ ایسی صورت مین غلہ کے باہر لیجانے مین اتنا خرچ پڑتا ہے کہ کوئی فایدہ نہین ہو سکتا علاوہ برین چونکہ ہر پیداوار کا عشر لے لیا جاتا ہے اس لیئے دہقان اپنی ذاتی یا بدرجہ غایت مقامی ضرورت سے زیادہ کاشت کرنے کی کوشش نہین کرتا۔ ان اسباب کے ماسوا زرعتی پیداوار کے بڑھنے مین یہ امر بھی مانع ہے کہ اگر غلہ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ مین جاے تو بھی محصول درآمد لے لیا جاتا ہے (اعلیحضرت نے یہ محصول معاف کر دیا ہوا ہے۔ دیکھو وقعات روم مترجم)۔

طریقہ کاشت نہایت ہی سادہ اور وہی ہے جو صدیون سے چلا آتا ہے۔ زمین عموماً نہایت ہی زرخیز ہے۔ بڑی بڑی پیداوارین یہ ہین۔ تمباکو۔ ہر قسم کی اجناس خوردنی۔ کپاس۔ انجیر۔ اخروٹ۔ بادام۔ انگور۔ زیتون اور جملہ اقسام کے میوہ جات وپھل۔ قہوہ۔ مجیٹھ۔ افیون اور مختلف گوندین بمقدار کثیر ممالک غیر کو جاتی ہین۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یوروپ و ایشیا دونون براعظمون مین سلطنت عثمانیہ کے چار کروڑ چالیس لاکھ ایکڑ زیر کاشت ہین۔ جب سے مرض فلاکسورا نے فرانس مین انگورونکی بیلون کا ستیاناس کیا ہے تب سے ٹرکی سے فرانس کو انگوری شراب بکثرت جانی شروع ہو گئی ہے۔ سال ۸۶-۱۸۸۵ء مین ۲۰۳۰۸۵۲۱ لیٹر[لہ] شراب گئی اور فی ہیکٹولیٹر ۱۳ فرینک (۲۵ فرینک کا ایک پونڈ) قیمت وصول ہوئی۔ عثمانیہ قوانین جنگلات فرانس کی قوانین کے

لہ لیٹر ایک فرانسیسی پیمانہ ہے سو لیٹر کا ایک ہیکٹولیٹر جو ۲۲ گیلن کے برابر ہوتا ہے۔ مترجم ۱۲

مطابق ہین۔ مگر اونکی تعمیل کما حقہ نہ ہونے سے ملک کی قیمتی درخت اور لکڑی دن بدن کم ہو رہی ہے۔ محفوظ جنگلات کا رقبہ تقریباً دو کروڑ دس لاکھ ایکڑ ہے۔ جن مین سے ۲۵ لاکھ یورپین ٹرکی مین ہین۔ ریشمی کیڑونکی پرورش اور ریشمی پیداوار کیڑون مین وبا پھیلجانے سے بہت کم ہوگئی تھین۔ مگر اب پھر روبترقی ہے ۱۸۹۰ء مین چار کروڑ پیاسٹر (چار لاکھ پونڈ) کے ریشمی کوئے۔ اور دس کروڑ بیس لاکھ پیاسٹر (دس لاکھ بیس ہزار پونڈ) کا ابریشم خام ملک سے باہر گیا۔ ریشم کی پیداوار کا بہت سا حصہ باہر جاتا ہے مگر کسیقدر دیسی ریشمی پارچات بنانیکے لیئے ملک مین بھی خرچ ہوتا ہے۔

گو ملک معدنیات سے مالامال ہے مگر قوانین کان کنی بہت سخت ہین۔ کوئلہ۔ تانبا۔ سیسہ۔ چاندی۔ لوہا۔ میگنیشیا۔ رانگ۔ طوطیا۔ گندھک۔ نمک۔ پھٹکری اور خاصکر کوئلہ بافراط موجود ہے۔ مگر انکے نکالنے کیلیئے چندان کام نہین ہوتا۔ جو دھات باہر جائے اوسپر ۱۰ فیصدی محصول لیا جاتا ہے۔ ملکی ضروریات خانہ داری کے لیئے پیتل اور تانبے کے برتن دیسی محنت سے بکثرت تیار ہوتے ہین۔ کارخانجات شیشہ آلات۔ کاغذکی کلین اور پارچہ بافی کے کارخانے بھی جاری ہوگئے ہین۔ قالین جو سال مین تقریباً ڈیڑھ لاکھ پونڈ کے باہر جاتے ہین۔ دستی کرگہون پر تیار ہوتے ہین اسی طرح ملکی قسم کے پارچات پوشیدنی کا حصہ کثیر ہاتھ سے بنا جاتا ہے۔ ٹرکی مین مچھلی کی بڑی بڑی شکارگاہین موجود ہین۔ ایکلی آبنائے باسفرس کی شکارگاہون سے اڑہائی لاکھ پونڈ سے زیادہ مالیت کی مچھلی پکڑی جاتی ہے۔ بحیرہ روم کے ساحل پر نہایت عمدہ اسفنج پیدا ہوتا ہے بحیرہ قلزم سے سیپ اور خلیج فارس سے موتی برآمد ہوتے ہین*

تجارت

تمام اشیائے درآمد پر بحساب مالیت ۸ فیصدی محصول لیا جاتا ہے سوائے تمباکو اور نمک کے جن کا حق فروخت فقط گورنمنٹ کو حاصل ہے۔ جو ملکی پیداوار ممالک غیر کو جائے اوسپر ایک فیصدی محصول برآمد لیا جاتا ہے۔ لیکن اگر ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ مین لیجایا جائے تو ۸ فیصدی محصول لیا جاتا ہے۔ اس اندرونی محصول کو کلیتاً موقوف کردینے کا ارادہ ہے۔ اور ۱۸۹۳ء سے گندم اور دیگر اجناس خوردنی سے ہٹایا جاچکا ہے۔ جو اشیاء مدارس۔ گرجون۔ سفارتخانون قونصل خانون کیلئے آئین اور نیز زرعتی کلین اور سامان ریل محصول سے بری ہین۔ مندرجہ ذیل جدول سے جو ٹرکی پرسٹ خانون کے نقشون سے تیار کیگئی ہے۔ ۱۳ مارچ ۱۸۹۱ء لغایت ۱۲ مارچ ۱۸۹۲ء و ۱۳ مارچ ۱۸۹۲ء لغایت ۱۲ مارچ ۱۸۹۳ء مین مختلف ممالک کے ساتھ ٹرکی کی جسقدر تجارت ہوئی اوسکی مالیت ملکوار معلوم

ھوجائے گی۔ مالیت سکہ پیاسترمین درج کیگئی ہے۔

ملک	درآمد ۱۸۹۱-۹۲ء	درآمد ۱۸۹۲-۹۳ء	برآمد ۱۸۹۱-۹۲ء	برآمد ۱۸۹۲-۹۳ء
	پیاستر	پیاستر	پیاستر	پیاستر
برطانیہ کلان	۱۰۲۰۱۱۲۸۹۶	۹۷۸۱۵۰۸۰۴	۴۸۶۳۰۲۳۲۱	۷۰۱۹۳۹۲۲۲
آسٹریا	۴۵۹۷۱۸۱۳۰	۵۰۹۹۱۹۶۶۴	۱۲۳۲۲۶۹۹۷	۱۵۱۱۷۹۸۸۳
فرانس	۳۰۲۱۳۷۳۷۵	۲۹۶۲۹۰۶۷۴	۴۵۰۷۰۰۲۱۶	۳۸۰۰۳۵۷۷۸
روس	۱۸۶۸۹۸۹۲۵	۱۲۸۹۳۴۷۹۱	۲۵۳۳۱۳۲۱	۳۲۱۷۶۳۲۷
اٹلی	۵۷۶۹۸۷۲۰	۵۸۰۰۵۰۱۶	۵۴۳۶۵۴۴۱	۷۸۴۴۶۵۵۹
بلگیریا	۹۴۰۱۰۴۱۸	۱۲۴۴۸۴۳۹۸	۴۰۲۶۵۶۷۰	۴۲۹۷۴۵۶۴
ایران	۶۵۳۲۱۱۵۹	۵۵۸۶۳۶۹۹	۱۵۲۵۶۴۸	۲۰۲۵۳۸۸
یونان	۴۲۲۸۵۴۴۱	۳۷۲۸۰۲۷۷	۵۴۷۷۹۴۳۸	۴۱۳۷۱۳۳۵
بلجیم	۶۴۹۷۶۴۲۳	۶۶۷۹۰۲۸۲	۳۱۱۰۶۶۶	۳۸۸۲۳۳۴
رومینیا	۴۵۹۷۸۴۳۱	۵۷۷۰۳۲۲۲	۲۹۱۱۷۸۸۶	۲۳۶۲۴۸۸۶
صوبجات متحدہ امریکہ	۳۲۴۵۳۹۲	۸۷۶۵۳۰	۲۳۲۸۱۳۳۳	۱۶۳۶۷۸۸۷
ٹیونس	۶۱۲۹۱۹۳	۶۱۷۲۷۷۶	۲۱۹۹۷۳	۷۱۷۰۷
سرویا	۷۲۵۱۸۴۳	۷۰۵۰۵۳۸	۵۱۵۱۱۰۴	۷۴۶۲۸۸۸
ہالنڈ	۱۲۱۷۲۳۱۳	۱۲۴۸۳۳۱۳	۲۳۵۹۲۲۲۱	۴۲۹۴۲۶۶۶
جرمنی	۱۸۴۳۳۹۲۷	۲۷۹۷۸۴۹۱	۱۳۹۹۶۲۱۸	۳۶۷۷۲۲۰
مصر	۶۱۷۱۴۱۶۸	۶۶۴۲۶۴۶۸	—	—
سویڈن	۶۶۶۱۴۰۲	۸۰۶۴۲۶۵	۵۵۵	۰
مانٹی نیگرو (جبل اسود)	۸۳۲۱۶۵	۷۹۵۵۵۴	۴۶۷۴۹۷	۲۶۸۴۸۷
جزیرہ سموس	۱۰۱۷۳۷	۷۳۱۲۳	۲۸۶۵۰۱	۲۸۱۸۷۵
ڈنمارک	۱۳۳۴۷	۳۱۶۱۰	۳۱۸۲۲۱	۶۸۲۳۳۲

نام ملک	درآمد سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء	درآمد سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء	برآمد سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء	برآمد سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء
ہسپانیہ	۵۸۳	۷۱۱۱	۴۰۶۳۳۳	۲۸۲۰۱۱۱
جاپان	-	۳۳۱۶۱۶۷	-	-
میزان	۲۴۵۵۳۹۳۹۸۸	۲۲۴۶۶۹۸۵۴۲	۱۵۳۷۰۰۵۰۲۴	۱۵۵۷۲۰۴۲۰۰

سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء مین کل اسباب تجارتی ۲۴۵۵۳۹۳۹۸۸ پیاستر کا داخل ہوا اور ۱۵۳۷۰۰۵۰۲۴ پیاستر کا مال غیر کو گیا۔

سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء مین کل سلطنت کی چونگی خانون مین محصول درآمد و برآمد کی بابت ۱۹ کروڑ پچاس لاکھ ۴۹ ہزار ۶ سو ۴۷ پیاستر داخل ہوئے جن مین سے ۱۸ کروڑ ۸ لاکھ ۷۲ ہزار ۸ سو ۷۵ پیاستر محصول درآمد کی بابت تھے اور ایک کرور بیالیس لاکھ ۱۶ ہزار ۸ سو ۳۴ پیاستر محصول برآمد کی بابت تھے۔

سلطنت عثمانیہ کی تجارت درآمد مین سے ۳۹ فیصدی اور تجارت برآمد مین سے ۴۵ فیصدی برطانیہ کلان کے ساتھ ہے۔

مندرجہ بالا جدول مین جنس تمباکو کی برآمد شامل نہین۔ سال ۸۷-۱۸۸۶ء مین ایک کروڑ ۱۶ لاکھ ۸۸ ہزار باون کیلوگرام (کیلوگرام = ۲.۲۰۴۶ پونڈ = تخمیناً ایک سیر ۳/۴ ۶ چھٹانک) تمباکو باہر گیا۔ ۸۸-۱۸۸۷ء مین ایک کروڑ تین لاکھ ۷۳ ہزار ۲ سو ۷۱ کیلوگرام۔ سال ۹۰-۱۸۸۹ء مین ایک کروڑ چار لاکھ ۴۵ ہزار ۴ سو ۷۲ کیلوگرام۔ سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء مین ایک کروڑ دو لاکھ ۷۳ ہزار ۴ سو ۹۰ کیلوگرام اور سال ۹۳-۱۸۹۲ء مین ایک کروڑ ۸۳ لاکھ ۶۲ ہزار ۲۱ کیلوگرام باہر گیا۔

سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء مین تجارت درآمد و برآمد کی بڑی بڑی اجناس یہ تھین۔

درآمد سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء		برآمد سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء	
نام جنس	مالیت پیاستر مین	نام جنس	مالیت پیاستر مین
میز پوش۔ چادرین وغیرہ	۲۲۷۳۵۲۱۳۵	گندم	۱۷۶۲۱۴۲۳۰
توشک لحاف وغیرہ	۱۳۵۲۶۵۸۲۴	جو	۷۱۶۶۴۷۸۷
قند	۱۲۹۹۵۰۵۲۳	پیغمبری گندم	۲۱۵۳۴۷۷۶

درآمد ۹۲-۱۸۹۱ء		برآمد ۹۲-۱۸۹۱ء	
نام جنس	مالیت پیاسترون مین	نام جنس	مالیت پیاسترون مین
سوتی پارچات و دہاگہ	۱۲۷۹۹۷۷۸۱	تیل	۱۶۹۸۹۱۲۵
قہوہ	۹۷۷۲۶۷۷۸	جوار	۱۳۸۶۴۹۲۵
چاول	۸۷۷۶۴۴۸۸	مکی	۱۲۲۹۵۶۸۰
مدافولم	۶۸۳۲۲۶۹۴	اوٹ (پیغمبری جو)	۱۳۴۵۰۷۹۱
مٹی کا تیل	۶۵۷۹۹۲۹۳۰	دیگر غلے	۱۹۹۷۸۵۵۴
سوجی	۶۴۸۰۴۶۷۵	خشک انگور کشمش و منقے	۱۶۶۴۹۰۹۴۱
اونی پارچات	۶۴۲۳۲۴۱۱	ریشم	۱۰۹۱۲۰۰۱
کپڑا	۴۴۱۷۳۸۲۰	ریشم کے کوئے	۴۴۴۲۹۸۸۸
لوہا	۴۳۹۰۶۵۴۳	زیتون کا پھل	۸۴۰۵۹۱۱۱
چمڑا (دباغت شدہ)	۳۹۰۷۹۷۵	روغن زیتون	۲۳۵۴۸۰۸۴
قالین اور دریان	۳۹۰۶۳۲۴۰	انجیر تر	۴۳۳۸۴۱۳۴
کشمیرا	۳۸۳۷۲۵۸۴	خرما و کھجورین	۲۳۷۳۲۲۴۵
گیہون	۳۰۳۶۵۴۲۲	سنگترے و چکوترے	۱۰۹۶۵۰۴۹
مکی۔ جو۔ پیغمبری جو۔	۲۱۸۸۳۴۵۱	دیگر پھل	۵۰۶۶۶۸۴
سوتی و اونی پارچات	۳۶۳۲۶۰۱۳	اخروٹ بادام وغیرہ	۲۵۷۱۶۶۸۶
لکڑی	۳۱۹۶۶۵۶۴	موہیر بکریونکی ریشم	۵۴۷۷۲۷۱۹
بھیڑیان اور بکریان	۲۸۶۳۵۱۴۲	ولونیا (رنگنے کا مصالحہ)	۵۲۷۹۳۶۱۲
سستے سامان کپڑے	۲۸۳۳۲۱۲۴	قہوہ	۵۲۲۵۱۰۱۳
آہنی اسباب	۲۷۸۱۹۹۸۹	اون	۴۶۹۳۸۷۳۷
ریشمی پارچات	۲۶۹۵۸۲۹۵	کپاس	۴۱۱۲۷۴۵۸
ریشم	۲۵۵۲۲۵۲۹	کھالین بھیڑون اور بکریونکی	۳۷۱۸۵۴۱۵

درآمد ۹۲-۱۸۹۱ء		برآمد ۹۲-۱۸۹۱ء	
نام جنس	مالیت پیاسٹروں مین	نام جنس	مالیت پیاسٹرون مین
اسپرٹ (روح شراب)	۲۵۶۲۳۷۰۸	غیر مصنفی معدنیات	۳۳۰۷۳۸۸۸
ادویہ (نباتاتی)	۲۴۷۸۹۱۰۵	دالین	۲۸۷۵۰۶۵۱
بوریان اور تھیلے (ٹاٹ کی)	۲۵۰۳۶۲۱۶	قالین	۲۵۲۹۹۰۸۲
چمڑا (کچا)	۲۳۸۵۴۱۴۶	سکھلائی ہوئی مچھلی	۱۸۲۸۶۱۳۸
ٹوپیان اور کلاہ	۲۳۰۵۵۴۴۱	گھوڑے و خچرین	۱۳۹۳۴۳۳۷
کاغذ مختلف اقسام کا	۲۲۶۹۳۷۰۹	شراب انگوری	۱۳۰۷۶۳۶۱
کاغذ سگریٹ بنانے کا	۱۰۷۵۰۵۰۰	حلفی شراب	۱۲۲۶۸۶۵۳
کوئلہ پتھر کا	۲۲۲۵۵۶۵۴	سوداشی	۹۴۱۱۴۹۳
مکھن	۲۲۱۰۲۶۳۵	اسپست	۹۲۲۷۳۳۳
ماہین	۱۸۶۲۴۷۳۲	بھیڑین و بکریان	۷۸۸۶۵۱۳
دھاگہ	۱۸۰۹۴۶۶۹	انڈے	۷۷۶۵۷۲۲
نیم سوتی	۱۸۳۳۵۲۰۸	مرغ وغیرہ	۷۶۲۹۵۵۳
آہنی اوزار	۱۷۶۲۹۹۶۶	مکھن	۷۱۴۷۲۱۰
تانبے کی چادرین اور نلیان	۱۷۲۳۶۷۶۴	سنگھارے	۷۰۳۹۸۶۵
پولسے باندھنے کا کپڑا	۱۵۴۴۸۰۵۰	اسفنج	۶۸۷۲۲۲
روغن زیتون	۱۵۱۳۷۷۲۳	گوند	۵۳۱۷۷۸۹
تمباکو (ٹمبٹی)	۱۵۱۴۸۴۰۹	چاول	۵۴۳۷۴۷۰
پنیر	۱۴۸۰۲۱۷۴	دہاتی [illegible]	۵۷۹۹۴۴۵
مویشی	۱۴۵۱۷۴۲۰	مصطر	۶۲۲۰۵۵۵
نیل	۱۴۲۲۷۴۷۹	۰	۰

گذشتہ پانچ برسون مین برطانیہ کلان اور کل سلطنت عثمانیہ واقعہ یوروپ و ایشیا کے درمیان انگریزی

تجارت کے نقشوں کی رو سے حسب ذیل مالیت کی تجارت ہوئی۔

	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
ٹرکی سے برطانیہ کلان مین داخل ہوا	۴۸۱۶۸۸۳	۵۴۴۲۸۸۱	۵۵۵۱۷۹۸	۴۹۷۸۷۲۱	۴۸۹۹۸۱۵
ٹرکی مین جو برطانیہ کلان سے گیا۔	۹۷۷۲۰۹۱	۶۵۵۳۸۷۸	۶۱۹۰۱۱۴	۵۷۶۸۷۴۷	۶۵۲۰۱۵۱

ٹرکی سے سلطنت متحدہ (انگلستان۔ سکاٹ لینڈ۔ ویلز اور آئرلینڈ) مین بڑی بڑی اجناس حسب ذیل آئین:۔ غلہ سنہ ۱۸۹۲ء مین ۱۷۱۵۰۸۵ پونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۴۱۰۳۵ پونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۴۲۱۲۱۳۸ پونڈ کا

اون اور ریشم سنہ ۱۸۹۲ء مین ۳۰۲۰۸۳۰ پونڈ کی سنہ ۱۸۹۳ء مین ۹۹۰۳۴ پونڈ کی سنہ ۱۸۹۴ء مین ۸۲۹۳۱۴ پونڈ کی۔

ولونیا (رنگنے کا مصالحہ) سنہ ۱۸۹۲ء مین ۴۳۴۹۰۴ پونڈ کا سنہ ۱۸۹۳ء مین ۹۷۸۴۹۳ پونڈ کا۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ۲۹۱۰۸۰ پونڈ کا۔

افیون سنہ ۱۸۹۱ء مین ۶۵۵۲۰۰ پونڈ کی سنہ ۱۸۹۲ء مین ۲۲۲۸۹۱ پونڈ کی سنہ ۱۸۹۳ء مین ۶۰۳۴۲۱ پونڈ کی سنہ ۱۸۹۴ء مین ۳۶۹۷۱ پونڈ کی۔

پھل (جس مین زیادہ تر انجیر بن اور کشمش و منقے ہوتے ہین) سنہ ۱۸۹۲ء مین ۸۶۰۹۳۷ پونڈ کے۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۱۴۸۹۳۹ پونڈ کے۔ اور سنہ ۱۸۹۴ء مین ۸۴۳۲۰۸ پونڈ کے۔

برطانیہ کلان سے زیادہ تر کل کا بنا ہوا کپڑا جاتا ہے سنہ ۱۸۹۴ء مین سوتی پارچات ۲۳۲۱۳۹۰۴ پونڈ کے جرابین موزے وغیرہ ۱۲۳۱۹۰۸ پونڈ کے۔ اونی کپڑے ۷۳۸۵۴۲ پونڈ کے۔ لوہا (گھڑا اور ان گھڑا) ۷۴۵۱۹ پونڈ کا۔ تانبا (گھڑا اور ان گھڑا) ۵۱۹۸۴ پونڈ کا۔ پتھر کا کوئلہ ۶۵۲۲۰۵ پونڈ کا۔ اور شیری (کلبن) ۴۲۳۶۶ پونڈ کی گئین۔

ایشیائی ٹرکی کے بندرگاہ طرابزون مین جو بحیرۂ اسود پر واقع ہے سنہ ۱۸۹۴ء مین ۹۰۸۴۲۱۵ پونڈ کا مال داخل ہوا جس مین سے ۹۴۵۳۶۹۰ پونڈ کا ایران کو گیا۔ ۸۰۲۲۰۶ پونڈ کا مال اس بندرگاہ سے باہر گیا۔

جس مین سے ۴۰۴۳۶۱۲ پونڈ کا ایران سے آیا۔

سنہ ۱۸۹۴ء مین مقامات مندرجہ ذیل مین وآمد و برآمد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

حلب مین ۱۸۲۸۶۶۷ پونڈ کا مال آیا۔ اور ۹۵۱۵۳۹ پونڈ کا وہان سے گیا۔ جافہ۔ ۳۷۳۲۳۳ پونڈ کا آیا۔ اور ۲۸۵۶۰۴ کا گیا۔ بصرہ ۱۱۵۵۶۹۷ پونڈ کا آیا اور ۱۷۲۹۱۵۶ پونڈ کا گیا۔ دمشق ۶۱۳۴۴۰۹ پونڈ کا آیا۔ اور ۳۱۷۵۰۰ پونڈ کا گیا۔ جدہ۔ ۷۷۱۹۰۰ پونڈ کا آیا۔ اور ۵۷۴۷۰ پونڈ کا گیا۔ ٹریپولی (طرابلس الغرب) ۳۱۷۵۰۰ پونڈ کا آیا اور ۳۹۲۹۹۰ پونڈ کا گیا۔

تجارتی جہازات اور جہازرانی

لائیڈ ایجنسی کے رجسٹر کے مطابق سنہ ۱۸۹۴ء[1] مین سلطنت عثمانیہ کے تجارتی بیڑہ مین ۹۸ دخانی جہاز (جن مین سے ہر ایک کا وزن سو ٹن یا سو ٹن سے متجاوز ہے) وزنی ۷۱۳۵۸ ٹن اور ۹۸۰ بادبانی جہاز وزنی ۱۹۴۹۲ ٹن تھے۔

مارچ سنہ ۱۸۹۴ء سے فروری سنہ ۱۸۹۵ء تک ٹرکی کے کل بندرگاہون مین ۱۹۲۲۶۹ جہاز وزنی ۲۹۱۸۵۱ ٹن کے آئے اور گئے۔ خاص قسطنطنیہ مین سنہ ۱۸۹۴ء مین ۲۷۵۸ جہاز ۸۸۲۹۵۵۳۱ ٹن وزن کے داخل اور وہان سے روانہ ہوئے۔ ان مین سے ۱۴۶۷۰ جہاز وزنی ۹۳۲۳۸۳۳۱ ٹن بیرونی تجارت اور باقیماندہ ساحلی تجارت مین مصروف رہے۔ بیرونی تجارت کرنے والون مین سے ۹۸۲۴ جہاز وزنی ۶۸۷۰۱ ٹن بادبانی تھے۔ ۸۶۶۵ وزنی ۹۳۸۸۷۰۱ ٹن دخانی تھے۔ اور ۲۵۷۱ جہاز وزنی ۴۷۳۰۹۸ ٹن ایسی کمپنیون کے تھے جنھون نے باقاعدہ طور پر قسطنطنیہ سے سلسلہ آمد و رفت قایم کیا ہوا ہے۔ انگریزی جہاز تعداد مین ۱۲۵۱۶ وزنی ۱۴۰۵۱۲۰۶۸ ٹن تھے۔

سنہ ۱۸۹۴ء مین ۳۹۳۲ جہاز وزنی ۵۶۶۸۹۷۷۱ ٹن (جن مین سے ۷۸۲ جہاز وزنی ۴۱۴۴۲۳ ٹن انگریزی تھے) سمرنا کے بندرگاہ مین داخل ہوئے اور ۱۳۰۳ جہاز وزنی ۷۵۳۵۹۵ ٹن (جن مین سے ۵۰۱ جہاز وزنی ۱۹۴۶۰۱ ٹن انگریزی تھے) بیروت کے بندرگاہ مین داخل ہوئے۔ جو جہاز اس بندرگاہ مین داخل ہوئے ان مین سے ۲۳۴۲ جہاز وزنی ۳۵۴۰۴ ٹن عثمانیہ تھے۔

---

[1] سنہ ۱۸۹۵ء مین اس بیڑہ مین ہر دو قسم کے جہازات کی جو تعداد تھی وہ بعنوان واقعات روم مین درج کر دیگئی ہے۔ مولف۔

سلسلہ خطوط وکتابت ووسائل آمد ورفت اندرون ملک مین

۱۸۸۸ء کے موسم بہار سے ٹرکی اور باقیماندہ یوروپ کے درمیان براہ راست ریلوے لاین کے ذریعہ سے آمد ورفت کا سلسلہ قایم ہو گیا ہے۔ یوروپ کیطرف جانے والی بڑی بڑی لائنین قسطنطنیہ اور سالونیکا سے شروع ہوتی ہین۔ آخرالذکر بندرگاہ کا راستہ انگلستان سے مصر جانیکے لیئے اب سب سے قریب ترین ہے۔

سلطنت عثمانیہ واقع یوروپ وایشیا مین ۱۳۔ اگست ۱۸۹۵ء تک جو لاینین جاری ہو چکی تھین اونکے نام حسب ذیل ہین:-

نام لاین	کتنے میل جاری ہے		نام لاین	کتنے میل جاری ہے
۱۔ قسطنطنیہ۔ اڈریانوپل مصطفی پاشا۔	۲۲۲	x	۲۔ سالونیکا۔ سکب متروونزا۔	۲۲۷
۳۔ وادی آغاج۔ اڈریانوپل۔	۹۳	x	۴۔ سکب۔ زبنفچہ۔	۵۳
۵۔ سالونیکا۔ وادی آغاج (معہ شاخون کے)	۲۰۸	x	۶۔ سالونیکا۔ مناسطر۔	۱۳۶
۷۔ سمرنا۔ وینار (معہ شاخون کے)۔	۳۲۴	x	۸۔ سمرنا۔ الاشہر (معہ شاخون کے)۔	۱۶۵
۹۔ موداتہ۔ بروصہ۔	۲۶	x	۱۰۔ مرسینا۔ ادنا۔	۴۰
۱۱۔ جافہ۔ یروشلیم۔	۵۴	x	۱۲۔ حیدرپاشا۔ انگورا۔	۳۶۰
۱۳۔ بیروت۔ دمشق۔ حوران۔	۱۳۲	x	۱۴۔ عسکی شہر۔ قونیہ۔	۱۰۸

میزان کل .. .. ۲۱۴۸ میل

سالونیکا سے وادی آغاج تک ۲۰۶ میل لمبی ریلوے لاین تیار ہوگی جو قسطنطنیہ اور ادرنا کی درمیانی بڑی لائین کو بمقام کلیلی برغاس جا ملیگی۔

کل سلطنت مین ۱۲۴۲ ترکی ڈاک خانجات ہین۔ ۹۰-۱۸۸۹ء مین ڈاک خانون نے اندرون ملک مین ۹۴۵۱۰۰۰ لفافے اور پوسٹ کارڈ اور ۵۴۰۰۰۰ نمونے اور مطبوعہ کاغذ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجے اور ۳۷۱۵۰۰۰ لفافے و پوسٹ کارڈ اور ۷۳۲۰۰۰ نمونے و مطبوعہ کاغذ ممالک غیر کو بھیجے یا وہان سے آئے ہوئون کو تقسیم کیا۔

ٹرکی مین سلسلہ تاربرقی کا طول تقریباً ۲۰۳۰۰ میل اور اوسکی تارونکی لمبائی ۳۱۸۹۰ میل ہے

ایشیائی اور یوروپین ٹرکی مین ۷۰ ۶ تار گھر ہین۔ سالانہ آمدنی پانچ کروڑ ۱۶ لاکھ پندرہ ہزار ۵ سو ۱۶ پیاسٹر اور تنخواہون پر ایک کروڑ ۶۰ لاکھ ۶۹ ہزار ۴۰ پیاسٹر خرچ ہوتا ہے۔

ٹرکی کی سکے - اوزان و پیمائشات

۳۱ جولائی ۱۸۹۵ء کو امپیریل عثمانیہ بنک کی مالی حالت حسب ذیل تھی:-

ترکی پونڈ	بنک کی ذمہ داریان یعنی رقوم واجب الادا	ترکی پونڈ	رقوم یا جائداد گرفتنی و جمع
۱۱۰۰۰۰۰۰	سرمایہ وصول شدہ	۵۵۰۰۰۰۰	سرمایہ غیر وصول شدہ
۱۰۸۵۳۲۷	بنک کی جاری کردہ نوٹ	۳۴۹۵۲۲۸	نقدی اور بل (ہنڈویات)
۳۲۶۶۲۳۰	بل قابل ادا ئے گی۔	۹۷۹۰۴۴	سرکاری فنڈ۔
۱۰۴۱۲۴۱۰	مختلف چلتی حساب	۳۷۱۴۵۱۸	ضمانتین اور کفالتین۔
۱۴۸۰۷۵۷	مقررہ میعادون پر جمع شدہ رقم	۱۵۹۳۳۵۲	سرکاری خزانہ کا چلتا حساب
۵۷۸۶۴۴	محفوظ سرمایہ بروئے قانون	۶۶۷۴۱۲۱	دیگر مختلف چلتی حساب
۷۲۵۷۰	منافع حصہ داران قابل الادا	۱۲۲۱۷۷۸	قرضے۔
۵۰۲۳۴۶	مختلف۔	۱۳۱۳۱۳	املاک
-	-	۸۹۸۷۰	متفرقات
۲۸۵۹۹۲۸۴	میزان	۲۸۵۹۹۲۸۴	میزان

عثمانی سکے

ترکی لیرہ یعنے طلائی مجیدی = ۱۸ شلنگ - $\frac{۰}{۱۲۵}$ پنس کے

مجیدی یعنے ۲۰ پیاسٹر کا (نقرئی) = - - ۲ $\frac{۳}{۲۵}$ پنس کے

[illegible] ۵ پیاسٹر = - - - ۲ $\frac{۳}{۲۵}$ پنس کے

پیاسٹر (ایک لیرے)۔

بڑے بڑے حساب اور سرکاری موازنے ۵-۵ سو مجیدی پیاسٹر کی تھیلیون یعنے ۵-۵ ترکی لیرون مین تیار کیے جاتے ہین۔ ایک ترکی تھیلی انگریزی سکہ کے ساڑہے چار پونڈون کے برابر ہوتی ہے طلائی لیرہ

وزن مین ۷ ۷/۱۲۵ گرام اور ۹۱۶/۱۰۰۰ حصہ یعنے ۶ ۱۶/۱۰۰۰ گرام اوس مین خالص سونا ہوتا ہے۔ چاندی کے ۲۰ پیاسترو والے سکّے کا وزن ۲۴ ۱/۴ گرام ہوتا ہے۔ اور اوس مین ۹ ۹۶۵/۱۰۰۰ گرام خالص چاندی اور باقی آمیزش ہوتی ہے۔ کھوٹی چاندی کے سکّے بھی بمقدار کثیر رائج ہین۔ مگر یہ بتدریج خزانہ مین لیے جاکر گلائے جارہے ہین۔ ۱۸۷۷ء اور ۱۸۸۱ء کے درمیان ساٹھ کروڑ پیاسترکی مالیت کے کرنسی نوٹ جاری کیئے گئے جن کا نام قایمہ تھا۔ مگر کساد نرخ کے باعث گورنمنٹ نے اون کو خزانہ مین لینے سے انکار کردیا۔ اور آخر مین اونکی قیمت صرف برائے نام رہ گئی۔ اور باہمی لین دین مین انکا چلن موقوف ہوگیا۔ تانبے کے سکّے بھی کساد نرخ کے باعث ایکطرح سے چلنے بند ہوگئے۔ اور گورنمنٹ نے کاغذی (کرنسی نوٹ) اور تانبے کے سکّونکی قیمت مفروضی مالیت سے نصف کردی۔ اوّل الذکر نوٹ ۱۸۹۵ء مین کلہم خزانہ مین واپس لیے جاکر تلف کر دیئے گئے۔ چاندی ضروریات تجارت سے وافر موجود ہے اور بالعموم ۸ فیصدی گھٹوتی پر بکتی ہے۔ اس کمی کی ایک یہ بھی بڑی وجہ ہے کہ تجارت کا موازنہ ٹرکی کے برخلاف ہے۔ تجارت درآمد تجارت برآمد سے کم ہے۔ اور تجارت درآمد کے فاضل حصہ کی قیمت سونیکے سکہ مین ادا کرنی پڑتی ہے۔ علاوہ برین بیرونی قرضہ کے سود اور جزو کی ادائیگی اور نیز جنگی سامان کی قیمت کی بابت ہر سال سونے کی کثیر مقدار ملک سے باہر جاتی ہین۔

پُرانے وزن اور پیمانے۔

اوقیہ (وزن کرنے کا بانٹ) = چارسو ڈرام (درہم)	=	۲ ۸۲۶/۱۰۰۰ پونڈ
الہ (سیال اشیا ناپنے کا پیمانہ)	=	۱۵۱/۱۰۰۰ گیلن امپیریل۔
کیلہ (غلہ ناپنے کا پیمانہ)	=	۹۱۲/۱۰۰۰ بوشل (بوشل = ۷۰ پونڈ یا گیہون)
قنطر یا قنطال = ۴۴ اوقیہ	=	۱۲۵ پونڈ۔
۳۹ ۱۱/۲۵ اوقیہ ..	=	ایک ہنڈرڈ ویٹ (ہنڈرڈ ویٹ ۱/۵ ۱ من)
چفی = ۸۰ اوقیہ	=	۲۲۵ ۹/۱۰ پونڈ
قاع = ۲۰ اوقیہ ...	=	۱۹/۲۵ امپیریل کوارٹر (۸ بوشل = ایک کوارٹر)
۱۶ کیلہ — ..	=	۱.۰۰ امپیریل کوارٹر (۴ کوارٹر = ایک ہنڈرڈ ویٹ)

اندازہ ۔(کپڑے ناپنے کا پیمانہ) ۔ = ۲۷ انچ

عرشین (زمین ناپنے کا پیمانہ) ۔ = ۳۰ انچ

دونیم ۔ (ایضاً) = ۴۰ مربع قدم

کیلہ غلہ ناپنے کا عام مروج پیمانہ ہے ۔ اس سے چھوٹے پیمانے بجائے پیمانہ ہونے کے زیادہ تر بندھے ہوئے اوزان ہین ۔ ایک سو چالیس کیلہ ۱۲ ۔ انگریزی امپیریل کوارٹر یا ۵۰ ہیکٹو لیٹر کے برابر ہوتے ہین ۔

مارچ سنہ ۱۸۸۲ء سے ترکی پیمانے اور بٹے میٹرک سسٹم یعنے فرانسیسی پیمانون وغیرہ کے مساوی کر دیئے گئے ہین مگر اون کے نام وہی پرانے رہنے سے بڑی دھاندلی مچتی ہے ۔ اور ابھی تک نئے قاعدہ کا بالعموم رواج بھی نہین ہوا ۔ اوقیہ کو کلو گرام کے برابر بنا دیا گیا ہے ۔ تیمن کو دس کیلو گرام کے برابر ۔ قنطر = ۱۰۰ کیلو گرام ۔ چقی = ۱۰۰۰ کیلو گرام ۔ شنق = ڈیکا (۱۰) لیٹر کیلہ = ہیکٹا (۱۰۰) لیٹر یعنے ۲ بشل انگریزی کے) ۔ اولق = ایر کے ۔ جریل = ہیکٹیر یعنے سو ٹیر کے جو انگریزی ایکڑ کے برابر ہے) ۔ عرشین = میٹر کے ۔ نل = کیلو میٹر (۱۰۰۰ میٹر) کے ۔ فرسنگ = ۱۰ کیلو میٹر کے ۔ ۱۸۸۹ء مین اجناس خوردنی کیلئے میٹرک سسٹم کے اوزان و بٹے لازمی کر دیئے گئے اور ۱۸۹۲ء مین ہر ایک چیز کے وزن کیلئے اون کو لازمی کر دیا گیا لیکن اس حکم کی ابھی تعمیل نہین کرائی گئی ۔

ریاستہائے باجگذار

اول بلگیریا

حکمران شہزادہ ۔ فرڈینینڈ ڈیوک آف سکسنی ۔ پرنس آگسٹس مرحوم ڈیوک آف سکسنی اور شہزادی کلمنٹائین آف بوربون آرلینیز (دختر لوئیس فلپ مرحوم شاہ فرانس) کا سب سے چھوٹا بیٹا ۔ ۲۶ فروری ۱۸۶۱ء کو پیدا ہوا ۔ بلگیریا کی نیشنل اسمبلی (مجلس قومی) نے ۷ جولائی ۱۸۸۷ء کو اوسے باتفاق رائے بلگیریا کا شہزادہ منتخب کیا ۔ اور اوسنے شہزادہ الیگزینڈر کے بعد جسنے ۷ ستمبر ۱۸۸۶ء کو تخت چھوڑ دیا تھا ۔ ۱۴ ۔ اگست ۱۸۸۷ء کو عنانِ حکومت اپنے ہاتھ مین لی ۔ پرنس فرڈینینڈ (پاشا) کا انتخاب [۱] دولِ یوروپ اور باب عالی نے اب تک منظور نہین کیا ۔ ۲۰ جنوری ۱۸۹۳ء کو

---

[۱] فروری ۱۸۹۶ء مین باب عالی اور دول عظام نے اس انتخاب کو منظور کر لیا ۔ زیادہ تشریح کیلئے دیکھو واقعات اہم کا حاشیہ متعلق شہزادہ موصوف

پرنس الیگزینڈر صوبہ مشرقی رومیلیا کا بھی گورنر مقرر کیا گیا۔ جو صوبہ بہ طرح بلگیریا کے ساتھ ملحق ہو گیا تاہم دول نے اس الحاق کو ہنوز تسلیم نہین کیا۔

بتاریخ ۲۰۔ اپریل ۱۸۹۳ء فرڈنینڈ (پاشا) نے پارما کے ڈیوک رابرٹ کی بڑی لڑکی میری لوئیسا سے جو ۱۷ جنوری ۱۸۷۰ء کو پیدا ہوئی شادی کی۔ اولاد حسب ذیل ہے۔ (۱) شہزادہ بوریس ۳۰ جنوری ۱۸۹۴ء کو متولد ہوا۔ (۲) شہزادہ سیرل ۱۷ نومبر ۱۸۹۵ء کو پیدا ہوا۔

۱۸۷۹ء کی کانسٹی ٹیوشن (آئین) کے رو سے یہ قرار دیا گیا کہ "پرنس کو لازمی طور پر بالاستقلال ریاست مین رہایش پذیر ہونا پڑے گا" عدم موجودگی کی صورت مین وہ اپنا ایک قائمقام (ریجنٹ) مقرر کرے گا۔ جس کے اختیارات اور فرائض کی تشریح ایک خاص قانون کے ذریعہ کی جاویگی۔ خطاب شہزادگی موروثی ہے۔ کانسٹی ٹیوشن کی ۱۸۹۳ء والی ترمیمات سے بشرط ضرورت ریجنسی (قائمقامی۔ نیابت) کے قیام۔ انتظام اور اوس کے اختیارات وغیرہ کی توضیح کیگئی۔ اور ۱۸۹۳ء مین گرینڈ سوبرانجی (مجلس قومی) نے مزید ترمیم کر کے حکمران شہزادہ اور اوس کے ولی عہد کے لیے "رایل ہائی نس" کا خطاب منظور کیا۔ شہزادہ بدستور رومن کیتھولک مذہب کا پابند ہے۔ مگر اوس کا وارث ۱۴ فروری ۱۸۹۶ء کو آرتھوڈاکس گریک چرچ (ٹھیٹھ کلیسائی یونانی) مین داخل کیا گیا۔

آئین و حکومت

عہدنامہ برلن نے جسپر ۱۳ جولائی ۱۸۷۸ء کو دستخط ہوئے۔ ریاست بلگیریا کو قایم کیا۔ بروے دفعہ اول حکم دیا گیا کہ "بلگیریا کو ہز امپیریل مجیسٹی سلطان المعظم کے ماتحت خود حکومت کرنے والی باجگذار ریاست بنایا جاوے۔ اوسکی حکومت مسیحی ہوگی اور اپنا قومی ملیشیا (ملکی فوج) رکھے گی"۔

دفعہ سوم کا حکم یہ ہے "بلگیریا کے شہزادہ کو ریاست کی آبادی آزادی کیساتھ منتخب کرے گی۔ اور باجازت دول باب عالی اوسکو منظور کرے گا۔ یوروپ کی دول عظام کے حکمران خاندانون کا کوئی فرد بلگیریا کا شہزادہ منتخب نہین ہو سکے گا۔ عہدہ شہزادگی کے خالی ہونے پر نیا شہزادہ اونہی شرایط اور اونہی قواعد کی پابندی کیساتھ منتخب کیا جاوے گا"۔ ۱۳ جنوری ۱۸۸۶ء کو بلگیریا اور مشرقی رومیلیا ایک ہی گورنمنٹ کی ماتحت کر دیئے گئے۔

صوبہ مشرقی رومیلیا جو بلگیریا کے ساتھ ملحق ہونے کی تاریخ سے جنوبی بلگیریا بھی کہلاتا ہے۔ بروے

عہدنامہ برلن قایم کیا گیا تھا۔ اور اوس کو انتظامی خود مختاری عطا کرکے سلطان المعظم کے براہ راست پولیٹیکل (ملکی) اور جنگی آفت اثر مین رہنے دیا گیا تھا۔

دفعہ ۷ اسکے الفاظ یہ ہین "مشرقی رومیلیا کے گورنر جنرل کو منظوری دول ۵ برس کی میعاد کے لیئے باب عالی نامزد کیا کرے گا" ۱۸ ستمبر ۱۸۸۵ء کو بغاوت ہوکر موجودہ حکومت موقوف کردیگئی۔ گورنر کو معزول کرکے صوبہ سے نکال دیا گیا۔ اور صوبہ مشرقی رومیلیا کے بلگیریا کے ساتھ ملحق ہوجانے کا اعلان دے دیا گیا اسپر ۱۸۸۵ء کے آخری مہینون مین عہدنامہ برلن پر دستخط کرنے والی سلطنتون کے تمام مقامون کی ایک کانفرنس قسطنطنیہ مین منعقد ہوئی۔ اور سلطان المعظم نے بروے فرمان شہنشاہی مورخہ ۶ اپریل ۱۸۸۶ء صوبہ کی حالت مین مندرجہ ذیل تغیرون کو منظور فرمایا۔

(۱) مشرقی رومیلیا کی حکومت شہزادہ بلگیریا کی تحویل مین کردیجائے (۲) قرجالی اور ریجیس (رہوڈوپ) کے اضلاع جن مین مسلمانونکی آبادی زیادہ ہے باب عالی کو واپس دیدیئے جاوین۔ (۳) ہردو صوبونکی بنیادی قانون کو مقامی ضرورتون اور تقاضاے وقت کے مطابق ترمیم کرنے کیغرض سے پرتالنے کیلئے ایک کمیشن مقرر کیجائے۔ (۴) وہ کمیشن ساتھ ہی عثمانیہ خزانہ کے اغراض (مفاد) پر بھی غور کرے یعنی کہ باب عالی کو ہردو صوبون سے کسقدر رقم بطور خراج اور کسقدر رقم قومی قرضہ کے حصہ رسدی بابت وصول ہو۔ (۵) عہدنامہ برلن کی باقی شرایط قایم رہین

شرایط و احکام مندرجہ بالا کے مطابق ایک ترکی بلغاری کمیشن نے صوفیا مین اجلاس منعقد کرکے بنیادی قانون کی ترمیم اور خاصکر محاصل درآمد و برآمد اور خراج کے مسایل کا تصفیہ کرنا شروع کیا۔ مگر اس کمیشن کی کارروائی کا اون وقعات نے جن سے ۲۰ اگست ۱۸۸۶ء کی رات کو پرنس الیگزنڈر کو تخت سے معزول کردیا اچانک خاتمہ کردیا۔

یہ صوبہ اوس وقت سے سب طرح سے بلگیریا کا جزو اور صوفیا کی حکومت کے ماتحت ہے فلپ پولی (سابق دارالخلافہ مشرقی رومیلیا) اب فقط ایک ضلع کا صدر مقام ہے۔ اور دونون صوبون کا دارالریاست صوفیا ہی کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

۱۸۷۹ء کی کانسٹی ٹیوشن اور ۱۸۹۳ء مین جو اوسکی ترمیم ہوئی اوس کی روسے وضع قوانین کا اختیار ایک ہی چیمبر (سبنت) کو جو بلگیریا کی نیشنل اسمبلی (مجلس قومی) کہلاتا ہے۔ تفویض کیگئی۔ تمام بالغ مردون کو

اوس کے ممبرون کے انتخاب مین رائے دینے کا حق حاصل ہے۔ اور آبادی کے ہر بیس ہزار آدمیون کے پیچھے ایک ممبر منتخب ہوتا ہے۔ جو ممبر اوس شہر مین رہائش رکھتے ہون جہان اسمبلی اجلاس کرتی ہے اونکو بدوران اجلاس پندرہ فرنیک (بارہ شلنگ) یومیہ کے حساب سے اور دوسرے ممبرون کو ۲۰ فرنیک (۱۶ شلنگ) یومیہ اور سفر خرچ ملتا ہے۔ اسمبلی کی میعاد پانچ برس ہے مگر شہزادہ جس وقت چاہے اوس کو توڑ سکتا ہے اور اس صورت مین نیا انتخاب چار مہینون کے اندر ہوجانا لازمی ہے۔ اسمبلی نے ایک دوسرا چیمبر (سینیٹ) قائم کرنے کی تجویز کو ۱۸۹۳ء مین منظور کیا۔

عاملانہ اختیار زیر فرمان شہزادہ مندرجہ ذیل آٹھ وزراء کی کونسل کو حاصل ہے۔

(۱) وزیر صیغہ خارجیہ و عبادت عامہ

(۲)۔ وزیر صیغہ اندرونی۔

(۳) وزیر تعلیم عام

(۴)۔ وزیر مال۔

(۵)۔ وزیر مصلحت عامہ

(۶)۔ وزیر جنگ۔

(۷)۔ وزیر تجارت و زراعت

(۸)۔ وزیر تعمیرات عامہ ❖

رقبہ و آبادی بلگیریا خاص کی ریاست کا رقبہ اندازاً ۲۴۳۶۰۔ انگریزی مربع میل اور جنوبی بلگیریا (یعنی مشرقی رومیلیا) کا ۱۳۵۰۰ مربع میل ہے۔ یکم جنوری ۱۸۹۳ء کو جو مردم شماری کیگئی اوس مین کل ریاست کی آبادی ۳۳۰۹۸۱۶ متحقق ہوئی جن مین سے ۹۹۲۳۸۶ مشرقی رومیلیا کی آبادی تھی۔ بلگیریا کی ازسرنو ترتیب ہوکر اوس کو ۲۲ ضلعون مین تقسیم کیا گیا ہے جن مین ۶ مشرقی رومیلیا کے ہین ۱۸۹۳ء کی کل آبادی مین سے ۲۵۰۴۳۲۶ کس بلغر۔ ۵۶۵۷۲۸ ترک۔ ۵۸۰۱۸ یونانی۔ ۵۲۱۳۲ حبشی۔ ۲۷۵۳۱ یہودی۔ ۳۶۲۰ جرمنی اور ۶۲۱۳۷ روسی تھے۔ مذہب وار تفصیل یہ تھی:۔

۲۶۰۵۹۰۵ کس آرتھوڈاکس گریک چرچ جو سرکاری مذہب ہے۔ ۶۴۳۲۴۲ مسلمان۔ ۲۲۶۱۷ رومن کیتھولک

ریاست کا موجودہ صدر مقام صوفیہ ہے۔ اوسکی آبادی ۴۷ ہزار ہے۔

دوسرے بڑے بڑے شہر یہ ہین۔ فلپ پولی (رومیلیا کا صدر مقام) آبادی ۳۳۰۰۳ - وارنا آبادی ۱۵۶۵۹ تاتار بازارجیک - ۹۳۰۷۱ ستارا زاگورا - ۲۰۲۳۳ سلیونو - ۲۱۸۱۲ رسچک - ۲۳۵۱۷ شومالا - ۴۷۱۸۲ سسٹووا - ۱۲۴۸۲۲ پلیونا ۱۴۳۰۰۷ سلسٹریا ۱۴۱۱۴ - ٹرنووا (بلگیریا کا قدیم صدر مقام) ۱۱۳۱۴ - وٹیدن ۱۴۷۷۲ -

آبادی کا حصہ کثیر زراعت اور اپنے ریوڑون اور گلونکی پیداوار پر گذر کرتا ہے۔ سنہ ۱۸۹۳ء مین ۴۱۳۰۴ شادیان ہوئین ۱۴۱۳۲۰ پیدا اور ۹۲۱۰۰ فوت ہوئے یعنی پیدایش بہ نسبت اموات ۴۹۲۲۰ زیادہ رہی ◆

تعلیم سنہ ۱۸۹۱ء مین بلگیریا مین ۴۱۸۳ ابتدائی مکاتب تھے جن مین ۱۲۹۷۷۷ لڑکے اور ۲۲۰۶۲ لڑکیان زیر تعلیم تھین۔ سکول جانے کی عمر کے لڑکونکی تعداد ۵۹۲۷۵۲ - اور لڑکیون کی ۹۶۸۱۴۱ ہے۔ تعلیم کے سررشتہ کو سرکاری خزانہ سے ۲۰ لاکھ لیو (لیو = فرانک = ۹ شلنگ کے) کی امداد سالانہ ملتی ہے۔ تعلیم مفت ملتی ہے اور بنظاہر چار برس کی میعاد کیلئے کل پر لازمی ہے۔ آبادی کا تقریباً ۱۰ فیصدی حصہ لکھ یا پڑھ نہین سکتا۔

صوفیہ مین یونیورسٹی ہے۔ اور بڑے بڑے شہرون مین اعلے مدارس کے ساتھ ورزش گاہین بھی ہین جن مین سے چار لڑکیون کیلئے ہین۔ کئی ادنے درجہ کے درمیانی مدارس بھی ہین صوفیہ مین ایک پبلک لائبریری (کتب خانہ عام بھی ہے)۔ جہان کوئی فیس نہین لیجاتی۔

مالی حالت ۱۸۹۵ء کے بجٹ کی تخمینہ یہ تھے۔ آمدنی ۹۰۸۳۹۲۲۵ لیو خرچ ۹۴۳۰۹۶۹ لیو۔ آمدنی کی بڑی مدات یہ تھین۔ محاصل بالواسطہ (یعنے محصول آبکاری چنگی اسٹامپ وغیرہ یعنی ایسے محصول جن کا بوجہ رعایا پر براہ راست نہ پڑتا ہو) ۲۰۰۰ ۳۵۰۰ لیو۔ محاصل بلاواسطہ (مالگذاری اور اسی قسم کے دیگر ٹیکس ومحصول جنکا بوجہ رعایا پر براہ راست پڑتا ہو) ۴۵۳۱۰۰۰ لیو۔

خرچ کی بڑی مدین یہ تھین۔ محکمہ قرضہ قومی ۲۲۰۲۷۲۹۱ لیو۔ محکمہ مال وخزانہ ۲۶۰۲۵۵۵ لیو۔ محکمہ وزیر اندرونی ۹۶۰۲۰۸ تعلیم عامہ ۳۴۴۹۰۹۳ صیغہ جنگ ۲۲۴۷۰۰۸ لیو۔ قرضہ قومی ایک کروڑ لیو ہے اور اس کے علاوہ دیگر قرضے یہ ہین۔

چار کروڑ ساٹھ لاکھ لیو جو وارنا۔ رسچک ریلوے کو خرید کرنے کیلئے ۱۸۸۶ء مین لیا گیا۔ تین کروڑ لیو کا قرضہ جو ۱۸۸۹ء مین لیا گیا۔ اور چودہ کروڑ ۲۰ لاکھ لیو کا قرضہ جو ۱۸۹۲ء مین جاری کیا گیا۔ مگر اسمین سے ابھی تک صرف سات کروڑ بیس لاکھ لیو حاصل ہوئے ہین۔

سالانہ خراج اور ترکی قومی قرضہ کے اوس حصّہ رسدی کے متعلق جو بلگیریا کو ادا کرنا چاہیے۔ عہدنامہ برلن مین یہ قرار دیا گیا تھا کہ دستخط کنندہ سلطنتین دونون رقمونکی مقدار باہمی قرارداد سے معین کرینگی مگر اب تک کوئی رقم معین نہین کیگئی ۔

حفاظت

بلگیریا کی شمالی سرحد پر دریائے ڈنیوب ہے۔ جو سوائے مشرق یعنے صوبہ ڈوبرڈشا کی سرحد کے بلگیریا کو رومینیا سے جدا کرتا ہے۔ اِس سرحد پر وِڈین۔ رسچک اور سلسٹریا تین مشہور جنگی قلعے ہین۔ وارنا کا قلعہ بحیرہ اسود پر ہے۔ اور قلعہ شوملا بجانب غرب اندرونِ ملک مین۔ بلگیریا کے غرب و جنوب مین ٹرکی خاص واقعہ ہے ۔

فوجی خدمت لازمی ہے۔ ۱۸۸۵ء کی بغاوتِ فلپ پولی کے وقت سے مشرقی رومیلیا کی فوجین بھی بلگیریا کی فوجمین شامل ہوگئی ہین سو وقت کل فوجی طاقت حسب ذیل ہے :-

۲۴ رجمنٹین موج پیدل کی۔ ہر رجمنٹ تین پلٹنونکی۔ دو پلٹن صف آرا اور ایک پلٹن ڈپو یعنے ذخیرہ کا کام دینے والی)۔ ۴ رجمنٹین فوج سوار (ایک شہزادہ کا ذاتی باڈی گارڈ سوارون کا۔ ۲ رجمنٹین توپ خانہ کی۔ ہر رجمنٹ مین چار میدانی باتریان۔ اور ہر باتری مین بوقت صلح چار توپین۔ اور ایک سو بیس آدمی اور بوقت جنگ آٹھ توپین۔ دو ڈپو (گودام۔ ذخیرے) توپ خانہ کے اور ایک باتری قلعہ شکن توپون کی۔ ایک رجمنٹ انجنیرون کی جس مین تین پلٹنین ہین۔ اور ایک کمپنی قواعد سکھانے والونکی۔ بوقت صلح چھ رجمنٹین توپ خانہ میدانی کی ہر رجمنٹ مین ۶ باتریان اور فی باتری چار توپین اور ایک ڈویژن (دستہ) پہاڑی توپ خانہ کا۔ چھ ریزرو رجمنٹین یعنے بوقت صلح ۱۴۴ میدانی توپونکی ۳۶ باتریان اور بارہ کوہی توپون کے چھ ڈویژن۔ اور بوقت جنگ چھ رجمنٹین چھ چھ باتریونکی۔ فی باتری ۸ میدانی توپین۔ جملہ ۲۸۸ میدانی توپین اور چھ کوہی باتریان چھ چھ توپونکی یعنے جملہ ۳۶ کوہی توپین۔ فوج تین ڈویژنون پر منقسم ہے۔ ہر ایک ڈویژن مین دو بریگیڈ ہین پیدل فوج مینلیچر ریپٹنگ رائیفل سے مسلح ہے۔ بلگیریا کے پاس جہاز مندرجہ ذیل ہین :-

(۱) شہزادہ کی تفریحی کشتی موسومہ الیگزینڈر اول وزنی ۸ سو ٹن۔ (۲) دخانی جہاز موسومہ سجن وزنی چار سو ٹن۔ (۳) دخانی جہاز موسومہ کردم وزنی ۱۵۰ ٹن۔ (۴) دخانی جہاز موسومہ سمیون ویلکی وزنی چھ سو ٹن۔ انکے علاوہ سات بہت ہی چھوٹی چھوٹی دخانی کشتیان ہین۔ اور دریائے ڈنیوب کی حفاظت کے لیے دو زرہ پوش اگن بوٹ ہین۔

پیداوار و صنعت وحرفت

بڑی زرعتی پیداوار گندم ہے جو بمقدار کثیر باہر بھیجی جاتی ہر شراب۔ تنباکو اور ریشم بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور عطر گلاب بکثرت تیار کیا جاتا ہے سنہ ۱۹۰۲ء میں ۵۳۵۹۹۰۰۔ ایکڑ اراضی تردوی ۷۷۰۰۹۰۰۰۔ ایکڑ چراگاہ ۱۲۰۴۷۳۴۲۔ ایکڑ انگورستان۔ ۱۱۱۱۴۰۔ ایکڑ باغ وغیرہ اور ۲۹۱۱۰۰۳۔ ایکڑ جنگلات اور ایکڑ کے ذخیرے تھی۔ کل مزروعہ رقبہ ۹۷۷۰۰۰ ایکڑ۔ غیر مزروعہ مگر قابل زراعت (ممکن) رقبہ ۱۳۹۵۱۳۰۰۔ ایکڑ۔ اور ناقابل زراعت (غیر ممکن) ۱۰۹۱۵۰۰۱ ایکڑ ہے۔ مالکان اراضی کی تعداد تقریباً چار لاکھ ہے۔ اور غیر مالک دہقانی آبادی شمار میں تقریباً ۳۲۹۹۰۰ ہے۔ سنہ ۱۹۰۱ء میں بلگیریا میں ستر لاکھ ساٹھ ہزار تین سو بھیڑیں۔ ۱۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۵ سو بکریاں اور چار لاکھ ۴۱ ہزار ۸ سو [illegible] تھے۔

ریاست کی بڑی معدنی پیداوار میں لوہا اور کوئلہ ہیں۔ برغاس کی نصاب نمکین جھیلوں سے سنہ ۱۹۰۱ء میں ۲۵ ہزار ٹن نمک حاصل ہوا۔ تقریباً بیس اونی کارخانے جاری ہیں۔

تجارت

تجارت کی بڑی جنس گندم ہے۔ دوسری اجناس جو باہر جاتی ہیں یہ ہیں۔ اون چرم۔ گھی پنیر۔ کھالیں رسن اور لکڑی۔

درآمد زیادہ تر پارچات۔ لوہا اور کوئلہ کی ہے سنہ ۱۹۰۲ء میں کل ریاست میں ۹ کروڑ ۴ لاکھ ۷۰ ہزار نو سو لیو کا مال باہر سے آیا۔ اور نو کروڑ ۴۱ لاکھ ۳۴ ہزار ۶ سو ۳۵ لیو کا باہر گیا۔

مندرجہ ذیل جدول سے سنہ ۱۹۰۲ء میں مختلف ممالک سے جو تجارت ہوئی اوس کی مقدار معلوم ہو جاوے گی:-

نام ملک	مالیت مال تجارتی جو وہاں سے آیا	مال جو وہاں گیا	نام ملک	[illegible]	جو وہاں گیا
سلطنت متحدہ	۲۰۱۷۳۲۳۶ لیو	۱۲۳۰۲۷۶۵ لیو	بلجیم	۱۶۱۱۰۸۰ لیو	۳۲۵۲۳۰۹ لیو
آسٹریا	۳۵۱۰۵۷۸۵	۲۸۸۱۹۰۲	سوئٹزر لینڈ	۱۰۰۰۸۷۸	۳۹۲۹۳
ٹرکی	۱۲۷۸۵۹۰۷	۲۶۷۹۴۸۵۱	سربیا	۱۱۹۰۱۴	۱۳۲۱۲۳
فرانس	۳۷۴۰۴۶۴	۸۷۲۰۴۰۳	صوبجات متحدہ امریکہ	۲۰۰۳۳۵	-
روس	۴۹۰۶۰۲۲	۴۲۹۲۳	یونان	۵۳۵۳۲۲	۱۶۵۶۸۲
جرمنی	۲۰۹۶۵۵۳	۱۱۹۵۱۹۶۰	دیگر ممالک	۲۱۲۹۵۶	۵۲۹۰۷۱۱

نام ملک	مالیت مال تجارتی جو وہان سے آیا	مال جو وہان گیا	نام ملک	مالیت مال تجارتی جو وہان سے آیا	مال جو وہان گیا
رومینیا	لیو ۱۸۲۸۲۹۶	لیو ۷۲۷۳۷۴	میزان	لیو ۹۹۲۲۹۱۹۳	لیو ۷۲۸۵۰۷۷۵
اٹلی	۲۶۹۴۶۴۵	۵۴۸۳۹۹	-	-	-

۱۸۹۴ء مین درآمد کی بڑی اجناس یہ تھین:-

پارچات ۵۷۹۹۳۰۳۳ لیو کے - نوآبادیہائے کی اجناس ۰۰ ۸۳۲۴۲۱۰ لیو کی - دہاتین ۲۲۲۶۲۵ لیو کی - مشینری ۸۵ لاکھ ۱۴ ہزار آٹھ سو لیو کی - رنگا ہوا چمڑا ۵۵۶۲۱۰۰ - اسباب آرایشی و لکڑی کا ۵۲ لاکھ ۴۴ ہزار ایک سو لیو کا - اجناس برآمد مین سب سے زیادہ مالیت گندم کی تھی جو ۵۸۱۳۰۰۰ لیو کی انگلستان جرمنی فرانس اور ٹرکی کو گئی - مویشی ۶۱۲۷۴۵۰ لیو کے گئے -

انگلستان کی مجلس تجارت کے نقشون کی رو سے ۱۸۹۴ء مین ۲۶۱۰۲ پونڈ کا مال بلگیریا سے برطانیہ کلان مین آیا - اور ۲۱۵۰۷۲۱ پونڈ کا برطانیہ کلان سے وہان گیا - برطانیہ کلان مین درآمد زیادہ ان اشیا کی ہوئی مکی ۱۰۵۰۰۵ پونڈ کی اور جو ۱۸۱۵۶ پونڈ کے اور وہان سے بلگیریا کو نسبتاً زیادہ تر یہ چیزین گئین سوتی پارچات ۹۲۳۱۶ پونڈ کے - لوہا تانبا اور ٹین ۸۸۴۴۴ پونڈ کی -

جہازات و جہازرانی

بندرگاہ وارنا مین ۱۸۹۴ء مین ۲۸۴۶ جہاز وزنی ۴۴۴۸۸۳ ٹن (جن مین سے ۱۹ جہاز وزنی ۹۸۳۰ ۱۱ ٹن انگریزی تھے) داخل ہوئے اور اسی قدر وہان سے روانہ ہوئے بندرگاہ برغاس مین ۹۰۵ جہاز وزنی ۴۹۱۵۹ ٹن (جن مین سے ۳۴ جہاز وزنی ۱۷۵۸۶ ٹن انگریزی تھے) داخل ہوئے -

بلگیریا اور مشرقی رومیلیا مین ۱۸۹۵ء مین ۵۰۲ میل ریلوے جاری تھی جن مین سے ۳۱۲ میل بلگیریا خاص مین تھے - ریلوے لائنین اس طرح سے تیار کیگئی ہین کہ صوفیا کو ایک طرف تو قسطنطنیہ سے ملا دیا گیا ہے - اور دوسری طرف بلگریڈ اور یوروپ کے عام سلسلہ ریلوے سے ۱۸۹۲ء مین دونون صوبون مین سرکاری سلسلہ تار برقی کا طول ۳۵۹۲ میل اور تار گھر ۱۴۷ تھے - جہان سے ۱۰۵۶۶۱ پیغام روانہ کیے گئے ۱۸۹۳ء مین ۲۳ ڈاکخانے تھے جنہون نے ۴۷۷۴۰۲۱۹ خطوط اور اخبارات وغیرہ روانہ اور تقسیم کیے - محکمہ تار و ڈاک خانہ سے ۱۸۹۳ء مین ۸۵۹۷ پونڈ آمدنی اور ۳۰۱۳۱۰ پونڈ خرچ ہوا -

سکے اور ساکھ بلگیریا مین ایک نیشنل بنک ہی جس کا صدر مقام صوفیا مین ہے اور فلپ پولی رسچک اور وارنا مین اوسکی شاخین ہین۔ اوس کا سرمایہ چار لاکھ پونڈ ہے جو سرکاری خزانہ سے بہم پہونچایا گیا ہے تیس ہزار پونڈ۔ اوس کا ریزرو فنڈ ہے اور سولہ ہزار پونڈ کی مالیت کے اوس کے نوٹ چلتے ہین۔

عثمانیہ بنک کی ایک شاخ فلپ پولی مین ہے اور ہر ایک ضلع مین گورنمنٹ کے زیر اہتمام ایک ایک زراعتی بنک ہی۔ عام سکّے یہ مروج ہین۔ سفید تانبا اور ریتیل کے سٹوٹنکی جو امریکن سٹیم (ڈالر کا سوان حصّہ) کے برابر ہین۔ چاندی کے سکّے یہ ہین ½ - ۱ - ۲ - اور ۵ لیو۔ لیو ایک فرانک کے برابر ہے نیشنل بنک کے نوٹ مساوی قیمت پر چلتے ہین۔

صوفیا مین انگریزی ایجنٹ اور قونصل جنرل مسٹر ایف۔ ای۔ ایچ ایلیٹ ہی۔ اور اس کے علاوہ صوفیا۔ فلپ پولی۔ رسچک اور وارنا مین نائب قونصل بھی ہین ٭

دوسری باجگذار ریاست

جزیرہ سموس یہ جزیرہ ایشیاء کوچک کے ساحل کے قریب ہی۔ ۱۱ دسمبر ۱۸۳۲ء کو اوسے روس۔ فرانس اور برطانیہ کلان کی زیر ضمانت ٹرکی کے ماتحت ایک ریاست بنایا گیا اس کا رقبہ ۱۸۰ مربع میل اور آبادی (۱۹۰۲ء کی مردم شماری کے مطابق) ۶۶۸۶۴ ہے۔ انکی علاوہ اس جزیرہ کے ۱۳۵۰۰ باشندے ایشیاء کوچک کے ساحل پر آباد ہین۔ اجنبیون کا شمارہ ۴۱۰ ہے جن مین سی ۵۶۵ یونانی ہین ۱۹۰۳ء مین یہان ۴۲۶ شادیان ہوئین۔ ۱۵۷۷ پیدا ہوے اور ۱۲۴۲ آدمی مرے۔

سوائے ۶۳۰ آدمیونکی کل باشندون کا مذہب گریک آرتھوڈاکس ہی۔

۹۵-۱۹۰۴ء کی آمدنی کا اندازہ ۲۹۹۰۲۳ پیاسٹر اور خرچ کا بھی اسیقدر لگایا گیا۔ اس ریاست کے ذمہ کوئی قومی قرضہ نہین۔

۱۹۰۳ء مین یہان سی ۱۰۹۵۴۳۶۲ پیاسٹر کا مال گیا۔ اور ۳۵۹۷۱۵۹ پیاسٹر کا آیا۔ بڑی اجناس آمد یہ تھین شراب ۴۲۵۷۶۳۴۱ پیاسٹر کی انگور ۷۹۶۵۹۱۸ پیاسٹر کے۔ کھالین یعنے کچا چمڑا ۱۲۵۱۴ ۱۴۳۱ پیاسٹر کا تیل ۱۴۲۳۰۸ پیاسٹر کا۔ درآمد کی بڑی اجناس یہ تھین۔ اسپرٹ (روح شراب) ۷۴۱۳۰۹۳ پیاسٹر کی گئی

۳۷۳۳۲۶۳پیاسترکی۔ زربعنت ۵۶۴۷۵۱پیاسترکی۔

۱۸۹۴ء مین ۳۳۲۴ جہاز۔ ۲۰۹۵۷۵ ٹن کے بندرگاہ مین داخل اور وہان سے روانہ ہوئے۔ ان مین سے ۱۴۱۰ جہاز ۳۰۰۹۲ ٹن کے انگریزی تھے۔ اہالیان جزیرہ ۴۲۳ جہازون کے مالک ہین جن کا وزن ۳۱۲۸۷ ٹن ہے۔

۱۸۹۴ء مین ۱۲۴۲ خطوط اور ۷۳۹۳۴ مطبوعہ کاغذ ڈاک خانہ سے گذرے پیغامات تارکی تعداد ۹۴۲۷ تھی۔

سفرائے و قونصلین

۱۔ ٹرکی کے برطانیہ کلان مین

سفیر قسطاقی آفندی انتھوپولوس (عیسائی)۔
مشیر سفارت ۔ مارل بے۔

سیکرٹری ۔ رفعت بے۔

بحری اٹاچی ۔ کمانڈر غالب بے۔

قونصل جنرل ۔ فریداللہ آفندی

مقامات مندرجہ ذیل مین ترکی قونصل جنرل مامور ہین۔ لورپول۔ بمبئی۔ کیپ آف گڈ ہوپ۔ مالٹا۔

مندرجہ ذیل مقامات مین قونصل یا نائب قونصل تعین ہین۔ برمنگھم۔ ڈبلن۔ جرسی۔ نیوکیسل آن ٹاین۔ کولمبو (واقع سیلون)۔ جبرالٹر۔ سینٹ لوئیس۔ (واقعہ جزیرہ مارلیشس) پاینٹ ڈی گیل۔ کارڈف۔ گلاسگو۔ سارٹل پول۔ ہل۔ لیتھ۔ مانچسٹر۔ سوتھمپٹن۔ سنڈرلینڈ۔ سوینسی۔ کراچی و مدراس۔

۲۔ برطانیہ کلان کے ٹرکی مین

سفیر۔ رائیٹ آنریبل سر فلپ۔ ایچ ڈبلیو کری جی سی بی جو ۱۸۹۰ء سے محکمہ خارجیہ کا مستقل نائب وزیر تھا۔ جنوری ۱۸۹۴ء مین سفیر ٹرکی مقرر ہوا۔

سیکرٹری ۔ آنریبل۔ ایم۔ ایچ ہربرٹ۔ (یہ اٹلی کو تبدیل ہو گیا ہے ۔ مولف)۔

جنگی اٹاچی ۔ کرنیل ایچ سی چرمسائڈ سی بی سی ایم جی۔

تجارتی سیکرٹری (برائے ایشیائی ٹرکی) ایڈورڈ فٹز جیرلڈ لا۔

تجارتی اٹاچی اور قونصل۔ ڈبلیو ایچ رینج سی ایم جی سنہ ۱۹۰۷ء مین فوت ہوگیا ہے مولف۔

مندرجہ ذیل مقامات مین انگریزی قونصل جنرل مامور ہین۔ بغداد۔ بیروت۔ بوسنا سرای۔ سالونیکا۔ سمرنا۔ ٹریپولی۔

ان مقامات مین قونصل یا نایب قونصل تعین ہین۔ بنغازی (واقعہ ٹریپولی) ایڈریانوپل بصرہ دمشق (جزیرہ) کریٹ۔ جدہ۔ یروشلیم۔ ارض روم۔ سموس۔ طرابزون۔ بروصہ۔ ڈارڈنیلز۔ گیلی پولی۔ سقوطرا۔ اوانا۔ انطاکیہ۔ کینڈیا (واقعہ جزیرہ کریٹ) وان۔ رہوڈس۔ سکالانوا۔ واخرپوت۔ ملیوس مناسطر۔ دیاربکر۔

تیسری باجگذار ریاست

مصر[۱] حکمران خدیو عباس حلمی پاشا۔ پسر محمد توفیق پاشا مرحوم۔ ۱۴ جولائی سنہ ۱۸۷۴ء کو پیدا ہوا، جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو اپنے باپ کی وفات پر تخت نشین ہوا۔ پرنسس اقبال خانم سے شادی کی

---

[۱] انگریزی قبضہ مصر کو وہان کی عام رعایا جس نگاہ سے دیکھتی ہے وہ مضمون مندرجہ ذیل سے معلوم ہوجایگا۔

انگریزی قبضہ مصر کے مسئلہ پر ہم کئی دفعہ بالتفصیل بحث کرکے یہ ظاہر کرچکے ہین کہ معاملات خارجیہ مین انگلستان کو جو مشکلات حادث ہو رہی ہین یا جن کے پیش آنے کا قوی احتمال ہے اون کے زیادہ حصہ کا باعث یہی قبضہ مصر ہے ٹرکی کو اس ناجایز غصب نے سخت برافروختہ کر رکھا ہے۔ اور روس۔ فرانس وجرمنی وغیرہ کو بھی جنہین انگلستان کے مقبوضات مین ہر روز وسعت پیدا ہوتے جانا ہرگز مرغوب نہین انگلستان کے برخلاف جب چاہین خطرناک اتفاق کرنیکا موقعہ اور بہانہ دیدیا ہوا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہین کہ انگلستان بھی اس معاملہ سے دول یوروپ کی توجہ کو ہٹائے رکھنے کیلئے کچھ کم تدبر وحسن لیاقت ظاہر نہین کر رہا ٹرکی مین آئے دن جھگڑے پیدا کرتے رہنے کا بڑا مدعا یہی ہے جس مدعا کی کامیابی مین سلطنت عثمانیہ کی عیسائی رعایا کی بعض بکھرام جماعتین اوس کو کافی مدد دیتی رہتی ہین۔ مگر بکرے کی مان کب تک خیر منائے گی۔ اگر انگریزون نے مصر کو نہ چھوڑا تو آخر ایک دن یہ خوفناک واقعہ پیش آرہے گا۔ اس امر کو چند مرتبہ شرح وبسط کے ساتھ بتایا جاچکا ہے کہ اعلیٰ حضرت باوجود طاقت وقابلیت رکھنے کے انگریزون کو کیون نہین مصر سے جبراً نکالدیتے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)۔

جس کے بطن سے ۱۲ فروری ۱۸۹۵ء کو شہزادی امینہ خانم متولد ہوئی۔ خدیو کا ایک چھوٹا بھائی محمد علی ہے جو
۲۸ اکتوبر ۱۸۷۵ء کو پیدا ہوا۔ اور دو بہنین ہین خدیجہ خانم ۲ مئی ۱۸۷۹ء کو پیدا ہوئین۔ اور نعمت خانم
۱۰ نومبر ۱۸۸۱ء کو۔

اوس کا اعادہ نامناسب ہی اور جو لوگ آجکل کے تعلقات بین الاقوام اور ملکی تدبیرون اور چالون کو سمجھتے ہین۔ وہ بخوبی جانتے
ہین کہ دول یوروپ کا یکبیک متفق ہو کر انگریزون کو مصر سے نکالنے کیلیے کمربستہ ہو جانا امر غیر اغلب ہی۔ اس مواد کے پکنے
کیلیے کچھ عرصہ چاہیے جس کیلیے کل سامان بتدریج مہیا ہو رہے ہین۔ جب تک یہ مواد پختہ ہو ہم اس بحث کو ختم کر کے معاملہ کے دوسرے
رخ کو جسپر اب تک کچھ تحریر نہین ہوا لیتے ہین۔

یوروپین اقوام کو بالعموم اور انگریزی اقوام کو بالخصوص جہان خداوند کریم نے اور قابلیتین اور اوصاف عطا کر رکھے
ہین۔ اونکے ساتھ ایک یہ خاص وصف بھی دیرکھا ہے کہ وہ اپنے افعال کو جو از سرتاپا خود غرضی اور ذاتی منفعت پر مبنی ہون
کمال جسارت سے خالص بے غرضانہ ظاہر کرتے اور ظاہر کرنے مین اصرار کرنے کی قابلیت رکھتے ہین۔ اینگلو انڈین پارٹی کو جانے
دو۔ اس جماعت کے افراد سے شاید ہندوستان کی کم بختی آب و ہوا نے اس وصف کو کسی قدر زایل کر دیا ہے کہ اون مین
سے اکثر یہ کہنے سے دریغ نہین کرتے کہ ہمنے ہندوستان کو بزور شمشیر فتح کیا ہے۔ اور بزور شمشیر اسپر حکمران اور قابض ہین لیکن
انگلستان کے رہنے والون سے پوچھو تو سو مین سے نوے لاریب یہ جواب دینگے کہ ہم محض ہندیون کے فایدہ اور اون کو تہذیب
و آدمیت سکھانے کیلیے ہندوستان پر قابض ہین۔ ہندوستانی آج خود حکومت کرنیکے قابل ہو جائین تو ہم ابھی ہندوستان
سے چلے آتے ہین۔ ہماری کوئی ذاتی غرض اس قبضہ سے وابستہ نہین ہے۔ کوئی ان بزرگوارون سے جو یا تو خود بڑے سادہ لوح
ہین یا مخاطبین کو نرے بیوقوف سمجھتے ہین یہ پوچھے کہ جب کوئی قوم اس قابل ہو جاتی ہے تو وہ دوسری قوم کو اپنے پر حکومت
کب کرنے دیتی ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ ہندوستان کی قدرتی صحیح اور ہندوستانیون کی فطرت ہی کچھ ایسی واقعہ ہوئی ہے
کہ ایسا نامراد وقت جس مین ہندوستان انگریزی پر امن حکومت کے فیض و برکت سے محروم ہوسکے کبھی نہین آنے کا۔ خیر یہ تو
جملہ معترضہ تھا۔ مصر بھی بظاہر یہی کہا جاتا ہے کہ ہم فقط مصر اور مصریون کے مفاد کیلیے قابض ہین۔ دلون کا بھید جاننے
والا خدا ہے۔ انسان صرف ظاہر پر حکم لگا سکتا ہے۔ ممکن ہے انگریزون کی اس قبضہ سے نیت کچھ اور ہو مگر ہم صرف
اون کے زبانی اظہار کو معرض بحث مین لانیکے مجاز ہین۔ اور اوسی کی نسبت یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ کہانتک درست ہی یا غلط۔
انگریز اپنے دعوے کی تایید مین اور اون کے مخالفین فرانس و جرمنی اوسکی تکذیب مین بہت سے ثبوت پیش کرتے ہین۔ یہ دونو
فریق اہل الغرض ہین۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

۱۵ جولائی ۱۸۹۶ء مین خدیو کے ہان ایک اور لڑکی متولد ہوئی ہے +

مصر کا موجودہ حکمران محمد علی کے خاندان کا ساتوان فرمانرواء ہے۔ محمد علی سنہ ۱۸۰۵ء مین مصر کا گورنر مقرر کیا گیا۔ اور سنہ ۱۸۱۱ء مین اوسنے جنگی قوت سے اپنے تئین ملک کا مطلق العنان حاکم بنا لیا۔ سلطان محمود ثانی کے زمانہ مین اوسکی یہ روش رہی کہ کبھی سلطان کا تابع فرمانروا رہا۔ اور کبھی باغی ہو گیا حتی کہ

ہمارے خیال مین خود مصریون کی شہادت سے بڑھکر کوئی دوسری شہادت اسبارہ مین معتبر نہین ہوسکتی۔ ہم اوس کو ذیل مین درج کئے دیتے ہین۔ ناظرین اوس کو پڑھکر خود فیصلہ کرین گے کہ انگریز اپنے دعویٰ مین کہانتک سچے ہین۔ برلن کا اخبار دی پوسٹ مورخہ ۱۴ و ۱۶۔ اکتوبر ایک مصری شاہد کا بیان معہ ضروری تمہید کے حسب ذیل لکھتا ہے:۔

"مصطفیٰ کامل مصری برلن مین وارد ہوا ہے۔ یہ نام ہمارے اخبار کے ناظرین سے پوشیدہ نہین ہم اوسکی پولیٹکل (سیاسیہ) رسالون کا جو اوس نے اپنے وطن مصر سے شائع کئے ہین پہلے ذکر کر چکے ہین۔ آج (۱۴۔ اکتوبر) ہمارا زمانہ نگار اوس سے ملنے گیا۔ اور عرصہ تک اوس سے گفتگو کرتا رہا۔ اس گفتگو مین جو رائین اوسنے بالا ذیل کے استقبال کے متعلق ظاہر کین اون سے پایا جاتا ہے کہ یہ شخص کو اپنے وطن سے صادق محبت ہے۔ اس لئے ہم مکالمہ مذکور کا کچھ حصہ کسی آیندہ پرچہ مین شائع کرین گے"۔ وہ حصہ بعنوان مصر و انگلینڈ ۱۶۔ اکتوبر کے پرچہ مین حسب ذیل درج ہین:۔

"یہ پوشیدہ نہین ہے کہ مسئلہ مصر کا تصفیہ جرمنی کیلئے نہایت ضروری اور فایدہ بخش ہے۔ کیونکہ افریقہ مین ہماری نو آبادیان قایم اور مشرق مین ہماری تجارت کے وسیع ہو جانے سے نہر سویز کا معاملہ ہمارے لئے مہتم بالشان ہو گیا ہے اور ہمارے لئے یہ نہایت ضروری ہو گیا ہے کہ یہ تری کا رستہ آزاد رہے۔ مگر اس مین کوئی شک نہین کہ انگلستان ایکدن وادی نیل کے مالک ہونیکی سعی کرے گا جس کی مراد دوسرے لفظون مین نہر سویز کی ملکیت ہوگی۔ اسی سبب سے ہم آج مصر پر قبضہ انگریزی کے مسئلہ مین مصروف ہوکر اپنے نفس سے یہ سوال کر رہی ہے۔ کیا تو اس قبضہ پر راضی ہے اور اس کو مدت مدید تک ذلت و خواری کے ساتھ برداشت کرے گا یا اوسکی غلامی کے رشتہ سے آزاد ہونا ہے؟

"یہ طبعی امر تھا کہ وہ تمام لوگ جو اپنے وطن کی موجودہ حالت کو دیکھکر کڑھ رہے تھے۔ دول یوروپ کو اپنی امداد پر آمادہ کر کے اون سے اپنے وطن کی آزادی کی کوشش کرانے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ محب وطن مصریون نے تخلیہ مصر کے متعلق رسالہ اور پمفلٹ شائع کر کے اقطاع یوروپ مین اپنے خیالات اور ترددات کو مشتہر کر دیا۔ دو مہینے ہوئے ہین کہ ہمنے اسی مسئلہ کے متعلق دو بے نظیر رسالون کا ذکر کیا تھا کہ مشہور مصری نوجوان مصطفیٰ کامل کے قلم سے نکلے ہین جسنے اپنی زندگی اور عمر کا حصہ گرانمایہ اپنے وطن کی خلاصی اور اپنے ملک کو آزاد کرانے پر وقف کر دیا۔

"وہ اپنے کام کی تکمیل کیلئے یوروپ مین سفر کر رہا ہے۔ چنانچہ برلن مین بھی یہان کے ارباب قلم اور مدیرین کو (باقی آگے صفحہ)

آخرکار کھلم کھلا بغاوت کر دی جس کا خاتمہ سنہ ۱۸۴۰ء مین سلطان عبد المجید کے زمانہ مین اسطرحسے ہوا کہ سلطان نے یوروپ کی پانچ دول عظام کی زیر ضمانت ۱۳ فروری سنہ ۱۸۴۱ء کو شہنشاہی خط ہمایون صادر فرما کر محمد علی

مصر کی حالت موجودہ سے واقف کرکے انگریزون کو مصر سے خارج کرنے کی ضرورت کا یقین دلانے کے لئے آیا ہے اور وہ دیگر دار الخلافون اور شہرون مین بھی ایسا کر چکا ہے۔

ہمکو یقین ہے کہ ہمارے ناظرین آزادی مصر کے مسئلہ کے متعلق اس محب وطن مصری کی رائے معلوم کرکے بہت استفادہ حاصل کرین گے یہ مسئلہ ایسا ہے کہ وادی نیل اس مین سے عنقریب حیات تازہ کی جدید فاخرہ پوشاک پہنکر آمد ہوگی اور کل جہان کی توجہ عنقریب اوسپر مبذول ہوگی۔

آج ہم مصطفے کامل اور اپنے نامہ نگار کا مکالمہ درج کرتے ہین۔ وہ لکھتا ہے کہ ہم لوگون کے دلون مین یہ خیال پختگی سے بیٹھا ہوا ہے کہ حامیان آزادی مصلحین مذاہب اور ایسے اغراض کبیرہ کے حصول مین سعی کرنے والے جیسی کہ مصریون کی غرض ہے بزرگان کہن سال ہوتے ہین۔ بنابرین جب مین نے مصطفے کامل مصری کو جو اغیار کے زنجیر غلامی سے اپنے ملک کو آزاد کرانیکے لئے یوروپ مین سیاحت کر رہا ہے نوعمر جوان پایا تو حیرت زدہ رہگیا لیکن اوس کے پاس چند لحظے بیٹھنے سے ہی مجکو یہ بھول گیا کہ مین ایک جوان کے پاس بیٹھا ہوا ہون بلکہ یہ سمجھنے لگ گیا کہ مین ایک معمر پیر مرد سے گفتگو کر رہا ہون جس کو تجارب دنیا اور عمر رسانے آزمودہ کار بنادیا ہوا ہے۔ کیونکہ اوس کے ایک ایک لفظ مین حب وطن کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے عجیب وغریب استقلال اوسکی بات سے ٹپکتا ہے۔ اور اوسکی آنکھونکی چمک بتا دیتی ہے کہ وہ اپنے ارادہ پر راسخ القدم ہے۔ مین نے اوس سے پہلا سوال یہ کیا کہ کس پولٹیکل جماعت نے تمھے برلن آنے پر مامور کیا ہے؟ انھون جواب دیا۔ میرے ملک کی فرائض اور میرے نفس نے۔ کیونکہ جب مین نے اپنے ملک کی دردناک حالت کو دیکھا اور میرے نفس نے مجکو ہوشیار کیا کہ میرے آباو اجداد کے وطن مالوفہ کے بچے بچے حقوق ہین تو اپنے دوستون کے صلاح ومشورہ کے بعد مین نے یوروپ کو آنا ضروری سمجھا۔ مجھے یہ کام اختیار کئے تقریباً دو برس ہوگئے ہین۔ مین انگریزون کے قبضہ کے برخلاف جو صریح ظلمی سعا ہون اور باصراحت وعلانیہ حلفی اقرارون کے باوجود ہمارے ملک پر قابض ہین۔ فریاد کرنے مین مصروف ہون اور جہان کہین مین گیا ہون عدل کے طرف اہل ون نے میری تائید کی ہے اور خدا کا شکر ہے کہ یہی لوگون کی یوروپ مین کمی نہین ہے۔ میری فریاد خواہ اب موثر ہو یا دیر بعد یا اس کا اثر میرے مرنیکے بعد ہو مین جب تک زندہ ہون اپنے وطن کے حقوق ادا کرتا رہونگا۔ اور ہر ایک قوم کے آزادی پسند صاحب ضمیر کے پاس مصر کو آزادی دلانے کیلئے کارروائی کرنے کے واسطے فریاد لیکے جاؤنگا۔ (باقی اگلے صفحہ پر)۔

مصر کا مستقل والی تسلیم کر لیا۔ اور مصر کی حکومت اوس کے خاندان کو ہمیشہ کیلئے عطا کر کے وراثت تخت کے لیئے وہی قانون اور قواعد مقرر کیئے جو تخت قسطنطنیہ کے واسطے مقرر ہین۔ اسمٰعیل پاشا مرحوم سے پہلے حکمران

دوسرا سوال۔ کیا انگریزون پر مصریون کو اعتبار نہین رہا۔ اور تمکو نا امیدی ہوگئی ہے کہ وہ ایفائے وعدہ نہین کرین گے؟

جواب :- بیشک مصریون کو انگریزون پر اعتبار نہین رہا اور ہم سب کو یقین ہوگیا ہے کہ انگریز بر مرضی خود کسی دن بھی اپنے وعدون کو پورا نہین کرینگے۔ اوایل قبضہ مین مصریون کو انگریزون پر بڑا اعتبار تہا۔ ہمکو یہ گمان تک نہین ہوسکتا تہا کہ انگریزون جیسی مہذب اور بزرگ قوم کے لوگ کبھی نقض وعدہ کرین گے اونہی عزت اور دیگر اقوام کی عزت کو بھی چپٹ کر جائین گے۔ اور اونکی عزتون کو مایہ تجارت بنائین گے یہ لوگ جو مصر مین امن قایم کرنے اور مدت قلیل کے بعد واپس چلے جانیکے لیئے داخل ہوئے تھے اب اپنے تئین نیل کے محافظ پکارتے ہین۔

انگریزون کے ہماری نسبت جو کچھ برے ارادے ہین وہ صاف ظاہر ہین حتیٰ کہ لبرل لوگ بھی جو بظاہر کہتے ہین کہ وہ تخلیہ کے معاملہ مین حیثیت نیت رکہتے ہین۔ مسٹر گلیڈسٹون نے پچھلے برس مجھے لکھا تہا کہ کئی برس ہوئے تخلیہ مصر کا وقت پہنچ گیا تھا یعنی کہ اس وقت انگریزون کو مصر کا خالی کر دینا واجب تھا۔ اور اب بھی ہے۔ ایسا تسلی بخش جواب پاکر مین نے مسٹر مارلی کو دوبارہ لکھا کہ آپ مسئلہ پر تقریر کر کے گورنمنٹ کو ایفاء وعدہ کی تحریک کیجیو۔ اور گورنمنٹ ٹرکی کو فقط ایسے عہود کے ایفا پر جو اوس کے بعد اوسکی رعایا کے درمیان ہین مجبور کرنے کی نصیحت کرنے سے پہلے خود اوس کو ایفائے معاہدات کی نصیحت کی جائے۔ مجھے تو اب بھی کہ مسٹر موصوف میری درخواست کو قبول کرین گے۔ مگر وہ یہ جواب دیتے ہین کہ مین اس وقت ایک عام حیثیت کا شخص ہون۔ مجھے مسئلہ مصر مین دخل دینا مناسب نہین مسئلہ آرمینیا مین دخل دینے کے لیئے۔ اور وہ بھی بلا ضرورت۔ یہ سب عذر غایب ہوگئے پس جب اون لوگون کا یہ حال ہے جو تخلیہ مصر کی ضرورت کے قایل ہین تو دوسرے انگریزونکی نیت خود بخود معلوم ہوسکتی ہے!!

تیسرا سوال۔ کیا خدیو بھی انگریزونکی نسبت ایسا ہی خیال رکھتے ہین جیسا کہ اونکی قوم؟

جواب :- بیشک خدیو حب وطن مین کسی مصری سے کم نہین۔ وہ جب سے مسند نشین ہوئے ہین اونکے خیالات ظاہر کر رہے ہین کہ وہ اس قبضہ سے سخت ناراض ہین۔ اور اسی دن سے محب وطن جماعت کو تقویت و طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے جو لوگ اونکے اخلاق و صفات سے واقف ہین وہ جانتے ہین کہ اونکی خاموشی ضعف یا ترک حقوق کی وجہ سے نہین ہے بلکہ یہ کہ وہ صابر ہین اور فرصت موقعہ کے منتظر ہین۔ اون کو اپنے خاندان کی تاریخ بخوبی یاد ہے اور اونکو معلوم ہے

۱۹۰۸۵

ولی ہی کہلاتے تھے مگر شاہی فرمان مورخہ ۸ مئی ۱۸۶۶ء کی رو سے ولی کی جگہ خدیو المصر کا خطاب عطا کیا گیا اور اوسی فرمان کی رو سے مصر کا خراج تین لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ سالانہ کی جگہ ۷ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ ہو کر تخت مصر کی

کہ اس عیسوی صدی کے شروع مین جب انگریزون نے اون کے جد امجد محمد علی پاشا سے مصر لینا چاہا تھا تو اوس نے اون کو مار کر باہر نکال دیا تھا۔ عباس پاشا بھی اس عزت کے حصول کے لیئے بیتاب ہو رہا ہے اور وہ اپنے حقوق کی محافظت کے مقابلہ مین جب کہ یہ محافظت حقوق محبت امت اور شرف خاندانی سے بھی مرتبط ہی جان کی کوئی حقیقت نہین سمجھتے

چوتھا سوال۔ کیا انگریزون سی مصریون کو جو نفرت ہے وہ سب یورپین لوگون کیطرف سی بھی ہی جو مصر مین مقیم ہین؟۔

جواب نہین! محمد علی پاشا کے وقت سی مصری اور یورپین لوگون مین کمال اتحاد اور موافقت رہی ہے اور قبضہ انگریزی کے بعد تو ہم دونو کی اغراض انگریزون کے برخلاف اور زیادہ متحد ہو گئی ہین۔ ہان اگر یورپ نے ہماری داد رسی نہ کی اور مسئلہ مصر کا تصفیہ مدت مدید تک نہ کیا گیا تو ہم لوگ خیال کرنے لگ جاوینگے کہ کل یورپ اس قبضہ سی راضی ہے اور وہ کل مسلمانون سی مذہبی بغض رکھتا ہی۔ اس وقت البتہ مصری یورپین لوگون سی بھی متنفر ہو جائینگے۔''

برلن سے روانہ ہو کر ۱۹۔ اکتوبر کو مصطفی کامل وائنا پہونچے۔ اور اکثر اکابر دولت اور معزز اخبارات کے رپورٹرون سے ملاقات کی۔ بارن شلونکی دارالامراء کے پریسیڈنٹ اور شہنشاہ آسٹریا کے مشیر خاص نے اون سی خاص طور پر ملاقات کی وائنا کا سربرآوردہ اخبار نیوفرئی پریسی مورخہ ۲۲۔ اکتوبر اپنے محرر اور مصطفی کامل کا حسب ذیل مکالمہ درج کرتا ہے

(۱) کیا مصریون کو قبضہ انگریزی سے رنج پہنچ رہا ہے۔؟

جواب۔ ہان۔ دو وجہ سے۔ ایک تو یہ کہ انگریزی قبضہ سے باعتبار قوم ہماری عزت زائل ہو گئی ہے۔ دوم اس لیئے کہ قبضہ سے ہمکو ظاہری اور معنوی نقصان پہنچ رہے ہین۔ انگلستان نے یورپ سی تخلیہ مصر کا وعدہ کیا اور وزرائے انگلستان نے اپنی تقریرون مین کئی دفعہ اس کا اقرار کیا۔ پس یورپ کو لازم ہے کہ دولت علیہ عثمانیہ سے احترام معاہدات کی درخواست کرنیسی پہلے انگلستان سی ایسا سوال کرے۔

یہ مصریون کو چونکہ صدمہ پہنچا تھا اون کو انگریزی ماتحتی سے نکلنے کا حق حاصل ہو گیا۔ اس غرض کے حصول کے دو طریق تھے طریق بغاوت و طریق امن۔ پہلے طریق کو ہم نے اپنی جبلی امن پسندی اور یورپین مصالح کی حفاظت کیلیئے پسند نہ کیا۔ اور دوسری سبیل اختیار کر کے یورپ کے کانون تک اپنی فریاد پہنچانی شروع کی۔ انگلستان کیلئے مناسب تھا کہ وہ اپنے وعدون اور عہود کا ایفا اور تخلیہ مصر سے اپنی انسانی محبت اور عدالت کا ثبوت دیتا نہ کہ ازمیون سی

وراثت ترکی قانونکی بجائے کہ خاندان کا سب سے بڑا رکن وارث ہو نسلاً بعد نسلاً کردیگئی۔
سلطان عبدالعزیز نے ۸ جون ۱۸۶۶ء کو فرمان صادر فرماکر خدیو آسمعیل اول کو دول اجنبیہ سے تجاوز کی

اظہار محبت اور اون کے حال پر شفقت ظاہر کرنیسے۔ ہم ہر طرحسے دیکھ رہے ہین کہ مصر کو انگریزون سے سخت نقصان پہونچا ہے۔

۲۔ سوال۔ کیا انگریز اپنے قبضہ سے مصر مین امن کو قایم نہین رکھ رہے۔؟

جواب۔ ہرگز نہین۔ امن تو مصر مین عرابی پاشا کی قید سے تھوڑے دنون کے بعد ہی قایم ہوگیا تھا اور کیا یہ انگریزون کے لیئے شرم کی بات نہ ہوگی۔ اگر وہ کہین کہ ہم مصر مین چودہ برس تک قابض رہنے کے باوجود بھی امن قایم نہین کرسکے۔

۳۔ سوال۔ تو پھر کیا انگریز اس وقت خدیو کی حکومت کی تقویت کیلئے مصر پر قابض ہین۔؟

جواب ہرگز نہین۔ مصر کے امراء مین سے رعایا مین کوئی امیر عباس پاشا جیسا محبوب نہین ہوا۔ بلکہ انگریز ہی وہ لوگ ہین جو آج اوسکی حکومت کے برخلاف مصر مین عمل کر رہے ہین وہ کوئی شاہی اختیار نہین برت سکتا۔ کل اختیار وزراء کو حاصل ہے جو انگریزون کے مامور کردہ ہوتے ہین۔

قصہ مختصر خدیو انگریزون کے خلاف منشاء کوئی کام نہین کرسکتا۔ بلکہ اوسکی اسقدر بیعزتی کرائی جاتی ہے کہ مصر مین چند اخبار انگریزون نے جاری کر رکھے ہین جن کو رشوتین دیکر خدیو کو برا بھلا لکھوایا جاتا ہے۔ تاکہ اوس کا احترام رعایا کی نگاہ مین کم ہو۔

۴۔ سوال۔ تو پھر کیا انگریز مصریون کی تعلیم و تربیت کے لیئے قابض ہین۔ تاکہ وہ اپنے ملک کا کاروبار چلانے کے قابل ہوجاوین۔

جواب۔ ہرگز نہین۔ اونکی کل اعمال اسکے برعکس ثابت کرتے ہین وہ تو مدرسون کو طالب علمون کیلئے بند کرتے جاتے ہین۔ طبی مدرسہ اس امر کی بین مثال ہے قبضہ سے پہلے اوس کے مشتغلین کی تعداد دوسو سے زاید تھی۔ آج ۵۰ سے زیادہ نہین۔ وہ طالب علمون کے اخلاق فاسد کر رہے ہین۔ اون کو یہی انگریزی اخبار پڑہنے کیلئے دیئے جاتے ہین جن مین امیر اور وطن المصری پر طعن وتشنیع ہو۔ اور تاریخ کی ایسی کتابین پڑھائی جاتی ہین جن مین رسول کریم کو سب وشتم اور اسلامی عقیدون پر ہنسی اڑائی گئی ہو۔ الغرض وہ لڑکون کی اسطرحسے تربیت کر رہے ہین کہ قومیت اور وطنیت کا نشان نہ رہجائے۔ اور وہ انگریزون کے غلام اور خادم بنجاوین۔ وزارتون اور انتظامی خدمات کے اعلی عہدون پر

معاہدے کرنے اور فوجین قائم رکھنے کے حقوق بھی جو اس وقت تک مصر کے حکمرانون کو نہین دیئے گئے تھے عطا کر دیئے۔ ۱۸۷۹ء مین سلطان المکرم عبدالحمید نے فرانس اور انگلستان کے زور دینے پر اسمعیل کو معزول کر دیا

انگریز ماموروں کے وطنیون کو دور ہٹا دیا گیا ہے۔ اجنبیون اور ممالک غیر سے آئے ہوئے لوگون کو سرکاری عہدون پر مقرر کیا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی کسی خائن اور ناقابل وطنی کو بھی مامور کر دیا جاتا ہے تاکہ دنیا پر ثابت کیا جاوے کہ مصر اس قابل نہیں کہ خود حکومت کر سکے۔

سوال۔ تو پھر کیا انگریز فلاحین (مزارعین) کی بہتری اور رفاہ کیلئے مصر پر قابض ہین۔؟

جواب۔ حاشا و کلا۔ انگریز معاہدوں کو بھی تو ایسا حقیر نہین سمجھتے جیسا کہ مصریون کو۔ مین تمکو اسکی مثال مین ایک واقعہ سناتا ہون۔ ایک دن تارگھر کا چپراسی ایک انگریز انجنیر کے پاس تار لیکر گیا۔ اور جب تار حوالہ کر دی تو رسید پر دستخط کر دینے کیلئے کہا۔ انجنیر نے دستخط کرنے سے انکار کیا۔ چپراسی نے فرض منصبی سے لاچار ہوکر مکرر عرض کیا۔ اس کے جواب مین انگریز بہادر نے بندوق اٹھاکر غریب مصری پر جھونکدی جو خون مین لت پت ہوکر بے ہوش زمین پر گر پڑا۔ انگریز افسرون نے اس انجنیر کو یہ سزا دی کہ اوسے ہندوستان مین تبدیل کر دیا۔ محکمہ (عدالت) مخصوص کی کارروائیان جس مین مصریون اور انگریز سپاہیون و بحریون کے تنازعات فیصل ہوتے ہین اس سے بھی عجیب ہین وہ پھانسی ٹنگ کا حکم بلا قانون صادر کر دیتا ہے۔ اور تعمیل حکم کی فوراً کیئے جانیکا حکم دیتا ہے۔ جو فوراً کر دیجاتی ہے۔

مالی حالت کو لحاظ سے سن لو۔ انگریز اپنے ذات بھائیون کو بیش قرار مشاہرے دینے کیلئے بیقرار تھے۔ اونہون نے تنخواہونکی تعداد بڑھادی حتیٰ کہ انتظامی محکمہ کا خرچ ستر لاکھ پونڈ ہو گیا۔ حالانکہ معاہدہ لنڈن کے رو سے پچاس لاکھ پونڈ خرچ کی حد مقرر کیگئی تھی۔ فلاحین کا قرضہ قبضہ انگریزی سے پہلے ستر لاکھ پونڈ کے قریب تہا۔ اب ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ کے قریب ہے۔

سوال۔ تو پھر کیا انگریز یورپ کی مصلحت و بہتری کیلئے مصر پر قابض ہین۔؟

جواب۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔ قبضہ مصر سے انگریزون کی پہلی غرض یہ ہے کہ یوروپین اقتدار کو توڑ دیا جاوے اس لیے نہین کہ مصر زمانہ آئندہ مین کامل آزاد ہو۔ بلکہ کل قوت کو اپنے ہاتھ مین لینے کیلئے۔ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ وہ مختلطہ محاکم (عدالتون) کی منسوخی کیلئے جو مصر مین یوروپ کیلئے سب سے بڑی ضمانتین ہین۔ کیسا زور لگا رہے ہین۔ اور کیا تمہین معلوم نہین کہ جنگی قانون اور پرمٹ گھرون مین انگریزی تجارتی اسباب کیلئے علیحدہ وزن اور معیار رکھی ہوئی ہین اور انگریزی تجارت کو خاص رعایتین ملی ہوئی ہین؟ ۔۔۔۔۔۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

مصر کے خدیوؤنکی فہرست یہ ہی۔

میعاد حکومت	وفات	تولد	نام
سنہ ۱۸۱۱ء لغایت سنہ ۱۸۴۸ء	سنہ ۱۸۴۹ء	سنہ ۱۷۶۹ء	۱۔ محمد علی بانیٔ خاندان
جون لغایت نومبر سنہ ۱۸۴۸ء	سنہ ۱۸۴۸ء	سنہ ۱۷۸۹ء	۲۔ ابراہیم ولد محمد علی۔
سنہ ۱۸۴۸ء لغایت سنہ ۱۸۵۴ء	سنہ ۱۸۵۴ء	سنہ ۱۸۱۳ء	۳۔ عباس نبیرہ محمد علی۔
سنہ ۱۸۵۴ء لغایت سنہ ۱۸۶۳ء	سنہ ۱۸۶۳ء	سنہ ۱۸۲۲ء	۴۔ سعید۔ بن محمد علی۔
سنہ ۱۸۶۳ء لغایت سنہ ۱۸۷۹ء	سنہ ۱۸۹۵ء	سنہ ۱۸۳۰ء	۵۔ اسمعیل بن ابراہیم۔
سنہ ۱۸۷۹ء لغایت سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۵۲ء	۶۔ محمد توفیق بن اسمعیل۔
سنہ ۱۸۹۲ء	زندہ	سنہ ۱۸۷۴ء	۷۔ عباس حلمی۔

موجودہ خدیو کو ذاتی و نجی کے خرچ کیلئے ایک لاکھ پونڈ سالانہ ملتا ہے ؛

قصہ مختصر یوروپ پر واجب ہی کہ انگریزون کو بہت جلد ہمارے وطن سے نکلجانے پر آمادہ کرے۔ و السلام ؛

وئینا ایک دوسرا اخبار الاکسترا بلاط مصطفے کامل کی نسبت یہ کلمات لکھتا ہے:

"ہمارے شہر وئینا مین چند دنون سے ایک مہمان عزیز صاحب شہرت وعزت مشہور مصری لیکچرار مصطفے کامل وارد ہے۔ وہ غیور نوجوان ہی۔ اور دو برس سے اوسنے اپنے ملک کو انگریزی تصرف سے آزاد کرانیکا واجب السعی کام اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ اس نوجوان کی عمر ۲۲ برس سے زیادہ نہین مگر اوس کے وطن کی مصیبتون نے اوس کو خبردار اور آزمودہ کار بنا رکھا ہے۔ وہ مصر سے نکلکر یوروپ کے اون تمام شہرون مین پھر رہا ہے جس کے باشندون کو وہ وادی نیل کی حقیقت حال سے آگاہی دے سکتا ہے۔ یوروپ کے تمام نامور فضلاء و علماء اور مدبرین وزراء سے اوسکی خط و کتابت یا ملاقات ہی۔ اس سال کے شروع مین یہ جوانمرد کمال دلیری سے یوروپ سے وطن مالوفہ کو واپس گیا تھا۔ جہان اوس کو ہموطنون نے اوسکا کمال تزک و احتشام سے استقبال کیا۔ اوس نے اپنے ابنائے وطن کو بھی ایک لیکچر دیا۔ جو بڑی گرمجوشی کے ساتھ سنا گیا انگریزون نے اس جسارت کا بدلہ بڑی کمینہ طرز مین لیا۔ کہ اوس کے بھائی کو جو فوج مین عہدہ دار تھا موقوف کر دیا مگر خدیو نے جو رعیت مین اپنے عدل و انصاف سے بہت محبوب ہی۔ اوس کو پھر بحال کر دیا۔ اس انگریزی انتقام نے مصطفے کامل کو مصریونکی نگاہون مین اور عزیز کر دیا"

وئینا سے رخصت ہوکر مصطفے کامل بوڈاپسٹ ہوتا ہوا آستانہ علیہ وارد ہوا۔ جہان سنجیدہ ترکون نے اوسکی کمال تپاک سے

آئین و حکومت

مصر کا انتظام خدیو کے زیر فرمان وزرائے کرتے ہین۔ سنہ ۱۸۸۳ء سے ۱۹۰۴ء تک انگلستان اور فرانس کیطرف سے دو کنٹرولر جنرل مقرر رہے جن کو معاملات ملک کے انصرام مین بہت اختیارات حاصل تھے (خدیو کی ڈگری مورخہ ۱۰ نومبر ۱۸۷۹ء) جس کے

آؤ بھگت کی۔ بڑے بڑے عہدہ دارون نے ملاقات کی۔ اور آخر کار بارگاہ حضرت خلافت پناہی مین شرف اندوز ملازمت ہوا۔ اعلیحضرت امیر المؤمنین نے کمال تلطف و مہربانی سے اس نیک نہاد مصری نوجوان کو قبضہ شمشیر مرصع بالماس معہ طوق شریف مرصع بزر و جواہر عنایت کیا جو ایک طلائی مرصع کار صندوقچی مین بند تھا یہ خاص الطاف عطاء تمغہ و امتیاز سے کئی حصہ زیادہ موجب عزت و شوکت ہے۔ آستانہ علیہ سے روانہ ہوکر مصطفیٰ کامل ۱۹ نومبر کو اسکندریہ اور ۲۱ نومبر کو المؤید کا مقدمہ سننے کیلئے القاہرہ پہنچگیا۔ اس مقدمہ نے جو گورنمنٹ یعنی انگریزی عمال کیطرف سے اخبار مذکور پر دائر کیا گیا تھا نہ صرف انگریزون کی طرف سے اور زیادہ نفرت مصریون کے دل مین پیدا کر دی ہے بلکہ اس سے انگریزی حکام کے طریق عمل کی بھی کچھ کیفیت منکشف ہو جاتی ہے مختصر حالات اور مقدمہ قایم کیئے جانے کے اسباب یہ ہین:-

لارڈ کرومر صاحب انگریزی ایجنٹ کے حالات کسی گذشتہ پرچہ مین بالتفصیل درج ہو چکے ہین۔ اونکو مصر مین اس قدر اقتدار حاصل ہے کہ درحقیقت حکومت وہی کر رہے ہین۔ وزراء بھی محض برائے نام ہین اصل مین تمام وزارتین بھی انگریزی سیکرٹریون یا افسرون کے زیر اہتمام ہین۔ مصری فوجی قبضہ ہی سے برافروختہ ہو رہے تھے۔ کہ اس اندرونی دخل و تصرف نے اون کو اور زیادہ بھڑکا دیا۔ نوجوان محبان وطن کی ایک جماعت قایم ہو گئی۔ اور چند اخبار مصر کی آزادی کو طلب کرنیکے لیئے جاری ہو گئے جن مین سے کئی کسی نہ کسی طرح بند ہو گئے۔ مگر زمانہ کی رفتار کے مطابق ویسے ہی اور بھی پیدا ہوتے رہے۔ المؤید بھی انہی آزاد اخبارون مین سے ہے۔ اور دس کو جاری ہوئے اب یہ اٹھوان برس شروع ہوا ہے۔ لارڈ کرومر اور انگریزی حکام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ چند دشمن ملک اور غدار اخبارون (مقطم وغیرہ) کو رشوت دے کر اونہون نے اپنا طرفدار بنا رکھا ہے۔ اور جو اخبار آزاد روش ہین اون کے درپے آزار رہتے ہین۔

چنانچہ المؤید بھی جس نے مہذبانہ پیرایہ مین مگر صریح طور پر قبضہ انگریزی کی مخالفت شروع کر دی تھی۔ اونکی آنکھون مین کھٹکنے لگا۔ جس کے بدلہ مین اوسپر یہ مقدمہ قایم کیا گیا۔ الزام یہ لگائے گئے کہ ۲ جولائی ۱۸۹۶ء کو سردار کچنر کیطرف سے وزیر جنگ کو ایک تار موصول ہوئی تھی۔ وہ باوجود مخفی ہونے کے ۶ جولائی کے المؤید مین شایع ہو گئی۔ اسیطرح انہی دنون مین اخبار مقطم کو ایک تار موصول ہوئی تھی جسے المؤید نے بھی اسی وقت بجنسہ چھاپ دیا۔ یہ دونون تارین شیخ علی یوسف ایڈیٹر المؤید

روسو اونکی تقریرکی اجازت دیجی کتاب بیت سیاسۃ حکومت ہند کے حاشیہ مین درج ہے ۱۸۸۲ء کے موسم بہار مین عرابی پاشا نے وزیر جنگ کے بغاوت کردینیپر انگلستان نے مداخلت کی اور بغاوت کو فرو کرکے خدیو کا اقتدار پھر قایم کرادیا

نے تارگھر کے ملازم توفیق آفندی کبرلس کے ذریعہ حاصل کی ہین۔ توفیق آفندی تار کا افشا کرنے اور شیخ علی یوسف شریک جرم مذکور ہونے کا ملزم بنایا گیا پہلے اس الزام کی پولیس نے تحقیقات کرکے لکھدیا تھا کہ الموید کے ایڈیٹر کے برخلاف کوئی ثبوت نہین۔ مگر پھر خدیو نے ہی دونون ملزمون پر مقدمہ دایر کردیا۔ جو ۱۱ نومبر کو قاہرہ کے محلہ عابدین کی عدالت فوجداری مین پیش ہوا محمود بک نیرت علی قاضی یا جج تھے۔ سرکار کی طرف سے علی بک توفیق پیروکار اور ملزمون کیطرف سے ابراہیم بک ھلباوی اور سید احمد الحسینی بیرسٹر تھے۔

الموید کل قلمرو مصر مین نہایت معتبر اور ہردل عزیز پرچہ ہے۔ اس کے مقدمہ کا دور دور تک شہرہ پہنچ گیا تھا اور صوبجات بعیدہ سے بھی سیکڑون آدمی مقدمہ سننے کے لیئے قاہرہ پہنچ گئے تھے۔ مقدمہ تین دن پیش رہا شہادت استغاثہ کے بعد دونون بیرسٹرون نے یکے بعد دیگرے نہایت فصیح و بلیغ تقریرین کرکے ارجاع مقدمہ کے اسباب اور انگریزی عمال کی خصومت کی قرار واقعی قلعی کھولی۔ عدالت نے ۱۹ نومبر کو حکم سنا دیا۔ توفیق آفندی سرکاری تار کے افشا کے جرم مین تین ماہ قید کا سزاوار ہوا اور سرکاری خرچہ کا چوتھا حصہ اوسپر جرمانہ کیا گیا ساتھ ہی پانچ برس کیلئے ممنوع الملازمت کردیا گیا۔ اخبار مقطم کی تار کے افشا کی جرم سے اوس کو بری کیا گیا۔ شیخ علی یوسف دونون جرمون سے بری کئے گئے۔

عدالت نے جس وقت یہ حکم سنایا چارون طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہوگئے۔ اور شیخ صاحب کے دوست اونکو ہاتھون ہاتھون اٹھاکر کمرہ عدالت سے گاڑی تک لیگئے۔ شیخ علی یوسف کی عمر ۳۵ برس کی ہے۔ اور مصر کے قصبہ جرجہ کے باشندے ہین۔ توفیق آفندی قبطی عیسائی قاہرہ کا باشندہ اور عمر مین ۲۲ سال کا ہے۔ توفیق آفندی نے حکم سزا اور گورنمنٹ نے حکم برئیت شیخ علی یوسف کی ناراضگی سے عدالت اپیل مین مرافعہ کیا ہے اس مقدمہ نے انگریزون کیطرف سے مصریون کو ایسا بدظن کردیا ہے کہ تمام محب ملک اخبارات مین انکی ناجائز کاروائیونکی صاف صاف پردہ دری کی جارہی ہے چنانچہ ایک عربی اخبار نے اپنے مضمون کا عنوان ہی یہ رکھا۔

واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون اور اوسپر اکتفا نہ کرکے انگریز مختلین زنا بغین کے حق مین یہ آیت تحریر کرتا ہے الا انھم ھم المفسدون ولکن لا یشعرون۔

ناظرین کو سطور مندرجہ بالا سے مصر کی حقیقت یہ اسیوقت واضح طور پر معلوم ہوگیا ہوگا کہ ہماری طرف سے کسی زاید کی ضرورت نہین البتہ یہ سوال کرنیسے باز نہین رہسکتے کہ ایسی سخت اندرونی و بیرونی مخالفت کے مقابلہ مین انگریزی گورنمنٹ کا قبضہ مصر پر مُصر رہنا کیا اسکے حق مین مضر تو نہین ہوگا؟ + + +

اس مداخلت مین فرانس نے انگلستان کا ساتھ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انگریزون نے ۱۸ جنوری ۱۸۸۶ء کو خدیو سے ایک حکم جاری کرا کر انگلستان اور فرانس کے مشترکہ اقتدار کا خاتمہ کرا دیا۔ اور اسکی جگہ خدیو نے انگلستان کی سفارش پر ایک انگریز کو مالی مشیر مقرر کیا جسکی متفق الرائے ہونیکے بغیر مالی معاملات کی متعلق کوئی فیصلہ نہین ہو سکتا۔ اس مالی مشیر کو کونسل وزراء مین شامل ہونے کا استحقاق حاصل ہے۔ مگر وہ عاملانہ اختیار رکھنے والا عہدہ دار نہین ہے۔

مصری وزارت مین اسوقت پانچ وزیر ہین جنکو بتفصیل ذیل محکمے سپرد ہین۔

۱۔ پریسیڈنٹ کونسل وزراء جو وزیر صیغہ اندرونی بھی ہوتا ہے۔

۲۔ وزیر محکمہ مال۔

۳۔ وزیر عدالت عامہ۔

۴۔ وزیر صیغہ جنگ۔

۵۔ وزیر محکمہ جات تعمیرات و تعلیم عامہ

۶۔ وزیر صیغہ خارجیہ۔

یکم مئی ۱۸۸۳ء کو خدیو نے ایک بنیادی قانون نافذ کر کے اپنے ملک کی حکومت کو آئینی طرز پر چلانے کے لیے چند انتخابی مجالس قایم کین۔ اور ہر بالغ مرد کو رائے دینے کا حق عطاء کیا گیا۔ یہ مجالس حسب ذیل ہین۔ لیجسلیٹو کونسل (مجلس وضعان قانون) جنرل اسمبلی (مجلس عام) اور پراونشل بورڈز (صوبہ وار مجلسین)

لیجسلیٹو کونسل وضع قانون کے معاملات مین صلاح دہندہ مجلس ہے۔ تمام قوانین عامہ بر تال و امتحان کے لیے پہلے اوس کے روبرو پیش ہوتے ہین۔ مگر گورنمنٹ اوسکی صلاح ماننے پر مجبور نہین۔ اوس مین تیس ممبر ہین۔ جن مین سے نیا۔ رہ قاہرہ مین رہتے ہین ان مین سے ہر ایک کو نوسو پونڈ سالانہ گذارہ کیلئے خرچ کیلئے ملتے ہین۔ باقیماندہ پندرہ ممبرون کو جو مفصلات کے شہرون اور صوبون کے نائب ہوتے ہین۔ قاہرہ مین رہائش رکھنے کے خرچ کی بابت دوسو پچاس پونڈ سالانہ اور مہینہ مین ایک دفعہ قاہرہ کو آنے جانیکا سفر خرچ ملتا ہے۔

دوسری دونو مجالس کے اختیارات بھی محدود قسم کے ہین۔ مگر کوئی نیا بالواسطہ ذاتی یا ارضی ٹیکس جنرل اسمبلی کی منظوری کے بغیر عاید نہین کیا جاسکتا۔ یہ مجلس ہر دو سال مین ایک دفعہ طلب کی جاتی ہے۔ جب مجلس منعقد ہو تو اوس کے ممبرون کو آٹھ دن کا الاونس۔ ایک پونڈ یومیہ کے حساب سے اور ریل کا خرچ ملتا ہے۔

مصر خاص بڑے بڑے شہرون کی پانچ گورنریون اور چودہ مدیریہ یعنے صوبون مین جو پھر آگے قسمتون مین منقسم ہین منقسم ہے۔

گورنریان یہ ہین:-

۱- نہر سویز بمعہ تعصبات بنذر سعید سونیر و اسمعلیہ - ۲ قاہرہ - ۳ - اسکندریہ - ۴ روستا - ۵ دمیاط -

مدیریہ یہ ہین:-

(نشیبی مصر) ۱ کلیوبیہ - ۲ منوفیہ - ۳ غربیہ - ۴ شرقیہ - ۵ دقاہلیہ - ۶ بحیرہ - (بالائی مصر) ۱ غزہ - ۲ بنی سیوف - ۳ فیوم - ۴ مینا - ۵ اسیوط - ۶ جرجہ - ۷ قینا - ۸ اسوان الحدود -

انکے علاوہ بحیرۂ قلزم کے جنوب مغربی ساحل سواکم کی گورنری اور قیصر کی گورنری جو نیز بحیرۂ قلزم مین ہے اور العریش کی گورنری جو شام کی سرحد پر ہے اور جزیرہ نما سینا کی گورنری نہر سویز کے گورنر جنرل کے ماتحت ہین۔ گورنرون اور مدیرون کو بڑے وسیع اختیارات حاصل ہین۔

رقبہ و آبادی ۱۸۸۲ء سے پہلے خدیو کی حکومت خط استوا تک تھی۔ مگر مہدی سوڈانی کی بغاوت کے باعث عملی طور پر تمام سوڈانی صوبے چھوڑ دیئے گئے۔ گو برائے نام وہ ابھی تک مصری سمجھے جاتے ہین۔ اور مصر کی جنوبی سرحد عارضی طور پر وادی حلفہ کو مقرر کیا گیا جو قاہرہ سے آٹھ سو میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب دریائے نیل پر آباد ہے۔

(مصر نے بصلاح انگلستان اپریل ۱۸۹۶ء مین مہدی کے جانشین خلیفہ عبداللہ التعائشی پر فوجکشی کی۔ اس مہم مین بیان کیا جاتا ہے کہ تمام صوبہ ڈنگولہ پھر فتح کرکے علاقہ مصر مین شامل کر لیا گیا ہے۔ اور اب عارضی طور پر وادی حلفہ کی بجائے مقامات الدبہ اور مروادی کو جو دریائے نیل پر شہر ڈنگولہ سے تخمیناً دو سو میل بجانب جنوب ہین جنوبی سرحد مقرر کیا گیا ہے۔ یعنی جنوب کیطرف سرحد تقریباً پانچسو میل اور بڑھ گئی ہے۔ یہ مہم سردست اسی صوبہ کی فتح پر ختم کردیگئی ہے۔ زائد فوجین اور سردار یعنی جنرل کچنر پاشا سپہ سالار افواج مصر (جو انگریز ہے) بمعہ سٹاف متعینہ مین قاہرہ کو واپس آگیا ہے۔ مگر انکا ارادہ انگلے برس خرطوم پر چڑہائی کرنیکا منشا ہے - مترجم)

اس وقت مصر خاص وادی حلفہ سے لیکر جو عرض البلد شمالی کے ۲۲ درجہ ۴ دقیقہ پر واقع ہے بحیرہ روم

تنگ ہی اور اوس کا رقبہ بہ صحرائے لیبیان کے نخلستانون ۔ دریائے نیل اور بحیرۂ قلزم کے درمیانی علاقہ اور العریش واقع شام کے چار لاکھ مربع میل ہی مگر مزروعہ اور بندوبست شدہ رقبہ یعنی وادیٔ نیل اور ڈلٹا صرف ۱۲۹۷۶ مربع میل ہین ۔ نہرون ۔ سڑکون اور نخلستانون کے نیچے ۹۱۰ مربع میل زمین ہی اور ۲۸۵۰ مربع میل زمین دریائے نیل ۔ دلدلون اور جھیلون کے نیچے ہے ۔ اور باقیماندہ صحرا و ریگستان ہی مصر دو بڑے حصون مین تقسیم ہے یعنی مصر البحری یا نشیبی مصر اور مصر الصعید یا بالائی مصر ۔

مندرجہ ذیل جدول سے بندوبست شدہ اراضی کا رقبہ اور سنہ ۱۹۰۷ء کی مردم شماری کے نتایج معلوم ہو جاوین گے ۔

صوبہ	رقبہ مربع میلون مین	مصری		اجنبی	میزان	گنجانی کی اوسط فی مربع میل
		مقیم	خانہ بدوش			
ا۔ مصر البحری (گورنریان) (۱) قاہرہ	۶	۳۵۲۴۱۶	۷۷۲	۲۱۶۵۰	۳۷۴۸۳۸	۶۲۴۷۳
(۲)۔ اسکندریہ	۷۰	۱۸۱۲۰۰	۵۰۳	۴۹۶۹۳	۲۳۱۳۹۶	۳۳۰۵
(۳)۔ دمیاط	۴½	۴۳۵۰۱	۱	۱۱۴	۴۳۶۱۶	۹۶۹۲
(۴)۔ روستا	۲۴½	۱۹۲۶۷	-	۱۱۱	۱۹۳۷۸	۷۹۰
(مدیریہ) (۱) بحیرہ	۹۳۲	۳۶۴۰۵۰	۳۳۱۰۲	۱۷۰۴	۳۹۸۸۵۶	۴۲۶
(۲)۔ شرقیہ	۹۰۵	۴۳۵۳۸۰	۲۷۴۷۱	۱۸۰۴	۴۶۴۶۵۵	۵۱۳
(۳) دقہلیہ	۹۳۱	۵۷۸۱۴۴	۶۲۱۳	۱۶۷۶	۵۸۶۰۳۳	۶۲۹
(۴)۔ غربیہ	۲۳۴۰	۹۰۸۰۴۱	۱۸۹۰۰	۲۵۴۷	۹۲۹۴۸۸	۳۹۷
(۵)۔ قلیوبیہ	۳۵۲	۲۵۴۱۹۸	۱۶۵۹۶	۵۹۷	۲۷۱۳۹۱	۷۷۱
(۶) منوفیہ	۶۳۹	۶۴۲۶۰۹	۲۵۱۲	۸۹۲	۶۴۶۰۱۳	۱۰۱۰
میزان مصر البحری	۶۲۰۴	۳۴۷۸۸۰۶	۱۰۶۰۷۰	۸۰۷۸۸	۳۶۶۵۶۶۴	۶۳۹

نام صوبہ	رقبہ مربع میلوں میں	مصری: مقیم	مصری: خانہ بدوش	اجنبی	میزان	گنجانی کی اوسط فی مربع میل
۲- خاکنائے سویز (۱) بندر سعید	۰	۱۴۰۶۰	۲۲۶	۷۰۱۰	۲۱۲۹۶	۳۰۹۲
(۲) سویز	۱۰½	۹۹۷۷	۸	۱۱۹۰	۱۱۱۷۵	
میزان خاکنائے	۱۰½	۲۴۰۳۷	۲۳۴	۸۲۰۰	۳۲۴۷۱	۳۰۹۲
۳- مصری علاقہ واقع ایشیا (۱)- العریش	۱/۵	۲۶۲۹	۱۲۹۱	۳	۳۹۲۳	۱۹۶۱۵
۴- مصر الصعید (۱) قصیر	½	۲۱۹۰	۲۴۰	-	۲۴۳۰	۱۷۰۱۰
(۱)- اسیوط	۸۴۰	۵۴۹۷۷۶	۱۱۹۰۶	۴۵۵	۵۶۲۱۳۷	۷۱۲
(۲) بنی سویف	۵۰۱	۱۹۳۳۰۵	۲۶۱۱۹	۱۴۹	۲۱۹۵۷۳	۴۳۸
(۳) فیوم	۴۹۳	۲۰۰۹۶۷	۲۷۳۲۸	۴۱۴	۲۲۸۷۰۹	۴۶۴
(۴) جیزہ	۳۷۰	۲۷۴۴۰۶	۸۴۸۳	۱۹۴	۲۸۳۰۸۳	۷۶۵
(۵)- منیا	۷۷۲	۲۹۴۶۵۵	۱۹۸۲۴	۳۳۹	۳۱۴۸۱۸	۴۰۷
(۶)- جرجہ	۶۳۱	۵۱۵۹۷۲	۵۳۱۱	۱۳۰	۵۲۱۴۱۳	۸۲۶
(۷) قینا	۵۴۴	۳۸۳۸۱۹	۲۲۸۷۷	۱۶۲	۴۰۶۸۵۸	۹۵۸
(۸)- اسنا[1]	۳۳۲	۲۲۱۸۱۳	۱۶۰۹۶	۵۲	۲۳۷۹۶۱	۷۱۷
میزان مصر الصعید	۴۴۸۳½	۲۶۳۶۹۰۳	۱۳۸۱۸۴	۱۸۹۵	۲۷۷۶۹۸۲	۶۱۹
۵- نخلستان	نامعلوم	۳۸۲۲۵	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم	نامعلوم
میزان آبادی کل مصر و رقبہ مزروعہ	۱۰۶۹۸	۹۴۸۰۶۰۰	۲۴۵۷۷۹	۹۰۸۸۶	۹۸۱۷۲۶۵	۹۳۸

[1] سوڈان پر ایک نیا صوبہ بحدود قائم کیا گیا ہے اور صوبہ اسنا اوس میں شامل کر دیا گیا ہے ۱۸۸۸ء سے اب اس صوبہ کا وجود نہ رہا (مؤلف)

کل آبادی مین سے ٣٤٠١٤٩٨ مرد - اور ٣٤١٥٧٦٧ عورتین ہین - اگر مندرجہ بالا اعداد کو انتظامی حلقون مین ترتیب دیجاوے تو نتیجہ حسب ذیل ہوگا -

تقسیم انتظامی حلقہ وتعداد	مصری		اجنبی	میزان
	مقیم	خانہ بدوش		
گونربان - (٨)	٦٢٥٢٤٠	٣٠٤١	٧٩٧٧١	٧٠٨٠٥٢
مدیریات (١٤)	٥٨١٧١٣٥	٢٤٢٧٣٨	١١١١٥	٦٠٧٠٩٨٨
نخلستان -	٣٨٢٢٥	-	-	٣٨٢٢٥
میزان	٦٤٨٠٦٠٠	٢٤٥٧٧٩	٩٠٨٨٦	٦٨١٧٢٦٥

خاندانون کا شمار ١١٧٨٥٦٤ - اور گھرون کا ١٠٨٤٣٨٤ ہے - بلحاظ قومیت اجنبیونکی تفصیل یہ ہے . یونانی ٣٧٣٠١ - اطالین ١٨٦٦٥ - فرانسیسی ١٥٧١٦ - آسٹرین ٨٠٢٢ - انگریز ٦١١٨ جرمن ٩٤٨ دیگر اجنبی اقوام ٤١١٦ میزان ٩٠٨٨٦ -

انمین سے تقریبًا ٩٠ فیصدی مصر بحری مین رہتے ہین (یہ اعداد پُرانے ہین - اب اجنبیونکی آبادی بہت بڑہگئی ہے . لیکن جدید مردم شماری نہ ہونیکی وجہ سے یہی درج کیئے گئے ہین) .

ملک کی آبادیکی ترقی کی رفتار و مقدار مندرجہ ذیل اعداد سے معلوم ہوجاوے گی :-

سنہ ١٨٠٠ء (فرانسیسیونکا اندازہ) بیس لاکھ

سنہ ١٨٤٦ء (ابراہیمی مردم شماری) - ٤٤٦٣٢٤٤

سنہ ١٨٥٥ء (اندازہ قولقی پاشا) ٤٤٠٢٠١٣

سنہ ١٨٦٥ء (اندازہ قولقی پاشا) - ٤٨٤١٧٧٧

سنہ ١٨٧٢ء (ڈوی رگنی صاحب) - ٥٢٠٣٤٠٥

سنہ ١٨٧٥ء - (ڈاکٹر روسی بے) ٥٢٥١٧٥٧

سنہ ١٨٨٢ء (مردم شماری) ٦٨٠٦٣٨١

سنہ ١٨٩٧ء (دوسری مردم شماری) - ٩٠ لاکھ

سنہ ١٨٤٦ء اور ١٨٨٢ء کی سرکاری مردم شماریکو باہمی مقابلہ کرنیسے معلوم ہوتاہے کہ ترقی آبادیکی سالانہ اوسط ١½ فیصدی ہے - مصر کے بڑے بڑے شہر یہ ہین - انکی آبادی ١٨٨٢ء کی مردم شماریکے مطابق دی جاتی ہے -

قاہرہ (٣٦٨١٠٨) - اسکندریہ (٢٠٨٧٥٥) - دمیاط (٣٤٠٤٦) طنطا (٣٣٧٢٥) منصورہ (٢٦٧٨٤) زقازیق (١٩٠٤٦) - روستا (١٦٦٧١) بندر سعید (١٦٥٦٠) - سویز (١٠٩١٣) .

مذہب اور تعلیم

مصر میں غالب مذہب اسلام ہے۔ اعلیٰ ترین مذہبی اور جوڈیشل (عدالتی) عہدہ دار شیخ الاسلام اور قاضی القضات ہیں۔ اول الذکر کو علماء کبار سے منتخب کر کے خدیو مقرر کرتا ہے اور آخر الذکر کو سلطان المعظم اسلامبول کے عالموں سے پسند کر کے نامزد کرتے ہیں۔ سب سے بڑا دار العلوم جامع ازہر اور اوسکی یونیورسٹی ہے۔ اس جامع کو تعمیر اور یونیورسٹی کو قایم ہوئے تقریباً ایک ہزار برس ہوگئے ہیں۔ مگر جو علوم پڑھائے جاتے اور جس طریقہ سے اونکو پڑھایا جاتا ہے وہ اب تک وہی ہیں جو پہلے دن تھے۔ (مارچ ۱۹۰۸ء میں علوم جدیدہ کو بھی نصاب میں داخل کر دیا گیا ہے۔ مترجم)

مصر میں دیسی عیسائی بھی بہت ہیں جو مشرقی کلیساؤں کے پابند ہیں۔ ان عیسائیوں میں قبطی لوگ جو پرانے مصریوں کی اولاد اور تعداد میں تقریباً آٹھ لاکھ ہیں شمار میں بھی زیادہ ہیں اور باقتدار بھی ہیں۔ وہ جیکوبائیٹ (مونوفیزائٹ) آرتھوڈاکس کلیسیا کے تابع ہیں جس کو اونہوں نے پہلی صدی عیسوی میں اختیار کیا۔ اس کلیسیا کا صدر سکندریہ کا بطریق ہے جو سینٹ مارک (حواری مرقس) کا جانشین متصور ہوتا ہے۔ مصر میں تین میٹروپالیٹن۔ (بڑا بشپ) اور بارہ بشپ حبش میں ایک میٹروپالیٹن اور دو بشپ اس کلیسیا کے ہیں۔ خرطوم میں بھی اسکا ایک بشپ رہتا ہے۔ انکے علاوہ آرچ پریسٹ (بڑے پادری) ڈیکن۔ اور راہب بھی ہیں۔ پادری کیلئے لازمی ہے کہ وہ منصب پادری گری حاصل کرنے سے پہلے متاہل ہو۔ مگر راہبین اور اعلے عہدہ داروں کیلئے تجرد لازمی ہے۔

۳۲۷ء میں قبطیوں نے حبش کو عیسائی بنایا اور مسیحی مذہب کو خط استوا تک پھیلا دیا حبش کی کلیسیا کے میٹروپالیٹن اور بشپ مصر کے قبطی مذہب لوگوں سے منتخب ہوتے ہیں۔ اور جب تک میٹروپالیٹن مسح نہ کرے شاہ حبش کی رسم تاجپوشی ادا نہیں ہو سکتی۔ اور اوس صورت میں بھی اسکندریہ کے بطریق سے اجازت حاصل کرنی لازمی ہے قبطی ڈایاکلیشین (شہیدکا) قلندر استعمال کرتے ہیں جو گریگورین (یعنی مروجہ عیسوی قلندر) سے ۲۸۴ برس مختلف ہے۔

سنہ ۱۸۹۶ء میں مصر میں ۹ ہزار مدارس۔ گیارہ ہزار معلم اور ایک لاکھ ۸۰ ہزار متعلم تھے انمیں سے بڑا حصہ ابتدائی مکاتب ہیں جن میں صرف لکھنا پڑھنا اور ابتدائی حساب سکھایا جاتا ہے۔ سرکار کیطرف سے ۴۲ پرائمری۔ ۵۴ سکینڈری (درمیانی) ۴ زنانہ اور ۷ اعلے تعلیم (قانون۔ طب۔ انجینرنگ۔ زراعت۔ آرٹس و سائنس (علوم و فنون) دایہ گری اور جنگی تعلیم) کے مدارس جاری ہیں۔ ۸۰ مدارس مختلف پرسٹنٹ

اور کیتھولک مشنون نے جاری کیئے ہوئے ہین اور ۳۴ یوروپین پرائیویٹ سکول ہین۔ جامع ازہر مین گیارہ مدارس ۳۳۰ پروفیسر اور بارہ ہزار طلبا رہین۔

قبطی قوم نے ابتدائی تعلیم کیلئے ایک ہزار سکول قائیم کیئے ہوئے ہین جن مین سے ایک کالج اور ۲۲ پرائمری سکول لڑکون اور لڑکیون کے لیئے ہین۔ ان مدارس مین قبطی زبانکی تعلیم لازمی ہے۔ طریقہ تعلیم اور نصاب تعلیم دیگر ممالک کی مدارس کے مشابہ ہے۔ قبطی قوم کے مذکر حصہ مین سے نصف لوگ لکھ پڑھ سکتے ہین۔

مدارس مصر کی مندرجہ ذیل جدول اوس نقشہ سے مرتب کیگئی ہے جو وزیر صیغہ اندرونی کے حکم مورخہ ۲۹۔ اگست ۱۹۲۵ء بنام جملہ گورنران و مدیران کے مطابق تیار کیا گیا تھا اعداد کی تصحیح و ترمیم ۲۱ دسمبر ۱۹۲۵ء تک کیگئی ہے۔

اس جدول سے جو چند اعداد تشریح طلب تھے ان پر ہندسون کو خط وحدانی مین دیکر نشان کر دیا ہے اور جدول کے خاتمہ پر خط وحدانی کے ہندسونکی ترتیب وار تشریح کر دیگئی ہے جن خانونکی اعداد کی توضیح یکسان ہے اون سب پر اوسی ہندسہ کا درج کیا گیا ہے۔

(جدول دوسرے صفحہ پر ملاحظہ فرمایئے)

مدارس	سرکاری مدارس (۱۲) تعداد مدارس	سرکاری مدارس تعداد طلبا	سرکاری مدارس تعداد معلمین	مدارس وقف و قومی (۱۲) تعداد مدارس	مدارس وقف و قومی تعداد طلبا	مدارس وقف و قومی تعداد معلمین	مشن سکول تعداد مدارس	مشن سکول تعداد طلبا	مشن سکول تعداد معلمین	دیگر مدارس تعداد مدارس	دیگر مدارس تعداد طلبا	دیگر مدارس تعداد معلمین	میزان تعداد مدارس	میزان تعداد طلبا	میزان تعداد معلمین
تھیولاجیکل (مذہبی الٰہیات)	۰	-	-	-	-	-	(۱) ۲	۳۲	۷	(۲) ۱۳	۱۱۷۶۶	۳۳۷	۱۵	۱۱۶۹۸	۳۴۴
انجنیرنگ	۱	۱۰	۱۰	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	۱۰	۱۰
میڈیکل (طبی)	۱	۵۱	۱۹	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	۵۱	۱۹
قانونی	۱	۱۱۶	۱۳	-	-	-	-	-	-	۱	۶۲	۸	۲	۱۷۸	۲۱
زراعتی	۱	۵۷	۱۰	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	۵۷	۱۰
نارمل	۳	۱۳۶	۲۵	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۳	۱۳۶	۲۵
جنگی	۱	۱۹۲	۱۶	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	۱۹۲	۱۶
میزان مدارس اعلیٰ تعلیم	۸	۵۶۲	۹۳	-	-	-	۲	۳۲	۷	۱۴	۱۱۸۲۸	۳۴۵	۲۴	۱۲۴۲۲	۴۴۵
ادب	-	-	-	-	-	-	۵	۳۸۰	۱۳	۰	-	-	۵	۳۸۰	۱۳
علوم و ادبیات	۳	۶۲۲	۶۰	-	-	-	۱۹	۳۳۶۱	۱۲۹	۱	۳۰	۷	۲۳	۴۰۱۳	۱۹۶
میزان مدارس تعلیم درمیانی	(۴) ۳	۶۲۲	۶۰	-	-	-	(۳) ۲۴	۳۷۴۱	۱۴۲	(۵) ۱	۳۰	۷	۲۸	۴۳۹۳	۲۰۹
ٹیکنیکل (صنعتی)	۲	۳۰۲	۲۲	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۲	۳۰۲	۲۲
ادبیہ	۹	۲۳۳۴	۱۳۶	۳۳	۵۱۶۲	۲۵۵	۱۰۸	۷۱۳۳	۲۸۳	(۶) ۸۴۱۲	۱۵۱۳۸۳	۱۰۵۸۱	۸۵۶۲	۱۶۶۰۱۲	۱۱۲۵۵
تجارتی	-	-	-	-	-	-	-	-	-	(۷) ۱	۲۶	۷	۱	۲۶	۷
میزان مدارس ابتدائی تعلیم	۱۱	۲۶۳۶	۱۵۸	۳۳	۵۱۶۲	۲۵۵	۱۰۸	۷۱۳۳	۲۸۳	۸۴۱۳	۱۵۱۴۰۹	۱۰۵۸۸	۸۵۶۵	۱۶۶۳۴۰	۱۱۲۸۴
میزان مدارس مردانہ	۲۲	۳۸۲۰	۳۱۱	۳۳	۵۱۶۲	۲۵۵	۱۳۴	۱۰۹۰۶	۴۳۲	۸۴۲۸	۱۶۳۲۶۷	۱۰۹۴۰	۸۶۱۷	(۹) ۱۸۳۱۵۵	۱۱۹۳۸
دایہ گری	۱	۱۲	۳	-	-	-	-	-	-	-	-	-	۱	۱۲	۳
ابتدائی	۲	۲۳۰	۷	-	-	-	۵۳	۹۱۸۳	۳۶۰	(۸) ۴۰	۴۰۳۰	۱۹۷	۹۵	۱۳۴۴۳	۵۶۴
میزان مدارس زنانہ	۳	۲۴۲	۱۰	-	-	-	۵۳	۹۱۸۳	۳۶۰	۴۰	۴۰۳۰	۱۹۷	۹۶	(۱۰) ۱۳۴۵۵	۵۶۷
میزان کل	۲۵	۴۰۶۲	۳۲۱	۳۳	۵۱۶۲	۲۵۵	۱۸۷	۲۰۰۸۹	۷۹۲	۸۶۶۸	۱۶۷۲۹۷	۱۱۱۳۷	۸۹۱۳	۱۹۶۶۱۰	(۱۱) ۱۲۵۰۵

(۱) مسلمانوں کے تمام مدارس سلسلہ جدید کے ہین۔ ایک تسطلی سکول ایک تسطلی گرجا کے ساتھ ہے جس سکول میں بیالیس طلبا الٰہیات پڑھتے ہین جس مضمون کو پادری پڑھاتے ہین۔ دوسرے مضامین درمیانی تعلیم کے معلم پڑھاتے ہین (۲) ان مدارس میں سے ایک میں ۳۰ طلبا اور چار پروفیسر ہین اور انگریزی مشن سے تعلق رکھتا ہے دوسرا امریکن مشن کا ہے (۳) ان مدارس میں درمیانی اور ابتدائی دونوں طرح کی تعلیم ملتی ہے (۴) ان مدارس میں وہ نصاب پڑھایا جاتا ہے جو مصری گورنمنٹ نے درمیانی تعلیم کیلئے مقرر کیا ہے (۵) یہ مدرسہ تسطلی گرجے کے ساتھ ہے (۶) ان مدارس میں سے ۳ مختلف یورپین اقوام کے زیر اہتمام ہین جن میں طلبا ۸۶۹ اور معلمین ۸۵ ہین (۷) یہ مدرسہ اطالین ڈاکٹر ایانول نے قائم کیا اور اسی کے نام سے موسوم ہے (۸) ان مدارس میں سے ۲۳ کے ... ۴۵ ۳۴ طلبا اور ۱۰ معلمین ہین (۹) اس تعداد میں ۵۷۸ طلبا مسلمان ۲۰ عیسائی ... ۱۹۴ یہودی ہین (۱۰) اس تعداد میں ... مسلمان ۹۱۶۲ عیسائی اور ۲۲۶ یہودی ہین (۱۱) اس تعداد میں معلمین اور معلمات دونوں شامل ہین مسلمان ... عیسائی ۱۴۸ یہودی ہین۔ (۱۲) سرکاری۔ قومی اور مدارس اوقاف یہ سب مصری وزیر سررشتہ تعلیم کے زیر اہتمام ہین ہین۔

معدلت عامہ و جرائم ۱۸۸۲ء سے بعض صوبون کیلئے جنددارمہ (جنگی پولیس) کی ایک جماعت اور قاہرہ و اسکندریہ کے لئے پولیس کی فوج تیار کیگئی۔ یکم جنوری ۱۸۸۴ء کو پولیس کا نیا انتظام کیا گیا۔ دونون قسم کی پولیس اور جیلخانے اوس سے پہلے مدیرون کے ماتحت تھی ۱۸۸۴ء سے اونپر دو انگریز افسر مقرر کردیئے گئے۔ اور ان افسرون کو وزیر صیغہ داخلیہ کے ماتحت کر دیا گیا۔

فروری ۱۸۸۴ء کو نیا ضابطہ فوجداری بھی نفاذ پذیر ہوا۔ مدیرون سے مجسٹریٹی اختیار لے لئے گئے۔ اور اس کام کیلئے نئے حکام مقرر کیئے گئے جن کا عزل و نصب پروکیور جنرل کے اختیار مین ہے جو وزیر معدلت عامہ کے ماتحت ہوتا ہے۔

پچھلے پانچ برسون مین انگریزونکی زیر نگرانی مختلف اصلاحات رواج پذیر ہوئی ہین جدید دیسی عدالتین قایم کیگئی ہین۔ جیلخانون کے انتظام مین درستی کیگئی ہے۔ بیگار جزوی طور پر موقوف ہوگئی ہے سکہ کے چلن مین اصلاح اور صیغہ ہائے مال و تعمیرات عامہ کے انتظام مین معقول درستی کیگئی ہے جو مقدمات دیسی اور اجنبیون کے درمیان ہون وہ عدالتہائے مختلطہ مین جو یوروپین ججون کی زیر سرپرستی قایم کیگئی اور نہایت وسیع اختیارات رکھتی ہین منفصل ہوتے ہین۔

پولیس اور جنددرمہ کی کل تعداد سات ہزار ہے۔

مال و خزانہ ۵۔ اپریل ۱۸۸۰ء کو خدیو نے ڈگری (حکم) صادر کرکے مصر کی مالی حالت کا امتحان کرنے اور مصر اور اوس کے قرضخواہون کے تعلقات باہمی اور نیز دایرہ ثانیہ و دایرہ خاص اور اونکے قرضخواہون کے درمیانی تعلقات کی درستی و ترتیب کیلئے قانون کا مسودہ تیار کرنیکے واسطے تصفیہ حساب و کتاب کی ایک انٹرنیشنل کمیشن مقرر کی۔ اوس کمیشن نے بمشورہ مصری گورنمنٹ ملک کی سالانہ آمدنی کا حسب ذیل اندازہ لگایا۔

آمدنی کسطرح خرچ ہو	سال ۱۸۸۰ء	سال ۱۸۸۲ء اور سالہای مابعد
آمدنی جو قرض پر خرچ ہو	۳۴۶۳۷۳۴ پونڈ مصری	۳۵۱۳۷۳۴ پونڈ مصری
آمدنی جو گورنمنٹ مصر کو ملے	۴۸۹۷۸۸۸ //	۴۸۹۷۸۸۸ //
میزان	۸۳۶۱۶۲۲ //	۸۴۱۱۶۲۲ //
(نوٹ مصری پونڈ ساڑھے بیس شلنگ انگریزی کا ہوتا ہے)		

کمیشن نے (۱) دین متقدم کے سود وغیرہ کیلئے ریل و تار کی آمدنی اور بندر سکندریہ کے محاصل کو علحدہ کیا۔ اور

(۲)۔ مجتمعہ قرضہ کے واسطے چار صوبون کے ٹیکسون اور آمدنی محصول درآمد و برآمد کو۔ دین مقدم کیلئے ایک سالانہ رقم مقرر کردیگئی۔ جو ۵ فیصدی سالانہ کے حساب سے سود ادا کرنیکے اور اسقدر سالانہ جزوی ادائیگی کے لیئے کہ کل قرضہ ۱۹۴۲ء تک بیباق ہوجائے کافی تھی۔ اگر دین مقدم کیلئے علحدہ کیگئی بابت کی آمدنی اس سالانہ رقم کے لیئے کفایت نکرے۔ تو کمی اوس آمدنی سے پوری کی جاوے جو مجتمعہ قرضہ کیلئے مختص کیگئی۔ مجتمعہ قرضہ کا سود چار فیصدی مقرر کیا گیا۔ اور گورنمنٹ مصر نے ذمہ اوٹھایا کہ اگر مکفولہ آمدنی ناکافی ہو تو کمی اپنی گرہ سے پوری کر دیگی۔ اور اگر وہ آمدنی سود کی مقدار سے زیادہ ہو تو فاضل رقم قرضہ کی بیباقی مین صرف کیجاوے جس کے تمسک یا نوٹ نرخ بازاری پر واپس خرید لیئے جاکر تلف کردیئے جاوین ستمبر ۱۸۸۰ء مین گورنمنٹ نے اس فاضل کا کچھ حصہ خود لے لیا۔ کمیشن مذکور نے مصر کے اخراجات سالانہ و ذمہ داریونکا اندازہ حسب ذیل کیا۔

(۱)۔ گورنمنٹ کے اخراجات	پونڈ مصری	پونڈ مصری
خراج جو ٹرکی کو دیا جاتا ہے۔	۶۸۱۴۸۶	
مقابلہ کی سالانہ رقم دینے اسمعیل پاشا اور دیگر لواحقین کے سالانہ وظیفے) ۔	۱۵۰۰۰۰	
نہر سویز کے حصونکی بابت انگلستان کو سود۔	۱۹۳۸۵۸	
دائرہ خاص کے اخراجات۔	۳۴۰۰۰	
انتظامی اخراجات۔	۳۶۴۵۴۴	
اخراجات غیر متفرقہ۔	۱۹۷۰۰۰ میزان	۴۸۹۷۸۸۸
(۲)۔ اخراجات قرضہ۔		
دین متقدم کا سالانہ خرچ	۱۱۵۷۷۱۸	
مجتمعہ دین۔	۲۲۶۳۶۸۶ میزان	۳۴۴۱۴۰۴
	میزان کل	۸۳۱۹۲۹۲

ان ہر دو قرضون کے علاوہ ۱۸۸۲ء کے اخیر پر غیر تخصیص شدہ اور غیر سودی قرضہ اسی لاکھ پونڈ مصری تہا۔ مارچ ۱۸۸۵ء مین برطانیہ کلان۔ جرمنی۔ آسٹریا۔ فرانس۔ اٹلی۔ روس اور ٹرکی کے قایممقامون (سفراء) نے ایک معاہدہ پر دستخط کیئے جس کے رو سے اونہون نے نوے لاکھ پونڈ کے ایک جدید قرضہ کی ضمانت کرنے کا ذمہ اوٹھایا۔ اس قرضہ کا لینا اس لیئے منظور کیا گیا کہ ۱۸۸۲ء کی گولہ باری اسکندریہ سے جو نقصان اہالی شہر کو پہنچا تھا۔ اوس کو اور مندرجہ بالا اسی لاکھ پونڈ مصری کے قرضہ کو ادا کیا جاوے۔ اور باقیماندہ دس لاکھ پونڈ آبپاشی کے کامون پر صرف کیئے جاوین۔

معاہدہ مذکور کی اہم شرائط یہ تھین:-

اس ضمانتی قرضہ کی شرح سود ۳½ فیصدی سے زیادہ نہ ہو۔ اوس کے سود و بیباقی کیلئے تین لاکھ پندرہ ہزار پونڈ کی سالانہ رقم مقرر کی جاوے۔ یہ رقم مدات مکفولہ کی آمدنی سے سب سے اول نکال لیجاوے سود کی ادائیگی کے بعد اس رقم سے جو فاضلہ بچے۔ وہ بیباقی مین صرف ہو۔ دوسرے مصری قرضون کے سالانہ سود پر ۱۸۸۵ء مین ۵ فیصدی ٹیکس لگایا جاوے۔ ملک کی آمدنی کل اخراجات سے جسقدر زیادہ ہو وہ برابر تقسیم ہو کر نصف گورنمنٹ کو ملے اور نصف بیباقی قرضہ کے فنڈ مین جمع ہو۔

رقم سود پر جو ٹیکس ۱۸۸۵ اور ۱۸۸۶ مین لیا گیا تھا وہ ۱۸۸۸ء مین واپس کر دیا گیا۔ اوس کو آئندہ کیلئے موقوف کر دیا گیا۔ اور ریزرو (محفوظ) فنڈ قایم کیا گیا جس مین سردست ۱۷ لاکھ ۴۳ ہزار پونڈ مصری جمع ہین۔ معزول خدیو اسمعیل پاشا اور اوس کے خاندان کے بعض افراد چند املاک کے مالک تھے (جو دومین کہلاتے ہین) اونکے ساتھ باہمی قرارداد سے یہ تصفیہ کیا گیا۔ کہ وہ املاک مذکور کو گورنمنٹ کے نام منتقل کر دین اور اس کے عوض ایک خاص میعاد تک گورنمنٹ سے مقررہ سالانہ رقم لیتے رہین۔ اور ان املاک کی ذمہ جو زر رہن ہین وہ بھی گورنمنٹ مصر کے ذمہ سمجھی جاوین۔ اسی سالانہ رقم کا نام رقم مقابلہ ہے۔ بعد مین خدیو معزول اور اوسکے خاندان کے ارکان کو سالانہ پنشنونکے عوض بھی یکمشت رقم دینا تجویز کیا گیا۔

چنانچہ املاک کے رہنون کے انفکاک اور پنشنون کے عوض یکمشت ادائیگی کیلئے مئی ۱۸۸۸ء مین ۲۳ لاکھ پونڈ مصری کا ایک اور قرضہ جاری کیا گیا جو ۳½ فیصدی سود پر لیا گیا۔ اور اوس کے سود و جزوی بیباقی کیلئے ایک لاکھ تیس ہزار پونڈ مصری کی سالانہ رقم معین کیگئی۔ مگر اس سالانہ زائد خرچ کے مقابلہ مین خدیو کے صرف خاص اور پنشنون کے خرچ مین معتدبہ تخفیف کر دینے اور املاک کے دین رہن کی سود مین

بہت بڑی کمی ہوجانےسے اسی قدر بچت نکال لیگئی۔ اور مصر کے خزانہ پر اس نئے قرضہ سے کوئی مزید بوجھ نہ پڑا۔ علاوہ بریں اس ۴½ فیصدی سود والے قرضہ کے فنڈ بیباقی میں ہر سال اسقدر رقم جمع ہوتی ہے کہ وہ جلد بیباق ہوجائے گا۔ اور اسطرح سے پنشنوں اور رہنہائے املاک کے سود کے مدامی بوجھ کیجگہ ایک لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ کا صرف عارضی بار پڑا ہے۔

خدیو نے ۶ جون ۱۸۹۰ء کو منظوری دول ۵ فیصدی والے دین مقدم۔ قرضہ دایرہ ثانیہ اور قرضہ املاک کے تبادلہ اور ۱۸۸۸ء کے ۴½ فیصدی سود والے قرضہ کی ادائےگی کیلئے فرمان نافذ کیا چنانچہ ایک جدید دین مقدم جاری کیا گیا جس میں ۵ فیصدی کا دین مقدم ۴½ فیصدی والا قرضہ اور ۳۳۳۳۳۳۳ پونڈ کی مزید رقم شامل کیگئی۔ یہ مزید رقم اراضیاتِ جاگیر کے عوض نقد پنشن دینے اور آبپاشی کی نہروں وغیرہ کی تیاری کیلئے لیگئی۔

اس جدید متقدم دین کا سود ۳½ فیصدی ہے اور اوس کا سو پونڈ کا نوٹ یا تمسک ۹۱ پونڈ کو فروخت کیا گیا یعنی سو پونڈ کے نام نہاد سرمایہ پر گورنمنٹ کو ۹۱ پونڈ وصول ہوئے۔ اور دایرہ ثانیہ کا ایک جدید قرضہ چار فیصدی سود پر مساوی قیمت پر جاری کیا گیا۔

دایرہ ثانیہ کا پرانا قرضہ (جو جدید قرضہ سے بیباق کیا گیا) بروئے فرمان مورخہ ۶ جون ۱۸۹۰ء اسطرح سے شمار کیا گیا کہ سو پونڈ کے نام نہاد سرمایہ پر ۸۵ پونڈ ادا کیئے گئے۔ قرضہ املاک ۲۵ مارچ ۱۸۹۳ء کو مساوی قیمت پر جدید قرضہ املاک سے بدلا گیا۔ جدید قرضہ کا سود ۴½ فیصدی ہے۔ ان جدید جاری شدہ قرضوں کے لیئے بھی وہی رعائتیں اور ضمانتیں ہیں جو اون قرضوں کے لیئے تھیں جنکی جگہہ قایم کیئے گئے ہیں۔

دسمبر ۱۸۹۵ء کے اخیر پر مصری قرضہ کی مقدار حسب ذیل تھی:-

	پونڈ
(۱) ۳ فیصدی سود والا قرضہ ضمانتی۔	۸۶۹۹۳۰۰
(۲) ۳½ فیصدی سود والا دین متقدم۔	۲۹۳۹۳۵۸۰
(۳) ۴ فیصدی سود والا قرضہ مجتمعہ۔	۵۵۹۷۴۸۴۰
(۴) ۴ فیصدی سود والا قرضہ دایرہ ثانیہ	۶۴۴۳۶۰
(۵) ۴½ فیصدی سود والا قرضہ املاک۔	۳۹۲۴۸۴۰

میزان ۱۰۲۶۳۴۹۰۰

سنہ ۱۸۹۵ء اور سنہ ۱۸۹۶ء کیلئے آمدنی و خرچ کے جو بجٹ (موازنے) تیار کیے گئے ہین وہ یہ ہین

مد آمدنی	سنہ ۱۸۹۶ء پونڈ مصری	سنہ ۱۸۹۵ء پونڈ مصری	مد خرچ	سنہ ۱۸۹۶ء پونڈ مصری	سنہ ۱۸۹۵ء پونڈ مصری
معاملہ زمین و نخلستان وغیرہ	۴۸۰۰۰۰۰	۴۸۷۰۰۰۰	قرضہ قومی کا سود وغیرہ	۳۸۰۲۶۸۳	۳۷۷۸۴۳۸
شہری ٹیکس وغیرہ	۱۳۰۰۰۰۰	۱۳۰۰۰۰۰	خراج ٹرکی کو	۶۶۵۰۴۱	۶۶۵۰۴۱
محصول تمباکو و درآمد و برآمد	۱۶۷۰۰۰۰	۱۶۵۰۰۰۰	خدیو المصر کا صرف خاص	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
محصول چنگی	۲۰۰۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰	وظائف خاندان خدیویہ	۹۷۹۲۷	۹۷۹۲۷
محصول نمک و شورہ	۱۷۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰	خدیو کا دیوان حج	۵۵۹۳۴	۵۵۹۳۴
محاصل شکار ماہی	۹۰۰۰۰	۹۸۰۰۰	وزارت تعمیرات عامہ	۴۳۶۷۸۹	۴۷۵۶۵۹
محاصل جہازرانی	۷۵۰۰۰	۷۸۰۰۰	وزارت معدلت عامہ	۳۸۷۶۲۶	۳۸۰۱۶۲
آمدنی ریلوے	۱۷۲۰۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰	انتظام صوبجات	۳۲۸۰۷۶	۳۲۰۶۱۹
آمدنی تار برقی	۴۳۰۰۰	۴۲۰۰۰	وزارت صیغہ مال	۸۹۰۲۱	۱۱۹۷۱۵
آمدنی بندرگاہ اسکندریہ	۱۲	۱۳۰۰۰۰	وزارت سررشتہ تعلیم	۱۰۵۱۸۰	۱۰۵۰۰۰
آمدنی ڈاک خانجات	۱۰۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰	وزارت صیغہ اندرونی	۳۸۴۳۲۲	۱۱۱۷۰۷
محکمہ کشتی ہائے ڈاک	۸۵۰۰۰	۹۴۰۰۰	کونسل وزراء و وزارت صیغہ خارجیہ و لیجسلیٹو کونسل	۲۳۳۵۸	۲۳۹۳۰
محاصل مینارہائے روشنی	۷۰۰۰	۱۰۳۰۰۰	انتظام وصولی محصول آمدرآ	۱۵۵۸۱۰	۱۴۹۲۲۲
وزارت معدلت عامہ (معینی اسٹامپ جرمانہ وغیرہ)	۳۸۰۰۰۰	۳۸۰۰۰۰	خرچ وصولی محصول چنگی	۳۴۵۰۴	۳۳۳۲۷
بدل عسکریہ	۹۵۰۰۰	۹۰۰۰۰	ایضاً نمک و شورہ	۴۴۷۲۶	۴۴۲۷۸
سرکاری جائیداد کا لگان و کرایہ	۹۰۰۰۰	۸۶۰۰۰	ایضاً شکار ماہی	۱۰۰۰۰	۹۳۷۶
ضلع سواکن	۱۵۰۰۰	۱۵۰۰۰	ایضاً جہازرانی	۳۰۵۸	۳۰۵۸

مد آمدنی	۹۶ء پونڈ مصری	۹۵ء پونڈ مصری	مد خرچ	۹۶ء پونڈ مصری	۹۵ء پونڈ مصری
پنشن فنڈ	۵۰۰۰۰	۵۵۰۰۰	خرچ ریلوے	۸۴۰۸۸۸	۹۳۱۴۶۵
متفرق مدات (جن کی تصریح بیگئی)۔	۲۷۵۰۰۰	۲۶۹۰۰۰	خرچ تار برقی	۴۱۰۰۰	۴۰۲۰۰
			خرچ وصولی محاصل بنادر اسکندریہ و مرت۔	۲۸۰۰۰	۲۳۰۰۰
			ڈاک خانجات	۹۷۵۲۵	۹۵۷۴۳
			کشتی ہائے ڈاک	۸۵۷۰۷	۸۴۶۵۷
			روشنی کے مینار	۲۶۹۳۴	۲۶۸۵۰
			صیغہ جنگ و خرچ انگریزی فوج قابض کا۔	۴۸۱۳۱۳	۷۵۰۸۴۳
			سواکن	۱۲۰۳۵۷	۱۱۹۷۹۲
			پنشین	۴۳۰۰۰۰	۴۳۰۰۰۰
			موقوفی بیگار	۲۵۰۰۰۰	۲۵۰۰۰۰
			وزراء کے مختلف خرچ	۱۳۱۳۳۹	۱۰۹۶۵۸
			قاہرہ کی صفائی	۴۰۰۰۰	۴۰۰۰۰
			اخراجات غیر مترقبہ	۳۰۰۰۰	۳۰۰۰۰
میزان	۱۰۲۶۰۰۰۰	۱۴۶۰۰۰۰	میزان	۹۶۳۰۰۰۰	۹۶۰۰۰۰۰

سنہ ۹۶ء مین تمام قرضون کی بابت جو رقم خزانہ سے دیجاوے گی۔ اوس کا اندازہ حسب ذیل کیا گیا ہے:-

	پونڈ
قرضہ ضمانتی سود ۳½ فیصدی۔ سالانہ مقررہ رقم —	۳۱۵۰۰۰
قرضہ مقدم۔ سود ۳½ فیصدی — . . . . . —	۱۰۲۹۰۰۰

قرضہ مجتمعہ - سود ۴ فیصدی -	پونڈ ۲۲۳۹۰۰
قرضہ دائرہ ثانی - سود ۴ فیصدی - — — —	۲۲۶۰۰۰
قرضہ املاک - سود ۴½ فیصدی - —	۱۸۲۰۰۰
دائرہ خاصہ - قرضہ دائرہ ثانیہ کے کمشنرون کو سالانہ رقم یہ دیجاتی ہے -	۳۵۰۰۰
مقابلہ کی رقم سالانہ جو ۱۹۳۰ء تک ادا کیجاوے گی - -	۱۵۴۰۰۰
میزان	۴۲۲۰۰۰

دائرہ اور املاک کے قرضون مین دائرہ اور املاک کی محال مکفول ہین - اور قرضخواہونکی طرف سے کمشنر اونکا انتظام کرتے ہین - ان اراضیات کی آمدنی اگر قرضون کے سود کی ادائیگی کے لیئے ناکافی ہو تو کمی پوری کرنی گورنمنٹ کا ذمہ ہے۔

سنہ ۱۸۹۴ء مین واقعی آمدنی و خرچ بتفصیل ذیل ہوا:-

آمدنی ۱۰۳۲۱۵۲۳ پونڈ مصری - خرچ ۹۶۰۱۲۵۰ پونڈ مصری - فاضلہ ۷۲۰۲۶۵ پونڈ مصری اس فاضلہ مین سے ۲۵۶۹۴۳ پونڈ مصری کمیشن انتظام قرضہ کے ریزرو فنڈ مین داخل ہوئے ۱۱۸۸۴۳ پونڈ مصری - گورنمنٹ مصر کے خاص ریزرو فنڈ مین جمع کیئے گئے - اور ۳۴۴۴۷۵ پونڈ مصری جو جمع شدہ رقوم کے تبادلون کی پس انداز ہوئی کمیشن انتظام قرضہ کو دیگئی سنہ ۱۸۹۵ء کے شروع مین مختلف ریزرو فنڈون مین مندرجہ ذیل قیمت جمع تھین:-

کمیشن اہتمام قرضہ کا ریزرو فنڈ - ۴۱۹۹۷۴ پونڈ مصری - مصری گورنمنٹ کا ریزرو فنڈ ۲۷۹۱۱۶ پونڈ مصری - تبادلہ قرضہ سے بچت ۱۴۰۸۱۶۱ پونڈ مصری -

میزان کل ریزرو کی ۳۸۸۸۰۰۷ پونڈ مصری -

حفاظت ملک - فوج

۱۹ ستمبر ۱۸۸۲ء کو حسب الحکم خدیو تمام مصری فوج موقوف کر دیگئی - اور اوسی سال کے دسمبر مین نئی فوج کی ترتیب و تکمیل کا کام ایک انگریزی فوج کے جرنیل کی سپرد کیا گیا - اور اوسے سردار کا خطاب دیا گیا۔

موجودہ سردار بریگیڈیر اب میجر جنرل سر ہربرٹ کچنر کے سی - ایم - جی - سی بی - اے ڈی سی ہے اور اس وقت تقریباً ۷۰ انگریز افسر مصری فوج مین کام کر رہے ہین فوج تعداد مین ۱۵۱۵۳ ہے

سنہ۱۸۸۲ء کی بغاوت کے وقت سے ایک انگریزی فوج قابض مصر مین مقیم ہے ۔ اوسکی تعداد تین ہزار سے متجاوز ہے مصر کے پاس اسوقت کوئی کارآمد جنگی جہاز نہین ہے۔

پیداوار و صنعت و حرفت

مصر کا کل رقبہ خشک و زیر آب اسی لاکھ فدان ہے زمین سے پچاس لاکھ ۲۲ ہزار فدان سنہ۱۸۹۱ء مین زیر کاشت تھی فدان $1\frac{38}{1000}$ ایکڑ کے برابر ہوتا ہے ۔ زراعتی آبادی کل آبادی مین ۱۰ فیصدی ہے ۔

مصر کے زراعتی سال مین تین فصلین یا موسم ہوتے ہین ۔ موسم سرما (یعنے ربیع) کی بڑی اجناس تمام قسم کے خوردنی غلے ہین ۔ یہ فصلین نومبر مین بوئی اور مئی و جون مین درو کی جاتی ہین ۔ موسم بہار کی مشہور اجناس (یعنے خریف کی) جو مارچ مین بوئی اور اکتوبر و نومبر مین درو ہوتی ہین کپاس نیشکر اور چاول ہین ۔ موسم خزان (یعنی زاید ربیع) کی فصلین جو جولائی مین کاشت اور ستمبر و اکتوبر مین درو ہوتی ہین ۔ چاول مکی اور ترکاریان ہین ۔ مصر بحری مین زمین کی آبپاشی نہرون سے ہوتی ہے جو نیل سے نکلکر ڈیلٹا کی ہر ایک سمت مین جال کیطرح پھیلی ہوئی ہین ۔ مصر الصعید مین نیل کی طغیانی سے آبپاشی ہوتی ہے اسوقت زمین پر پانی پھر جاتا ہے اور تالابون مین جو آبپاشی آئندہ کے لیئے ذخیرہ آب کا کام دیتے ہین پانی بھر جاتا ہے ۔

مندرجہ ذیل جدول سے کپاس کی کاشت کی تعداد معلوم ہوجائے گی:

سال	رقبہ زیر کاشت	پیداوار	اوسط پیداوار فی فدان	سال	رقبہ زیر کاشت	پیداوار	اوسط پیداوار فی فدان
۱۸۸۸ء	فدان ۱۰۲۱۲۵۰	قنطر ۲۹۰۰۰۰۰	قنطر ۲ $\frac{21}{25}$	۱۸۹۱ء	فدان ۸۵۱۰۰۰	قنطر ۴۲۶۵۰۰۰	قنطر ۵ $\frac{1}{2}$
۱۸۸۹ء	۸۵۲۸۲۹	۳۱۵۸۰۰۰	۳ $\frac{7}{10}$	۱۸۹۲ء	۸۶۴۰۰۰	۴۹۸۷۵۰۰	۵ $\frac{4}{5}$
۱۸۹۰ء	۸۶۴۴۰۰	۴۱۶۰۰۰۰	۴ $\frac{4}{5}$	فدان = $1\frac{38}{1000}$ ایکڑ کے ہے قنطر = $99\frac{5}{100}$ پونڈ یعنے تقریباً ۴۹½ سیر کے ۔			

مصر مین کل دیہات ۳۷۰۱ ہین سنہ۱۸۸۸ء مین ان مین سے ۲۴۴۴ اور سنہ۱۸۹۰ء مین ۲۶۸۵ دیہات نے کپاس کی کاشت کی ۔

مندرجہ ذیل جدول مین مصر بحری اور مصر الصعید کے ہر ایک صوبہ کی زراعتی حالت بتلائی گئی ہے

تعداد کھجوروں کی ہر سو فدان پر	تعداد پھلدار درختوں کی ہر سو فدان پر	تعداد بھیڑ بکری کی ہر سو فدان پر	تعداد قبیلہ ان مویشی کی ہر سو فدان پر	تعداد مزروعہ فدانوں کی	تعداد دیہات	نام صوبہ
						(۱) مصر البحری
۲۲	۲۳	۱۳	۱۲	۴۷۶۶۶۲	۴۰۳	بحیرہ
۱۱۶	۲۴	۹	۱۲	۴۳۴۹۸۲	۴۵۱	شرقیہ
۲۷	۱۳	۱۳	۱۱	۴۶۲۳۶۷	۴۴۹	دقہلیہ
۲۵	۱۶	۱۶	۱۷	۸۴۰۰۸۹	۵۵۲	غربیہ
۷۰	۳۲۵	۱۹	۱۷	۱۸۷۱۸۰	۱۶۶	قلیوبیہ
۸	۴۳	۱۸	۳۳	۳۵۱۷۱۰	۳۳۸	منوفیہ
۴۰	۴۲	۱۴	۱۷	۲۷۴۳۹۹۰	۲۳۵۹	میزان
						(۲) مصر الصعید
۸۴	۳۱	۳۰	۱۰	۴۱۹۱۰۰	۲۹۲	اسیوط
۴۶	۸	۱۶	۱۵	۲۳۱۶۱۰	۱۷۴	بنی سیوف
۱۰۵	۵۴	۱۳	۸	۲۳۱۰۴۵	۸۷	فیوم
۱۹۵	۹	۳۶	۱۹	۱۸۱۱۷۶	۱۶۸	غزہ
۵۴	۱۷	۹	۶	۳۹۷۲۴۰	۲۶۸	منیا
۳۴۸	۷	۱۱	۱۸	۱۵۰۴۵۹	۱۹۵	اشنا
۹۶	۹	۵۱	۱۶	۳۲۵۹۱۵	۱۱۰	جرجہ
۹۲	۱۰	۳۴	۱۰	۲۸۰۹۲۷	۱۲۶	قینا
۱۰۶	۱۷	۲۵	۱۳	۲۲۱۷۴۷۲	۱۴۲۰	میزان مصر الصعید
۶۹	۱۳	۲۰	۱۴	۴۹۶۱۴۶۲	۳۷۷۹	میزان کل مصر

خرما کے ایسے درختوں کا جن سے پھل یا تخم حاصل ہوتا ہے کل شمار تقریباً ۳۴۵۲۵۰۴ ہے اور

شیر دار قلعیہ راں مویشی اور اونٹ گھوڑوں کی تعداد ۱۶۶۸۸۶ ہے

مندرجہ ذیل جدول سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ سنہ ۹۰ء و سنہ ۹۱ء میں فلان فلان جنس اتنے فدانوں پر کاشت ہوئی:۔

نام جنس	سنہ ۹۰ء	سنہ ۹۱ء	نام جنس	سنہ ۹۰ء	سنہ ۹۱ء	نام جنس	سنہ ۹۰ء	سنہ ۹۱ء
	فدان	فدان		فدان	فدان		فدان	فدان
گندم	۱۱۶۵۶۷۶	۱۲۱۵۸۴۱	چاول	۴۸۰۹۵	۱۶۷۱۶۴	تمباکو	۸۶۰	—
مکی اور جوار	۱۵۵۹۹۰۶	۱۵۳۰۹۸۳	حلبی زنبیوگریک	۱۳۳۴۸۴	۱۳۹۵۶۰	مٹر وغیرہ	۸۸۱۹	۷۱۶۹
کلورا گھاس	۱۷۵۷۸۱	۸۲۰۲۶۳	آلو و ترکاریاں	۳۷۲۴۴	۳۴۵۲۲	سن چینا و نیل	۶۰۵۰	۵۸۲۹
کپاس	۸۸۴۳۰۲	۸۷۱۲۲۱	نیشکر	۶۵۵۰۵	۶۴۸۳۹	ارنڈ و تیل	۱۲۱۴۳	۹۶۶۴
لوبیا و ماش	۶۶۸۲۱۱	۶۴۳۷۵۱	گھبن	۳۱۲۱۱	۳۸۷۰۲	کل فصل	۶۱۲۰۷۰۱	۶۱۴۵۸۴۹
جو	۴۵۹۰۷۵	۴۶۰۴۳۰	خربوزہ تربوز	۴۳۰۱۲	۴۳۱۸۰	رقبہ مزروعہ	۵۰۴۴۷۰۱	۰
مونگی و مسور	۷۷۲۱۶	۷۵۰۵۴	سنگھاڑے	۱۳۱۴۳	۱۴۳۸۵	دوہری فصل	۱۱۰۸۰۰۰	۰

مندرجہ ذیل جدول سے اوس تجارت کی مالیت جو تین برسوں میں مصر کی دیگر ممالک سے ہوئی معلوم ہو جائے گی:۔

نام ملک	ممالک مندرجہ ذیل سے مصر میں مال آیا			ان ممالک کو مصر سے گیا		
	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء
	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری
برطانیہ کلان	۳۰۶۱۴۴۶	۳۶۸۵۵۴۶	۳۱۸۴۲۴۱	۷۸۴۳۹۳۸	۷۲۴۱۲۵۵	۶۵۱۷۹۴۶
انگریزی مقبوضات واقع بحیرہ روم	۱۳۹۲۱۴	۱۱۶۶۰۹	۱۱۳۲۵۸	۲۲۸۵۶	۱۳۲۳۶	۱۲۰۹۰
انگریزی مقبوضات آسٹریلیا وغیرہ	۶۰۹۹۷۴	۵۹۷۵۳۵	۴۹۳۹۳۹	۲۱۹۳۸	۵۲۶۹۳	۵۳۰۷۰
جرمنی	۱۷۹۸۵۸	۱۸۸۲۹۳	۲۲۰۹۴۲	۳۱۱۹۷۰	۳۹۹۷۹۱	۲۵۷۸۵۲

نام ملک	ممالک مندرجہ ذیل سے مصر میں مال آیا۔			ان ممالک کو مصر سے گیا۔		
	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء	سنہ ۹۲ء	سنہ ۹۳ء	سنہ ۹۴ء
	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری
امریکہ	۳۵۰۹۲	۳۷۵۰۸	۴۹۹۷۰	۱۶۸۲۵۵	۲۴۷۰۳۴	۳۲۷۹۸۱
آسٹریا ہنگری	۷۸۴۵۸۸	۷۲۳۰۸۱	۷۴۷۳۵۳	۵۶۲۵۱۵	۴۶۷۰۳۳	۴۹۶۲۹۲
بلجیم	۳۸۵۹۷۲	۲۳۰۵۵۷	۳۷۵۲۰۱	۱۳۲۰۹۵	۸۵۰۶۴	۱۱۳۳۶۵
چین و جاپان	۸۳۶۲۱	۸۴۷۹۷	۸۷۹۴۹	۷۰۸	۱۲۱۰	۱۷۰۶۰
فرانس	۸۵۵۳۳۵	۸۹۶۹۲۶	۸۸۶۳۵۲	۱۰۷۹۴۰۷	۸۷۶۵۰۴	۸۸۹۲۰۵
فرانسیسی مقبوضات بر ساحل بحر روم	۲۲۸۴۳	۳۰۵۳۳	۳۲۰۷۲	۱۷۲۸۸	۲۴۵۶۰	۲۱۱۸۱
یونان	۳۴۰۰۴	۵۱۱۳۷	۵۸۹۹۸	۱۰۵۸۱	۱۰۳۷۰	۷۷۲۵
اٹلی	۲۷۷۰۱۱	۳۳۱۲۶۰	۳۳۷۹۶۷	۶۱۱۷۴۶	۵۸۴۲۸۹	۵۸۷۱۴۵
مراکو	۴۰۴۴۸	۳۷۳۸۳	۳۰۱۲۴	۱۷۴۶	۱۲۱۹	۱۱۶۶
ایران	۵۴۸۰۹	۴۵۶۰۳	۷۶	-	-	-
روس	۳۴۷۳۴۶	۳۸۷۰۳۸	۳۷۳۰۲۲	۱۷۳۰۴۸۶	۱۷۸۶۴۰۲	۱۸۲۳۹۷۶
ٹرکی	۱۹۰۰۶۲۱	۱۹۱۷۱۰۲	۱۸۱۲۸۳۷	۴۶۸۱۵۰	۴۵۱۸۰۳۸	۳۴۲۲۳۹۱
ہسپانیہ	-	-	-	۱۵۷۳۰۰	۲۳۸۸۰۵	۲۴۸۴۰۵
دیگر ممالک	۳۰۵۵۸۱	۳۴۷۲۰۰	۳۷۱۶۲۵	۱۹۰۶۳۸	۳۰۶۹۸۴	۱۷۶۲۴۵
میزان	۹۰۹۱۴۸۱	۸۷۱۸۷۳۵	۹۲۶۶۱۱۶	۱۳۳۴۱۳۱۸	۱۴۷۸۹۶۸۷	۱۱۸۹۲۸۷۵

جدول مندرجہ ذیل سے یہ معلوم ہوگا کہ سالہائے مندرجہ جدول بالا میں مصر کی تجارت درآمد و برآمد کے ایک ایک ہزار پونڈ مصری میں ممالک ذیل نے آخر اتنے پونڈوں کا لین دین کیا یعنے فی کس ہر اوسط تجارت فی ہزار پونڈ ہر ایک ملک کی معلوم ہوجائے گی جو انہوں نے مصر سے کی۔

نام ملک	اوسط مالیت فی ہزار پونڈ اوس مال کی جو ان ممالک سے مصر مین آیا			اوسط اوس مال کی جو مصر سے روان مین گیا۔		
	۱۸۹۲ء	۱۸۹۳ء	۱۸۹۴ء	۱۸۹۲ء	۱۸۹۳ء	۱۸۹۴ء
برطانیہ کلان	۳۳۷	۳۰۸	۳۴۴	۵۸۸	۵۶۶	۵۴۸
انگریزی مقبوضات واقع بحیرہ روم	۱۵	۱۵	۱۲	۲	۱	۱
آسٹریلیا وغیرہ	۶۷	۶۹	۵۳	۲	۴	۴
جرمنی	۲۰	۲۱	۲۵	۲۳	۳۱	۲۲
امریکہ	۴	۴	۵	۱۳	۱۹	۲۷
آسٹریا ہنگری	۸۶	۸۳	۸۱	۴۲	۳۶	۴۲
بلجیم	۳۹	۲۶	۴۰	۱۰	۷	۱۰
چین و جاپان	۹	۱۰	۹	۱¼	۱/۱۰	۱¼
فرانس	۹۴	۱۰۳	۹۶	۸۱	۶۹	۷۵
فرانسیسی مقبوضات واقعہ بحیرہ روم (یعنی الجیریا۔ کارسیکا ٹیونس وغیرہ)	۲	۴	۴	۱	۲	۲
یونان	۴	۶	۶	۱	۱	۱
اٹلی	۳۰	۳۸	۳۶	۴۶	۴۶	۴۹
مراکو	۴	۴	۴	۱/۲	۱/۱۰	۱/۱۰
ایران	۶	۵	۸	-	-	-
روس	۳۸	۴۴	۴۰	۱۳۰	۱۴۰	۱۵۳
ٹرکی	۲۰۹	۲۲۰	۱۹۶	۳۵	۳۵	۲۹
ہسپانیہ	-	-	-	۱۲	۱۹	۲۱
دیگر ممالک	۳۴	۴۰	۴۱	۱۴	۲۴	۱۵
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

پچھلے تین برسون مین مصر کی تجارت درآمد و برآمد کی بڑی بڑی اشیاء کی بابت حسب ذیل تھی:

اشیاء جو باہر گئین				جو باہر سے آئین			
نام جنس	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء	نام جنس	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
	پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری		پونڈ مصری	پونڈ مصری	پونڈ مصری
کپاس	۸۹۳۸۰۳۴	۸۵۲۵۹۴۴	۸۱۸۱۱۷۰	سوتی پارچات	۱۵۴۱۶۰۰	۱۳۲۰۸۳۸	۱۳۸۴۶۶۵
بنولے	۱۹۲۳۷۰۰	۱۸۴۰۳۵۷	۱۴۵۷۷۲۹	ریشمی و اونی پارچات اور ململین کتان وغیرہ	۱۳۰۳۷۰۰	۱۱۵۰۱۲۵	۱۱۷۷۹۸
قند	۶۸۶۵۰۰	۷۶۰۷۹۳	۶۴۹۲۹۳	کوئلہ	۶۱۷۵۰۰	۴۰۴۸۴۷	۳۹۲۱۰۳
لوبیا وغیرہ	۶۹۳۰۰۰	۶۸۷۹۵۸	۶۸۱۰۴۶	جرابین سوتی وغیرہ	۳۷۶۵۰۰	۳۵۶۹۰۳	۳۷۱۸۶۱
گندم	۲۳۸۹۰۰	۸۳۹۵۲	۱۱۰۹۳۶	لکڑی	۶۸۸۳۰۰	۴۳۹۴۰۲	۵۰۷۷۶۳
چاول	۱۳۷۱۰۰	۱۷۱۳۸۷	۹۶۳۰۷	قہوہ	۲۸۶۱۵۰	۲۹۳۲۱۸	۲۷۳۴۶۲
مکی	۱۱۹۰۰۰	۵۸۲۰	۹۶۰۲۶	شراب بیر سپرٹ وغیرہ	۲۹۳۸۵۰	۳۰۹۶۹۷	۲۸۳۲۳۲
کچا چمڑا و کھالین	۸۹۱۰۰	۹۳۷۹۳	۸۳۵۲۶	تمباکو و سگار	۳۴۹۵۰۰	۴۲۴۱۷۷	۴۹۸۸۸۳
پیاز	۱۱۴۱۵۰	۱۴۶۰۶۸	۱۶۰۶۶۸	مٹی کا اور دوسرا تیل	۳۲۴۲۵۰	۴۴۳۶۴	۲۸۹۹۶۰
اون	۳۴۱۵۰	۴۸۱۵۰	۴۷۸۴۵	کلین	۲۷۲۵۰۰	۱۵۲۰۶۵	۲۸۷۲۵۸
سوجی و چوکر	۱۳۷۰۰	۲۲۹۰	۸۲۴۴	فولادی و آہنی اشیا	۶۳۷۵۰۰	۳۴۲۹۰۷	۳۶۲۹۴۱
سوکھا سنگھی	۴۳۴۰۰	۲۳۷۲۶	۱۶۵۹۵	نیل	۲۴۹۹۰۰	۲۰۸۴۲۷	۲۰۰۹۵۹
گوند	۵۶۶	۱۱۷	۲۰۱۸	تازہ و خشک پھل	۲۷۳۰۰۰	۲۴۲۰۱۰	۲۴۱۲۳۴
				حیوانات	۲۴۱۶۰۰	۱۸۷۶۹۷	۱۸۰۹۱۵
				گندم سوجی	۲۰۴۶۰۰	۳۳۷۸۱۵	۱۷۸۱۹۵
				چاول	۱۵۲۱۱۲	۱۲۴۵۲۵	۱۰۲۶۹۷
				قند مصفا	۳۰۶۰۰	۲۵۶۲۳	۲۸۵۹۷

محصول تنباکو سے سنہ ۹۲-۱۸۹۱ء مین ۵۵۲۹۷ ٦ پونڈ مصری سنہ ۹۳-۱۸۹۲ء مین ۸٦٦۰ ۵۷ پونڈ مصری اور سنہ ۹۴-۱۸۹۳ء مین ۷۳۳۹٦۷۴۹ پونڈ مصری وصول ہوئے۔

جو اسباب تجارتی مصر مین داخل ہو مبصرین اوسکی پرتال کرکے مالیت مقرر کرتے ہین۔ مالیت کا اندازہ دو طرح سے کیا جاتا ہے۔ ایک تو بیجکون سے وہ قیمت معلوم کی جاتی ہے جتنی پر وہ اپنے اصلی ملک مین خرید اگیا۔ اور اس قیمت پر کرایہ ڈھوئی اور بیمہ کی اُجرت وغیرہ کل اخراجات ایزاد کر دیئے جاتے ہین دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جس بندرگاہ مین اسباب اُترے۔ اوس بندرگاہ مین تھوک فروشی کے نرخ سے اُسکی جو قیمت ہو اوس مین سے دس فیصدی کم کر دیجاتی ہے۔ تاہم وصولی محصول درآمد و برآمد مین سہولیت پیدا کرنے کی غرض سے حکام محکمہ متعلقہ سوداگرون سے گفتگو کرکے مندرجہ بالا طریقون مین سے کسی ایک طریقہ کی بنا پر بڑی بڑی اجناس درآمد مثلاً پارچات سوتی نیل۔ کوئلہ۔ چاول مٹی کا تیل۔ دالین قند وغیرہ کے لیئے میعادی شرح محصول مقرر کر دیتے ہین۔

مندرجہ بالا جدولون مین جو پرمٹ خانون کے نقشون سے مرتب کیگئی ہین۔ اندازہ کیگئی قیمتون کے مطابق مالیت درج کیگئی ہے۔ اور اوس مین محصول کی مقدار جو مالیت پر ۸ فیصدی کے حساب سے لیا جاتا ہے شامل نہین کیگئی۔ برآمد کی تقریباً تمام اجناس کیلئے بھی محصول مقرر ہے جو بعض پر ماہواری شرحون اور بعض پر سہ ماہی وار شرحون کے مطابق جو شرح چنگی محصول درآمد کیطرح معین کیجاتی ہین لیا جاتا ہے۔

اجناس کی مقدار سوداگرون کے بیان پر درج کی جاتی ہین اور محکمہ پرمٹ خانہ اونکی پڑتال کرتا ہے۔ باہر سے لانے والے یا باہر کو لے جانے والے سوداگر مال کے آنیکا ملک اور جس ملک کو وہ لیجایا جائیگا بتلاتے ہین۔ اور پرمٹ خانہ کے مخبر اور تلاشی کنندگان حتے الوسع اونکے بیانونکی تصدیق کرتے ہین پرمٹ خانہ کے نقشون سے صرف عام تجارت کی مقدار معلوم ہوتی ہے۔ اگر اوس درآمد کی مقدار معلوم کرنی ہو جو خاص مصر مین صرف ہوتی ہے تو درج شدہ مقدار اور مالیت سے اون اشیاء اور اسباب کی مالیت وضع کرنی چاہیئے۔ جو پھر باہر چلی جاتی ہین مگر ایسے اسباب کی مالیت کوئی بہت بڑی نہین۔ اور بہ مشکل ۳ یا ۴ لاکھ پونڈ ہوتی ہے جن مین سے نصف رقم کا تو وہ تمباکو ہوتا ہے جو مصر مین داخل ہوکر پھر سگرٹون اور چرٹونکی شکل مین باہر چلا جاتا ہے۔ جو اسباب مصر کے رستہ دیگر ممالک کو جانے کے لیئے اوس مین داخل ہوتا ہے اوسکی زیادہ سے زیادہ مالیت چھ لاکھ پونڈ سے زیادہ نہین ہو سکتی۔ جس مین ۹/۱۰ حصہ

تو اوس کوئلہ کی مالیت ہوتی ہے جو بندر سعید مین داخل ہو کر ایک فیصدی محصول درآمد ادا کرنے کے بعد پہر باہر چلا جاتا ہے۔ جو اسباب عارضی طور پر بندرگاہون مین امانت رکھا جائے یا پہر جہاز پر لادا جاوے وہ ایسے اسباب مین شمار نہین ہوتا جسے ٹرانزٹ یعنے ملک مین ہو کر نیا لا کہا جاتا ہو۔ فہرست حساب رکھنے اور صحت کی تکمیل کے لیئے حکام پر سٹ جد وجہد کرتے ہین وہ اور تعیین مالیت کا طریقہ ایسا عمدہ ہے کہ مصر کے تجارتی نقشون کی نسبت یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ حتی الامکان درست ہین۔

مصر اور برطانیہ کلان کے درمیان پچھلے پانچ برسون مین جو تجارت باہمی ہوئی اوسکی سالوار مالیت نقشہ ذیل سے منکشف ہو جائے گی جو انگلستان کی مجلس تجارت کے نقشون سے مرتب کیا گیا ہے۔

-	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
مصر سے برطانیہ کلان کو گیا۔	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
	۸۳۶۸۸۵۱	۱۰۶۵۸۸۸۸	۱۰۵۲۵۲۳۰	۸۸۴۵۴۴۶	۹۲۸۴۸۰۱
برطانیہ کلان سے مصر کو آیا	۳۳۸۱۸۳۰	۳۷۸۹۲۳۸	۳۱۹۲۵۹۲	۳۳۶۳۷۸۵	۳۹۹۵۳۹۰

نقشہ ذیل سے اون بڑی بڑی اشیاء و اجناس کی مالیت معلوم ہوگی جو مندرجہ بالا سنین مین مصر سے برطانیہ کلان کو گئین اور وہان سے آئین۔

سال	مصر سے برطانیہ کلان کو گئین				برطانیہ کلان سے مصر کو آئین			
	کپاس	بنولے	قند	لوبیا ماش وغیرہ	سوتی پارچہ	کوئلہ	لوہا	کلین
سنہ ۹۰ء	۳۴۹۹۳۶	۱۰۰۵۸۰۱	۱۰۴۹۹۰	۵۹۹۸۷۶	۱۵۳۵۵۷۶	۱۲۶۵۲۳	۱۵۲۷۱۲	۱۱۸۲۸۲
سنہ ۹۱ء	۷۷۸۹۸۵	۱۸۸۳۲۶۸	۱۵۸۶۷۴	۸۰۰۸۷۴	۱۷۴۵۶۶۹	۱۰۷۴۲۳۸	۲۱۶۹۲۰	۱۳۴۲۹۶
سنہ ۹۲ء	۶۷۰۰۲۴۰	۲۱۰۹۷۸۶	۲۰۱۵۴۰	۶۶۴۷۶۳	۱۴۹۹۹۳	۹۵۲۵۷۷	۱۶۷۰۳۴	۱۱۸۶۴۲
سنہ ۹۳ء	۵۳۶۴۸۱۷	۲۰۴۳۷۲۵	۲۵۵۴۳۸۱	۵۷۱۰۰۷	۱۵۶۹۱۷۶	۶۵۴۳۷	۱۷۴۴۰۳	۱۴۱۸۸۰
سنہ ۹۴ء	۵۷۸۵۵۴۰	۱۸۳۳۷۲۵	۱۹۰۳۸۴	۷۴۹۹۲۸	۱۷۷۳۴۹	۹۴۵۸۵۴	۱۶۱۰۳۴	۱۵۸۱۶۷

سنہ ۱۸۹۱ء مین ۳۵۲۰۰۵ پونڈ کی گندم مصر سے برطانیہ کلان کو گئی اور سنہ ۱۸۹۴ء مین صرف ۴۰ پونڈ کی۔

جہازات مع جہازرانی

بندرگاہ اسکندریہ مین جس قدر جہاز پچھلے پانچ برسون مین داخل ہوئے اور وہان سے روانہ ہوئے اونکی تعداد۔ وزن مجموعی اور قومیت مندرجہ

ذیل دو جدولون مین ظاہر کردیگئی ہے۔ بندرگاہ اسکندریہ مین جب سے لنگرگاہین۔ گہاٹین اور گودیان مکمل ہوگئی ہین۔ گورنمنٹ مصر نے ان کامون کے علاوہ جہازرانی کو اور زیادہ آسان کرنے کے لیئے بندرگاہ مین ایک نیا راستہ تین سو فیٹ چوڑا تیار کیا ہے۔ تاکہ جہازات جو طوفانی موسم مین بندرگاہ مین توقف داخل ہوتے تھے فورًا بخط مستقیم داخل ہوسکین۔ یہ نیا راستہ ۲۶ فیٹ عمیق ہے اور جولائی ۱۸۹۴ء مین جہازرانی کیلئے کھولا گیا تہا۔

جدول۔

سن	تجارتی جہازات جو بندر اسکندریہ مین داخل ہوئے۔		تجارتی جہازات جو بندر مذکور سے روانہ ہوئے	
	تعداد	وزن مجموعی ٹنون مین	تعداد	وزن مجموعی ٹنون مین
سنہ ۱۸۹۰ء	۲۰۱۹	۱۶۳۲۲۲۰	۲۰۲۰	۱۶۱۳۸۰۰
سنہ ۱۸۹۱ء	۲۱۶۳	۱۸۰۷۷۱۷	۲۱۵۸	۱۷۶۵۷۱۶
سنہ ۱۸۹۲ء	۲۳۱۲	۲۱۱۶۱۲۳	۲۲۹۱	۲۰۷۲۲۱۲
سنہ ۱۸۹۳ء	۲۲۷۱	۲۰۳۳۰۶۰	۲۲۳۳	۲۰۲۵۴۳۳
سنہ ۱۸۹۴ء	۲۳۷۵	۲۲۲۱۱۴۵	۲۳۹۷	۲۲۰۱۸۸۲

جدول دوم۔ تعداد تجارتی جہازات بلحاظ قومیت جو سنہ ۱۸۹۴ء مین داخل اور روانہ ہوئے۔

قومیت	آمد		روانگی	
	تعداد جہازات	وزن مجموعی	تعداد جہازات	وزن مجموعی ٹنون مین
انگریزی	۶۹۸	۹۸۸۸۵۰	۶۹۹	۹۹۸۴۸۵
فرانسیسی	۱۴۱	۲۹۴۲۳۶	۱۴۰	۲۹۰۴۸۷
آسٹریا کے	۱۳۹	۱۶۶۳۰۲	۱۳۳	۱۹۳۹۴۹
عثمانیہ	۹۱۳	۲۳۰۵۱۲	۹۸۲	۲۳۵۴۳۸
روسی	۸۴	۱۵۵۲۸۶	۷۸	۱۴۳۱۲۷
اطالین	۱۳۷	۲۲۰۲۷۵	۱۳۳	۲۱۱۳۴۵

قومیت	آمد		روانگی	
	تعداد جہازات	وزن مجموعی	تعداد جہازات	وزن مجموعی ٹنوں میں
سویڈن و ناروے کے	۴۲	۵۹۰۳۶	۳۹	۵۲۸۸۴
یونانی	۱۵۳	۲۲۳۱۴	۱۳۶	۲۹۴۱۲
جرمن	۲۳	۳۳۴۷۵	۲۳	۳۳۴۷۵
ہسپانیہ کے	۱	۹۰۱	۱	۹۰۱
بلجیم کے	-	-	-	-
ڈنمارک کے	۵	۶۹۳۷	۵	۱۲۲۱
ڈچ یعنی ہالینڈ کے	۱	۱۲۲۱	۱	۱۲۲۱
پرتگیز	-	-	-	-
یروشلیم کا جھنڈا رکھنے والے	۵	۲۱۳	۴	۱۷۶
جزیرہ ساموس کے	۲۹	۲۷۱۳	۱۶	۲۳۲۵
مانٹی نیگرو کے	۴	۸۷۴	۷	۱۷۲۳
میزان ۱۸۹۶ء	۲۳۷۵	۲۲۲۱۱۴۵	۲۳۹۷	۲۲۰۱۸۸۵

نہر سویز ۱۸۹۶ء میں بڑی بڑی قوموں کے جو جہاز نہر سویز میں سے گزرے ان کی تعداد اور مجموعی وزن یہ ہیں:-

نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنوں میں	نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنوں میں
برطانیہ کلاں	۲۳۸۶	۴۳۲۶۸۲۶	روس	۳۵	۱۱۹۳۶۳
جرمنی	۲۹۶	۸۸۷۳۶۳	ٹرکی	۳۳	۵۷۰۳۸
فرانس	۱۸۵	۷۱۰۹۹۹	یونان	-	-
ہالینڈ	۱۹۱	۴۸۴۵۷۰	بلجیم	-	-
اٹلی	۶۳	۱۸۱۱۴۹	جاپان	۶	۱۷۱۴۸
آسٹریا	۷۸	۲۷۸۷۹۹	چین	-	-

نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنون مین	نام ملک	تعداد	مجموعی وزن ٹنون مین
ہسپانیہ	۲۸	۱۱۸۲۳۳	مصر	۲	۲۱۷۵
ناروے	۴۱	۹۲۳۲۳	سیام	۳	۳
پرتگال	۲	۱۲۰۲	امریکہ	۵	۵۴۳۶

پچھلے چھہ برسون مین نہر سویز مین سے جو جہاز گذرے اونکی تعداد اور مجموعی وزن سالوار اور کمپنی کی آمدنی ذیل مین درج کیجاتی ہے:-

سنہ	تعداد جہازات	مجموعی وزن ٹنون مین	کمپنی کی سالانہ آمدنی	سنہ	تعداد جہازات	مجموعی وزن ٹنون مین	سالانہ آمدنی
۱۸۸۹ء	۳۴۲۵	ٹن ۹۶۰۵۷۴۵	پونڈ ۲۷۳۵۶۶۸	۱۸۹۲ء	۳۵۵۹	ٹن ۱۰۸۶۶۴۰۱	پونڈ ۲۹۷۸۰۹۷
۱۸۹۰ء	۳۳۸۹	۹۷۴۹۱۲۹	۲۶۷۹۳۶۰	۱۸۹۳ء	۳۳۴۱	۱۰۷۵۳۷۹۸	۲۸۲۴۴۹۶
۱۸۹۱ء	۴۲۰۷	۱۲۲۱۷۹۸۶	۳۳۳۶۸۸۶	۱۸۹۴ء	۳۳۵۲	۱۱۲۸۳۸۵۵	۲۹۵۱۰۷۳

سنہ ۱۸۹۴ء مین ۲۰۹۹۵۱۶ مسافر نہر سویز مین گذرے - یہ نہر ۱۰۰ میل لمبی ہے - جن مین سے ۶۶ میل کھدائی ہوئی - اور ۲۱ میل قدیم جھیلین ہین - یہ بحیرۂ قلزم کو بحیرہ روم سے ملاتی ہے - اور ۱۷ نومبر سنہ ۱۸۶۹ء کو جہازرانی کے لیئے کھولی گئی تھی -

۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو کمپنی نہر سویز کے سرمایہ کا حساب کہ اس قدر تمسک قایم اور اسقدر بیباق ہو چکے ہین حسب ذیل تھا:-

		فرینک	فرینک
(۱) سرمایہ ۴ لاکھ حصص - فی حصہ مالیتی پانسو فرینک -	۳۹۲۳۱۷ حصص قایم =	۱۹۶۱۵۸۵۰۰	۲۰۰۰۰۰۰۰۰
	۷۶۸۳ حصص بیباق کرگئے =	۳۸۴۱۵۰۰	
(۲) غیر سودی چٹھی کی بابت تمسک ۴۰۰۰۰۰ فی تمسک مالیتی ۸۵ فرینک -	۳۹۵۸۳۳ تمسک قایم =	۳۳۶۴۵۸۰۵	۳۴۰۰۰۰۰۰
	۴۱۶۷ تمسک بیباق کرگئے =	۳۵۴۱۹۵ -	
(۳) قرضہ (۱۸۶۷–۱۸۶۸ء) ۳۳۳۳۳۳ تمسک فی تمسک مالیتی تین سو فرینک	۲۵۰۰۶۴ تمسک قایم =	۷۵۰۱۹۲۰۰	۹۹۹۹۹۹۰۰
	۸۳۲۶۹ تمسک بیباق =	۲۴۹۸۰۷۰۰	
(۴) قرضہ (۱۸۸۰ء) ایک لاکھ ۲۰ ہزار تمسک میعادی ۳۰ برس فی تمسک مالیتی سو فرینک ..	۵۰۶۵۲ تمسک قایم =	۵۰۶۵۲۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰
	۶۹۳۴۸ تمسک بیباق =	۶۹۳۴۸۰۰	

(۵)۔ قرضہ (سنہ ۱۸۸۰ء) ۲۹۰۳۰ تمسک ۳ فیصدی سود کے مالیت مختلف۔	۲۴۰۰ تمسک فک کردیئے گئے	فرنیک ۲۶۹۹۹۹۶۲
(۶)۔ قرضہ (۱۸۸۷ء) ۹۵۰۰۰ تمسک تین فیصدی سود کے	۸۸۳ تمسک فک کرائے گئے	۸۵۱۲۷۸۲۰
		۴۵۸۱۲۷۶۸۲

اس سرمایہ کے علاوہ بانیان نہر کے ایک لاکھ حصص ہین جن حصون کو بپابندی چند شرائط فاضلہ منافع مین سے حصہ پانے کا استحقاق حاصل ہے۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین بانیون کے حصون کو فاضلہ رقم منافع سے ۲۳۲۶۷۳۰۴ فرنیک ملے۔

مندرجہ بالا چار لاکھ حصون مین سے ۱۷۶۶۰۲ حصے پہلے خدیو مصر کی ملکیت تھے۔ جو انگریزی گورنمنٹ نے نومبر سنہ ۱۸۷۵ء مین ۳۹۷۶۵۸۲ پونڈ کو اوس سے خرید لیئے۔ مگر خدیو نے کمپنی کے چند دعاوی اور متنازعہ فیہ حساب کتاب کے تصفیہ مین اپنے ۱۷۶۶۰۲ حصص کے تمام منافع بروئے معاہدہ سنہ ۱۸۶۹ء سنہ ۱۸۹۴ء تک کمپنی نہر سویز کے حوالہ کردیئے ہوئے تھے (چنانچہ انگلستان کو مندرجہ بالا رقم کے عوض جو اوسنے حصون کی قیمت کی بابت ادا کی سنہ ۱۸۹۴ء تک منافعون کے عوض مصری گورنمنٹ ۱۹۳۸۵۰ پونڈ مصری سالانہ بطور سود ادا کرتی رہی)۔

کمپنی نے ان ۱۷۶۶۰۲ حصص کے جمیع منافعون کی کفالت پر ایک لاکھ بیس ہزار تمسک جاری کیئے کہ ان حصون سے جو منافع ملے وہ اس قرضے کے تمسک دارون یعنے قرضخواہون کو دیا جاوے مگر بقدار منافع مین سے اسقدر رقم سالانہ فنڈ بے باقی کے لیئے وضع کرلی جایا کرے کہ سنہ ۱۸۹۴ء تک وہ قرضہ یعنے تمسک بیباق ہوجاوین۔

کمپنی نہر سویز کے بنیادی قوانین کے روسے قرار دیا گیا ہے کہ سرمایہ کا خالص منافعہ اگر پانچ فیصدی سے زیادہ ہو تو فاضلہ رقم اسطرح تقسیم کی جاوے۔ (۱) فاضلہ کا ۱۵ فیصدی مصری گورنمنٹ کو (۲) ۱۰ فیصدی بانیون کے حصص کو (۳) ۲ فیصدی ملازمون کمپنی کو (۴) ۷۱ فیصدی ۳۹۶۴۰۰ حصص کو (۵) ۲ فیصدی مینیجنگ ڈایرکٹرون (مہتممون) کو۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین خالص منافعہ ۴۲۲۳۶۷۳۰۴ فرنیک ہوا۔

وسائل آمد و رفت و خط و کتابت یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ء کو مصر مین ۱۰۹۸ میل کا سرکاری

اور ۲۷۶ میل کمپنیونکی کل ۱۱۰۷ میل ریل جاری تھی جن مین سے ۹۰۸ میل ڈلٹا (مصر البحری) مین تھی اور ۱۹۳ میل مصر الصعید مین۔ انکے علاوہ ۱۳۷ میل زیر تعمیر تھے۔

مندرجہ ذیل جدول سے پچھلے ۵ برسون مین سرکاری ریلون کی جسقدر لمبائی تھی اور دیگر مراتب معلوم ہو جائین گے۔

سنہ	لمبائی لین کے	تعداد مسافران	مقدار مال جو ڈھویا گیا	خالص بچت
	میل		ٹن	پونڈ مصری
۱۸۹۰ء	۹۶۱	۴۶۹۶۲۸۶	۱۷۲۱۴۹۲	۷۹۸۴۱۸
۱۸۹۱ء	۹۹۲	۵۶۱۲۲۵۶	۲۱۴۷۲۵۸	۹۲۵۰۰۹
۱۸۹۲ء	۹۹۹	۷۰۴۷۲۹۵	۲۲۵۶۵۵۶	۹۵۱۹۲۲
۱۸۹۳ء	۱۰۸۰	۹۳۰۱۰۸۱	۲۱۱۳۰۰۲	۹۱۸۵۸۷
۱۸۹۴ء	۱۰۸۷	۹۸۲۷۸۱۳	۲۳۹۱۸۶۸	۱۰۰۷۰۷۰

۱۸۹۴ء مین کل آمدنی ریلوے سے ۲۳۸۳۷۷۱ پونڈ مصری۔ اور خرچ ۳۵۷۶۷۷ پونڈ مصری یعنے آمدنی سے تقریباً ۳۴ فیصدی ہوا۔

۱۸۹۴ء کے اخیر پر سرکاری تار برقی کی لمبائی ۲۲۶۹ میل۔ اور اونکی تارونکی ۷۱۶۴ میل تھی گورنمنٹ نے ایک ٹیلیفون کمپنی کو شہرون مین ٹیلیفونکی تارین پھیلانے کا اجارہ دیا ہے۔ ایسٹرن (مشرقی) ٹیلیگراف کمپنی کو بھی اسکندریہ سے براہ قاہرہ سویز تک۔ اور بندر سعید سے سویز تک تار پھیلانے اور نیز اپنے سلسلہ ہائے تار برقی کو انگلستان اور ہندوستان کے سلسلون سے ملانے کی اجارے عطا ہوئے ہین ۱۸۹۴ء مین ۱۹۸۸۷۶۵ اور سال ماسبق مین ۱۷۲۱۸۷۴ پیغام سرکاری تار برقیون ذی روانہ کیئے۔ کمپنی کے پیغام علیحدہ ہین۔

مصر کے شہرون مین ۲۵۲ ڈاک خانے ہین۔ اور انکے علاوہ ۴۰۵ سفری اور ۳۸۳ دیہاتی ڈاکخانجات ہین مصر کے ڈاک خانون مین اب وہ تمام کام ہوتے ہین جو کہ دیگر مہذب ممالک کے ڈاکخانہ کرتے ہین ۱۸۹۴ء مین مصری ڈاک خانون مین جو خطوط۔ پوسٹ کارڈ اخبارات وغیرہ گذرے اون کی تفصیل یہ ہے:۔

قسم خطوط	ملکی	غیر ملکی	میزان
لفافے۔ پوسٹ کارڈ	۱۰۰۶۰۰۰۰	۴۱۰۶۵۰۰	۱۴۱۶۶۵۰۰
اخبارات وغیرہ	۴۴۹۰۰۰۰	۲۴۱۳۵۰۰	۶۹۰۳۵۰۰
میزان	۱۴۵۵۰۰۰۰	۶۵۲۰۰۰۰	۲۱۰۷۰۰۰۰

منی آرڈرونکی تعداد ۴۲۲۴۰۰،۰۰۱ - اور اونکی مالیت ایک کروڑ بیالیس لاکھ پونڈ مصری تھی غیر ملکی خط وکتابت مین سے ۳۱ فیصدی برطانیہ کاران کے ساتھ ہوئی +

سکے۔ اوزان اور پیمانے

سکے } پیاستر طارف = ۱۰ ملیم۔ پونڈ مصری = ۱۰۰۰ ملیم یا ۱۰۰ پیاستر طارف کے۔ ۹۷½ پیاستر طارف = ایک پونڈ انگریزی۔ ۷۷⅕ پیاستر = ۲۰ فرینک یا طلائی نپولین کے۔

مصری پونڈ کا وزن ۸½ گرام ہوتا ہے۔ اوس مین ۸۷۵/۱۰۰۰ حصہ خالص سونا یعنی ۷۴۳۷۵/۱۰۰۰۰ گرام ہوتا ہے دس پیاستر کا نقرئی سکہ وزن مین ۱۲½ گرام ہوتا ہے۔ اوس مین ۹/۱۰ حصے یعنی ۱۱¼ گرام خالص چاندی ہوتی ہے۔ مصر کے نقرئی سکہ مین ۱۸۸۵ء و ۱۸۸۶ء مین مکمل اصلاح کیگئی۔ اس سے پہلے یوروپ کے تمام ملکون کے سکے عام مروج تھے۔ مگر اب غیر ملکی نقرئی سکے پر بٹہ لیا جاتا ہے۔ خدیو کے فرمان مورخہ یکم اگست ۱۸۹۱ء کے رو سے ۱۸۹۲ء کی یکم جنوری سے مصر مین میٹریکل سسٹم کے پیمانون اور وزنون کو جاری کیے جانیکا حکم دیا گیا۔ اور اس قاعدہ کو پہلے سرکاری اور انتظامی بیوپارون مین لازمی گروانا گیا۔

غلے کے پیمانے } غلہ کی مقدار پیمانہ اردب مین دیجاتی ہے وہ ۵۴۴۵/۱۰۰۰ بشلون کے برابر ہوتا ہے۔ اردب کے مختلف وزن حسب ذیل ہین۔

ایک اردب گندم = ۳۱۵ رطل۔ ایک اردب لوبیا وغیرہ = ۳۲۰ رطل۔ جو = ۲۵۰ رطل۔ مکی = ۳۱۵ رطل۔ بنولے = ۲۷۰ رطل۔

اوزان } اوقیہ = ۱۳۲۰۰/۱۰۰۰۰ اونس کے۔ رطل = ۹۹۰۴۹/۱۰۰۰۰۰ پونڈ کے۔ اوقی = ۲۷۵۱۳/۱۰۰۰۰ پونڈ کے۔ قنطر = ۱۰۰ رطل = ۳۶ اوقی = ۹۹۰۴۹/۱۰۰۰ پونڈ کے۔

طولانی پیمانے } ذرع بلدی = ۲۲ ۸۳۵/۱۰۰۰ انچ + ذرع معماری = ۲۹ ۵۲۷/۱۰۰۰ انچہ۔

نصاب = ۹۱۳ انچہ۔

سطحی پیمانے فدان = ایکڑکے۔ مربع پِق = ۶ مربع فیٹ، انچ مربع۔ یہ پیمانہ چھوٹے چھوٹے قطعات ارضی اور مکانات وغیرہ کے ناپنے مین مستعمل ہوتا ہے۔

سفرائے و ایلچیان ملکہ انگلستان کیطرف سے قاہرہ مین ایجنٹ اور قونصل جنرل۔ اور خاص ایلچی۔ لارڈ کرومر جی۔ سی۔ بی۔ جی۔ سی۔ ایم۔ جی۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای۔

سکرٹریان۔ رینل راڈ سی ایم جی۔ کونٹ ڈی سالیس۔ اے مچل انیس۔ آنریبل آرتھر سٹانلی۔

قونصل جنرل اور جج بمقام اسکندریہ۔ سر چارلس کُکسن۔ کے سی ایم جی۔ سی بی۔

قونصل بمقام قاہرہ۔ ریلیف بارگ سی ایم جی۔

انکے علاوہ طنطہ۔ زجازیج۔ دمیاط۔ بندر سعید۔ سویز اور سواکم مین انگریزی قونصل مامور ہین۔ امپیریل ٹرکش کمشنر بہ مصر۔ ہز اکسلنسی دو تلو غازی مختار پاشا۔

۴۔ بوسنیا و ہرزی گووینا یہ دونون صوبے بروے عہدنامہ برلن ملکی انتظام اور فوجی قبضہ کے لیئے آسٹریا ہنگری کی گورنمنٹ کے سپرد کیئے گئے۔ انکا نظم و نسق مجلسِ بوسنیا کے اختیار مین ہے جس کا پریسیڈنٹ شہنشاہ آسٹریا کے قائمقامی کی حیثیت مین اپنا کار وزیر صیغہ مال ہر نصبہ ساراجیو و پراونشل گورنمنٹ کا صدر مقام ہے۔ یہ گورنمنٹ جو خاص صوبہ ہائے مذکورہ بالا مین اعلٰے اقتدار رکھتی اور آسٹروی زبان مین "لینڈس زیجی رنگ" کہلاتی ہے تین محکمون محکمہ معاملات اندرونی۔ محکمۂ مال و محکمہ عدالت عامہ پر مشتمل ہے۔ انتظامی مقاصد کے لیئے یہ صوبے چھ اضلاع (قریہ) اور ۴۸ تحصیلون (ڈسٹرکٹ) مین تقسیم کیئے گئے ہین۔ پراونشل گورنمنٹ کی امداد کیلئے ایک مجلسِ مشیران ہے جس مین ساراجیو کے مذہبی عہدہ داران اعلٰے اور بارہ قائمقام رعایا کے داخل ہین۔ اسیطرح کی مجلسین ضلاع و تحصیلون کے حکام کی امداد کیلئے مقرر ہین۔

۱۸۹۵ء کی آمدنی کا اندازہ ۴۰,۱۰۷ فلورن (فلورن = ۲ شلنگ کے) اور خرچ کا اندازہ ۹۰۴۹ فلورن کیا گیا ہے۔ اور ۱۸۹۵ء کے موازنہ مین ۵۹۰۰۰ فلورن کی ایک غیر معمولی رقم بوسنیا و ہرزیگوینا کی فوج کے اخراجات کی بابت درج کیگئی ہے۔

بوسینیا وہرزی گووینا مین چھ اضلاع (قریہ) ہین - اور انکا رقبہ ۲۳۲۶۲ مربع میل ہے سنجق نووی بازار پر گو فوجی قبضہ آسٹریا کا ہے - مگر اوس کا ملکی انتظام ٹرکی کرتی ہے ۱۸۹۵ء مین آبادی ۱۵۶۸۰۹۲ (مذکر ۸۲۸۱۸۰ مؤنث ۷۳۹۹۱۲) تھی - مذہب وار تفصیل یہ ہے -

گریک اورینٹل کرسچین (مشرقی عیسائی پابند کلیساء یونانی) ۶۷۳۱۶۱ - مسلمان ۵۴۸۱۸۸ - رومن کیتھولک عیسائی ۳۳۴۳۰۶ - یہودی ۸۲۰۸ دیگر مذاہب ۳۸۹۹ -

باشندونکی قومیت سروین ہے - صرف جنوبی اضلاع مین اکثر (البنی) اور تمام علاقہ مین خال خال جپسی پائے جاتے ہین - بڑے آباد شہر یہ ہین -

سارا جیوو (صدر مقام) آبادی ۳۸۰۸۳ - مسطر ۱۴۳۷۰ - بنجالوکا ۱۳۵۶۶ - دولینا تزلہ ۱۰۲۲۷ -

ان صوبون مین ایک اعلے کالج - دو معمولی کالج - چار تجارتی سکول - ۴۶۹ مکاتب ابتدائیہ - ایک مذہبی مدرسہ کلیسائی یونانی کے پادریون کا - ایک مدرسہ رومن کیتھولک پادریون کے لیئے - اور ایک ٹریننگ کالج معلمین کیلئے ہے -

سارا جیوو مین عدالت عالیہ ہے - اور اضلاع و تحصیلون کی عدالتین ابتدائی عدالتین متصور ہوتی ہین -

زمین بڑی زرخیز ہے - مگر طریقہ کاشت نہایت ہی بھدا اور پرانا ہے - ہرزی گووینا کی بڑی مشہور فصل تمباکو ہے مکی - گندم - جو - پیغمبری جو - پیغمبری گندم - جوار - گھونی کنک - آلو - سن اور کتان کی بھی بکثرت کاشت ہوتی ہے - دونون صوبون مین پھل کی بہت افراط ہے -

ہرزی گووینا مین انگور کی کاشت ہوتی ہے لیکن اونسے جو شراب تیار ہوتی ہے وہ مقامی صرف کو بھی کفایت نہین کرتی نیشکر کی بھی کاشت ہوتی ہے - اور دوبوج کے قریب بمقام اسودا ایک سرکاری کارخانہ قندسازی کا ہے -

ریشمی کیڑونکی پرورش کو بھی رواج دیا گیا ہے - عام پیشہ اور ذریعہ کسب معاش مویشی پالنا اور چرانا ہے جنگلات کا رقبہ کل رقبہ سے ۵۰ فیصدی ہے -

معدنیات بافراط موجود ہین - کانون سے لوہا - تانبا - میگنیشیا - کرنڈ - سرمہ - سیماب - سیسہ - جست اور کوئلہ نکالا جاتا ہے - بمقام ڈولینا تزلہ نمک کی کانین موجود ہین - ۱۸۹۲ء مین ۲۰ دھات کی کانون -

۶ دہات گلانیکے کارخانون اور دو نمک کی کانون پر کام جاری تہا۔

سنہ ۹۴ء مین پندرہ لاکھ ۷۰ ہزار پونڈ کا مال (جن مین سے دو لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ کی کارخانون کی بنی ہوئی اشیاء اور دو لاکھ پچاس ہزار پونڈ کی دہات اور کلین تہین) باہر سے آیا۔ اور ۱۴۱۲۲۵۰ پونڈ کا مال باہر گیا جن مین سے ۶ لاکھ ۱۶ ہزار پونڈ کے مویشی اور مویشی کی پیداوار تہی۔ اڑہائی لاکھ کے خشک کردہ بیر۔ اور ایک لاکھ ۳۵ ہزار پونڈ کے چوبی تختے تہے محصول درآمد و برآمد کے مقاصد کے متعلق بوسنیا و ہرزیگووینیا آسٹریا ہنگری کا علاقہ سمجہے جاتے ہین۔

انمین ہنوقت ۷۱۴ میل ریل اور ۱۳۱۵ میل سلسلہ تار برقی موجود ہے۔ سنہ ۹۴ء مین ۶۶۹۹۶۶۴۲ لفافے اور پوسٹ کارڈ۔ ۴۴۴۴۴۲۹ مطبوعہ پیکیٹ و نمونے اور ۱۲۰۸۹۹۴ اخبارات یہانکے ڈاک خانون نے روانہ اور تقسیم کیئے۔

فوجی خدمت ۲۰ برس سے اوپر عمر والے پر لازمی ہے۔ دیسی فوج مین فوج پیدل کی بارہ پلٹنین (ہر پلٹن چار کمپنیونکی) ہین جن مین بوقت امن ۴۵۱۵ آدمی ہوتے ہین۔ آسٹریا ہنگری کی فوج قابض کی تعداد اسوقت ۲۴۴۸۰ ہے ۔

۵۔ جزیرہ قبرس

بحیرہ روم مین بلحاظ وسعت یہ تیسرا جزیرہ ہے۔ ایشیاء کوچک کے ساحل سے وہ ساٹھ میل اور شام کے ساحل سے ۴۱ میل ہے۔ ۴ جون سنہ ۷۸ء کے معاہدہ قبرس[۱] کے رو سے جو انگلستان اور ٹرکی مین ہوا۔ اس جزیرہ کا قبضہ و انتظام بچندین وجوہات انگلستان کو دیدیا گیا۔ یہان انگریزون کی طرف سے ایک ہائی کمشنر مقرر ہے۔ موجودہ کمشنر سر والٹر جوسف سینڈل کے سی ایم جی ہین۔ جو سنہ ۹۲ء مین مقرر کیئے گئے۔ اونکی تنخواہ تین ہزار پونڈ سالانہ ہے۔ اونکو وہی اختیارات حاصل ہین جو نوآبادیون کے گورنرون کے معمولی اختیارات ہین۔ ہائی کمشنر کی امداد کے لیئے ایک اکزکٹو کونسل (مجلس عامل) مقرر ہے۔ جس مین فوج کا افسر اعلے گورنمنٹ قبرس کا چیف سکرٹری۔ کوئینز ایڈوکیٹ اور ریسیور جنرل شامل ہین۔ لیجسلیٹو کونسل مین ۱۸ ممبر ہین۔ ۶ مندرجہ ذیل سرکاری عہدہ دار۔

چیف سکرٹری۔ کوئینز ایڈوکیٹ۔ ریسیور جنرل۔ ڈایرکٹر محکمہ پیمایش۔ اونیکوسیا کا کمشنر۔ اور بارہ

---

[۱] معاہدہ قبرس مفروضہ مظالم آرمینیا مین بالتفصیل درج ہے۔ مؤلف ۱۲

ممبر (پانچ برس کی میعاد کے لیئے) رعایا منتخب کرتی ہے۔ مسلمان ووٹر تین ممبرون سےلئے اور غیر مسلم ووٹر نو ممبرون کے لیئے رائے دیتے ہین۔

تمام عثمانلی مرد رعایا و سرکار انگریزی اور اجنبی جو ۲۱ برس سے عمر مین کم نہ ہون۔ جزیرہ مین پانچ برس رہائش رکھ چکے ہون۔ اور ان ٹیکسون مین سے جو "ورغس" کہلاتے ہین۔ کوئی ایک ٹیکس ادا کرتے ہون رائے دینے کا استحقاق رکھتے ہین۔ بڑے بڑے شہرون مین میونسپل کمیٹیان موجود ہین جن کے ممبرون کو سکونت رکھنے والے مالکانِ مکانات اور محصول ادا کنندگان منتخب کرتے ہین۔ میونسپل کمیٹی کا ممبر وہ شخص ہو سکتا ہے جو ووٹر (رائے دہندہ) ہو اور ایسی جایداد کی بابت محصول دیتا ہو جس کی سالانہ آمدنی بلحاظ آبادی شہر دس پونڈ سے ۴۰ پونڈ تک ہو۔

جزیرہ کا رقبہ ۳۵۸۰ میل مربع۔ آبادی (بروئے مردم شماری سنہ ۱۹۰۱ء) ۲۰۹۲۸۶ ہے جن مین سے ۱۰۶۸۳۸ مرد اور ۱۰۲۴۴۸ عورتین ہین۔ فوج اس آبادی مین شامل نہین۔ آبادی کی گنجانی کی اوسط فی مربع میل ۵۸ ۱/۵ ہے۔ مسلمان ۵۶۹۲۶ ہا ور دیگر مذاہب کے جنمین زیادہ تر گریک چرچ کے معتقدین ہین ۱۴۹۳۶۰ ہین۔ سنہ ۱۹۰۵ء مین حساب لگایا گیا تھا۔ کہ اوسط پیدایش فی ہزار ۳۳ ۱/۲۵۔ اور اوسط اموات فی ہزار ۲۴ ہے۔

بڑے بڑے شہر یہ ہین۔

نیکوسیا جو جزیرہ کا صدر مقام اور گورنمنٹ کا دار الریاست ہے آبادی ۱۲۵۱۵۔ بندرگاہ لارناسہ کا ۷۵۹۰ بندرگاہ لماسول ۸۲۹۸۔ فاملہ گوسٹا بمہ وروشیا ۸۰۳۳۔ پافو بمعہ قطیمیہ ۱۰۸۰۲۔ قرینیہ ۱۳۲۲۔

جزیرہ چھ اضلاع پر منقسم ہے۔ جو مندرجہ بالا شہرون کے نام سے پکارے جاتے ہین۔ دو تین برائے نام ہائی سکولون کے ماسوا، باقی تمام مدارس جزیرہ کے ابتدائی ہین۔ معائنہ مدارس کے لیئے سرکاری انسپکٹر مقرر ہے اور گورنمنٹ تعلیم کی امداد کے لیئے ۳۳۰۰ پونڈ سالانہ عطا کرتی ہے۔ سنہ ۱۹۰۸ء مین ۲۱۰ عیسائی سکول تھے جن کے طلباء کی تعداد ۱۴۱۰۹ تھی۔ اور ۱۷۰ اسلامی مدارس بمعہ ۵۰۰۳ طلباء کے تھے۔ سرکاری امداد کے علاوہ باقی کل خرچ سررشتہ تعلیم پر ۱۲۵۸۰ پونڈ سالانہ ہے۔ یہ رقم فیسون، چندون اور اوقاف سے حاصل ہوتی ہے۔ یہان دس ہفتہ وار اخبار جاری ہین۔ دو انگریزی مین ۶ یونانی اور دو ترکی مین۔ جزیرہ مین کل عدالتین جنکی سنہ ۱۸۸۲ء مین اصلاح ہوئی تھی حسب ذیل ہین:-

(۱)۔ایک عدالت عالیہ جو دیوانی فوجداری اپیلین سماعت کرتی ہے (۲) چھ فوجداری عدالتین جن کو غیر محدود فوجداری اختیار حاصل ہین (۳) چھ عدالتہاے ضلع جنکو فوجداریکی محدود اور دیوانی کے غیر محدود اختیارات حاصل ہین (۴) چھ مجسٹریٹی عدالتین جنکو سرسری تحقیقات کا اختیار ہے (۵) دیہاتی منصفونکی عدالتین۔عدالت عالیہ کے سوائے اور کل عدالتون مین دیسی (مسلمان وعیسائی) جج شریک ہوتے ہین۔آبادی کے لحاظ سے جرائم کی مقدار بہت زیادہ ہے۔اور باشندے مقدمہ بازی کی شایق ہین۔پولیس جو ملکی محافظت تقریباً ۷۰۰ جوان ہین۔

پانچسال گذشتہ کی آمدنی وخرچ حسب ذیل ہے۔حسابی سال ۳۱ مارچ کو ختم ہوتا ہے۔

—	سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء	سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء	سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء	سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
آمدنی	۱۹۴۹۳۶	۲۱۷۱۶۲	۱۸۹۹۳۳	۱۷۷۰۵۴	۱۶۷۰۹۳
خرچ	۱۰۷۵۸۹	۱۱۲۷۴۲	۱۱۱۳۹۴	۱۱۷۶۵۴	۱۱۴۷۵۶

آمدنی کی بڑی مدین یہ ہین:۔

پیداوار ارضی کا عشر (جو جنس مین لیا جاتا ہے) جایداد غیر منقولہ اور تجارتی منافعون کے ٹیکس۔ٹیکس بدل عسکریہ۔بھیڑ بکری اور سورون کا ٹیکس۔محاصل درآمد وبرآمد۔محصول آبکاری۔اسٹامپ ورسوم عدالت اور اجارۂ نمک سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء مین آمدنی پرمٹ ۲۷۷۲۱ پونڈ ہوئی۔

قومی قرضہ کوئی نہین۔بروے معاہدہ سنہ ۱۸۷۸ء ۹۲۸۰۰ پونڈ کی سالانہ رقم بطور خراج باب عالی کو ادا کرنی واجب ہے(مگر اسے عثمانیہ خزانہ مین براہ راست داخل کرنے کی بجاے سنہ ۱۸۵۵ء کے ترکی قرضہ ضمانتی کے قرضخواہون کو دیدیا جاتا ہے۔مترجم)

انگلستان کے شہنشاہی فنڈ سے جزیرہ قبرس کی گورنمنٹ کو حسب ذیل سالانہ امداد ملی ہے۔سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء مین ۴۶ ہزار پونڈ سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء مین ۳۵ ہزار پونڈ سنہ ۱۸۹۲-۹۳ء مین ۰۰ ہزار سنہ ۱۸۹۳-۹۴ء مین صفر سنہ ۱۸۹۴-۹۵ء مین ۳۵ ہزار۔

قبرس زراعتی ملک ہے۔بڑی پیداوارین یہ ہین۔غلہ۔کپاس۔خروب۔السی۔زیتون۔ریشم۔کشمش۔پھل ترکاریان۔پنیر۔اون۔کچا چمڑا۔شراب۔قابل زراعت رقبہ مین سے ایک تہائی مزروعہ ہے۔واتین بھی

بافراط ہین سواحل سے ہر سال ۲۰ ہزار سے لیکر ۳۰ ہزار پونڈ تک کا اسفنج - (جو دراصل ایک قسم کا دریائی جانور ہے) پکڑا جاتا ہے -

تجارت درآمد، برآمد اور جہازات کی آمد و رفت کا نقشہ حسب ذیل ہے یہ ہے تجارت کی مالیت مین نقدی شامل نہین -

	سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء	سنہ ۱۸۹۱-۹۲ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۸۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ	پونڈ
مالیت تجارت درآمد پونڈ مین	۲۷۴۱۲۳	۳۴۴۱۲۵	۳۴۴۶۸۱۱	۳۱۶۸۷۲	۲۵۵۴۳۹
مالیت تجارت برآمد پونڈ مین	۳۹۹۶۴۸	۴۳۲۴۱۹	۲۹۸۱۶۵	۳۱۶۵۴۳	۲۵۷۹۰۲
وزن جہازات آیندہ و روندہ ٹنون مین -	ٹن ۴۷۴۴۴۱	ٹن ۵۲۳۷۲۹	ٹن ۵۱۵۹۲۲	ٹن ۵۴۹۳۳۲	ٹن ۴۶۳۴۷۴

تجارت درآمد کی مالیت وہ درج کی جاتی ہے جو اوسکی مال اترنے کی بندرگاہ مین ہوتی ہے - اور اس مین ڈھوئی - کرایہ - قیمت خرید اور تمام دیگر اخراجات شامل ہین - تجارت برآمد کی وہ مالیت درج ہے جو روانگی کے بندر مین جب کہ مال جہاز پر لدنے کو تیار ہو اوسکی ہوتی ہے - مقدار و مالیت اسباب سوداگرون کے بیان پر لکھی جاتی ہے - اور قابل محصول اشیاء کو واقعی وزن کر لیا یا ناپ لیا جاتا ہے جس ملک سے مال آئے یا جہان جائے وہ بھی سوداگرون کے بیان پر لکھے جاتے ہین - اور بجکون اور جہاز کی بلٹیون سے انکے بیان کی تصدیق کر لیجاتی ہے - جو مال باہر سے آتا ہے وہ قبرس مین ہی کھپتا ہے - اس کے راستہ دوسری جگہ نہین جاتا -

سنہ ۹۴ء مین انگلستان سے ۷۶۴۵۶ پونڈ کا مال قبرس مین آیا - اور قبرس سے وہان ۹۹۴۴۶ پونڈ کا گیا - قابل محصول تجارت برآمد ۴۴۴۹۰۴ پونڈ - اور محصول سے بری ۹۹۵۷۴ پونڈ تھی - آخر الذکر رقم مین ۱۹۹۷۶ پونڈ مالیت کی نقدی شامل ہین -

اشیاء برآمد - گندم - جو - خرنوب - شراب - کپاس - کشمش - ریشمی کوئے - کچے چمڑے اور کھالین - اون - پنیر مسور ماش وغیرہ - حیوانات - پھل اور ترکاریان بڑی بڑی اشیاء درآمد سوتی و اونی پارچات - تمباکو - ادویات چاول - الکحل - لوہا - چمڑا - مٹی کا تیل - لکڑی - قند - صابن اور مٹی کے برتن -

مروج سکے۔ انگریزی۔ ترکی اور فرانسیسی طلائی و انگریزی نقرئی سکے۔ قبرسی پیاسٹر۔ نیم پیاسٹر اور چہارم پیاسٹر۔ نو قبرسی پیاسٹر ایک شلنگ کے برابر ہوتے ہین۔ امپیریل عثمانیہ بنک نے جزیرہ مین اکثر جگہ شاخین کھولدی ہین۔ ترکی پیمانے اور وزن مروج ہین۔

جزیرہ مین تقریباً ۴۰۰ میل عمدہ سڑکین اور ۴۰۰ میل سلسلہ تار برقی ہے جو اسکندریہ اور شام سے ملا ہوا ہے۔ ۱۸۹۴ء مین جملہ خطوط و پیکیٹ وغیرہ جزیرہ مین حسب ذیل تقسیم کئے گئے۔ مقامی ۲۵۰۱۰۵۔ باہر سے آئے ۴۴۸۵۷۳۲۲۔ ممالک غیر کو روانہ کئے گئے ۱۷۷۶۹۹۔ ۱۸۹۷ء مین لارنیکا سے تیس میل ریلوی لائن تیار کرنیکی منظوری دیگئی +

۶ - ٹیونس[۱]

حکمران بے۔ سید علی بن سیدی احسن بے۔ پندرہ اکتوبر ۱۸۱۷ء کو متولد ہوا اور ۲۸ اکتوبر ۱۸۸۲ء کو سیدی محمد الصادق اپنے بھائی کے بعد تخت نشین ہوا۔

یہ ملک ۱۵۷۵ء سے سلطنت عثمانیہ کے ماتحت ہی۔ موجودہ حکمران خاندان ابن علی ترکی باشندہ جزیرہ کریٹ کی اولاد سے ہی۔ جو سلاطین عثمانیہ کے زیر فرمان ۱۶۹۱ء مین ٹیونس کا فرمانروا ہوا اس وقت سے حکومت اوس کے خاندان مین چلی آتی ہے۔ سلطان عبد العزیز خان مرحوم نے سیدی احسن بے کی حسن خدمات سے خوش ہوکر بروئے فرمان شہنشاہی مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۸۷۱ء اوسکو خراج کی ادائگی سے معاف کردیا۔ مگر اس معافی خراج کے ساتھ ہی یہہ بالوضاحت قرار دیدیا۔ کہ بے مذکور برابر سلطانکی رعیت اور ملک ٹیونس باب عالی کا زیر فرمان اور ماتحت علاقہ ہے +

گورنمنٹ

فرانس نے ۱۸۸۱ء کے موسم بہار مین ٹیونس پر (غاصبانہ) حملہ کرکے (جو انگلستان کی ایما سے ہوا تھا) اس ملک کو اپنی حفاظت مین لے لیا۔ اور بارہ مین ۱۲ مئی ۱۸۸۱ء کو قصر السعید مین ہر دو ملکون کے درمیان عہدنامہ تحریر ہوا جسکی تصدیق فرمانروائے ٹیونس نے بروئے احکام مجریہ ۴ اپریل ۱۸۸۳ء کردی۔ فرانسیسی نائب ناظر رزیڈنٹ کہلاتا ہے۔ اور دوسکرٹریونکی امداد سے فرانس کے صیغہ خارجیہ کے زیر احکام ملک پر عملی طور سے وہی حکومت کرتا ہے صیغہ خارجیہ نے معاملات ٹیونس کے انصرام کیلئے پیرس مین ایک خاص محکمہ قایم کر رکھا ہے۔ ۱۸۸۳ء تک ٹیونس مین ممالک غیر کی قونصلیہ عدالتین تھین جنکو یکم جنوری ۱۸۸۴ء سے موقوف کرکے اونکی جگہ فرانسیسی جج مقرر کئے گئے +

---

[۱] جسطرح مصر پر انگریزون نے قبضہ کیا ہوا ہے اسیطرح ٹرکی کی اس ماتحت ریاست پر فرانس نے فوجی قبضہ اور ملکی تصرف کر رکھا ہے۔ اب بظاہر ٹیونس کا ٹرکی سے کوئی تعلق نہین رہا ہے تاہم سلطان المعظم اسکو برابر اپنا ماتحت علاقہ سمجھتے ہین۔ اور موجودہ صورت کو صرف عارضی جانتے ہین جس کا جلدی یا دیر مین بدل جانا اور پہلی حالت کا عود کرنا شان ایزدی سے کچھ بعید نہین ہے۔ مولف

رقبہ و آبادی

موجودہ حدود اربعہ یہ ہین۔ شمال مشرق مین بحیرہ روم مغرب مین فرانسیسی مقبوضہ الجیریا کا (جو نیز کئی صدیون تک عثمانی علاقہ رہچکاہے اور ۱۸۳۰ء مین فرانس نے دسپر قبضہ کرلیا) قسطنطین ہے۔ اور جنوب مین صحرائے اعظم و ترکی صوبہ ٹریپولی (طرابلس الغرب) ہے شرقاً غرباً اوسط عرض ایکسو میل ہے۔ اور کل رقبہ تخمیناً ۴ لاکھ ۵۰ ہزار انگریزی مربع میل ہے جسمین صحرا کا وہ حصہ بھی جو بلادالجرید کے مشرق گدامیز تک چلا گیا ہے شامل ہے۔ آبادی کا اندازہ پندرہ لاکھ کیا گیاہے جسمین سے ۱۸۹۱ء مین ۹۹۷۳ فرانسیسی تھے۔ آبادی کا جزو اعظم بدو عرب اہل قبایل ہین۔

دارالسلطنت کا نام بھی ٹیونس ہے جسکی آبادی بمعہ مضافات ایک لاکھ ۴۵ ہزار ہے انمین سے ۲۴ ہزار یہودی ہین۔ باقی مور عرب حبشی اور یہودی ہین۔ ۱۸۹۳ء مین سمندر سے بندرگاہ ٹیونس تک ایک وسیع و عمیق نہر تیار ہوکر کھولی گئی جسکے رستہ سمندر مین چلنے والے بڑے بڑے جہاز بخط مستقیم ٹیونس پہونچنے کے قابل ہوگئے ہین۔ ۱۸۹۲ء مین ۱۰ سرکاری اور نو غیر سرکاری ابتدائی مدارس تھے جن کے طلبا کی تعداد ۱۵۷۱۲ (منجملہ انکے ۴۱۵۲ لڑکیان تھین) تھی۔

قبضہ فرانس کیوقت سے قصبہ کارتھیج کو رومن کیتھولک مذہب کے مذہبی علاقہ کا صدر مقام بنایا گیاہے۔ مذہبی اقتدار اعلے الجیرز کے آرچ بشپ کو حاصل ہے اور وہی اپنے نایبین اور مذہبی عہدہ داران کو مقرر کرتاہے۔ کل آبادی باستثناء ذیل مسلمان ہے۔ یہودی ۴۵ ہزار۔ رومن کیتھولک ۳۵ ہزار۔ گریک کیتھولک چار سو۔ پروٹسٹنٹ ۲۵۰۔

صیغہ مال

۱۸۹۵ء کی آمدنی ۳۱۰۰۰۔۳۲۳۴ فرنیک اور خرچ ۳ کروڑ ۱۴ لاکھ ۳۵ ہزار ۴ سو ۵۰ فرنیک اندازہ کیا گیا تھا ۱۸۹۵ء کے موازنے یہ ہین:۔

مدات آمدنی فرنیک	مدات خرچ فرنیک	مدات آمدنی فرنیک	مدات خرچ فرنیک
محاصل بلاواسطہ ۔ ۷۹۳۴۴۰۰	محکمہ مال و شیوخ وغیرہ ۔ ۱۱۴۳۹۰۰	سرکاری املاک ۔ ۶۸۶۰۰۰	فوج ۔ ۶۰۸۰۷۰
محصول پیشہ وغیرہ ۔ ۷۵۱۱۰۰۰	انتظامی محکمہ ۔ ۳۱۵۲۱۵۲	مختلف ۔ ۹۰۲۲۰۰	مختلف ۔ ۲۷۶۲۷۰۲
اجارے ۔ ۵۱۷۵۸۰۰	تعمیرات عامہ ۔ ۴۴۷۹۵۰۰	میزان محصول مع آمدنی ۔ ۲۲۳۸۰۰۰	میزان اخراجات سعی ۔ ۲۲۲۳۹۹۲۴

۱۸۷۰ء مین کل قومی قرضون کو ۵۰۲۰۰۰۰ پونڈ کی ایک رقم مین مجتمع کیا گیا اور اسکو ۳۰۲۵۰ اسٹاکون مین تقسیم کر کے ہر ایک اسٹاک کی نامزد مالیت پانسو فرنیک رکھی گئی اور یہ قرار دیا گیا کہ یہ قرضہ دوامی ہوگا یعنی اصل کبھی ادا نہین کیا جائیگا اور صرف سود سالانہ دیا جاویگا شرح سود ۴ فیصدی مقرر کیگئی اور اسکی سالانہ مقدار ۵۲۳۰۰ پونڈ

یا ۲۰۷۵۰۳۰۰ فرنیک تعین کیگئی۔ سنہ ۱۸۸۱ء مین اس قرضہ کو دوسری ہیئت مین تبدیل کر کے شرح سود ۴ کی بجائے ۳½ فیصدی کر دیگئی۔ اور قرار دیا گیا کہ سالانہ جزوی ادائگیون سے کل قرضہ ۹۹ برسون مین بیباق کر دیا جاوے سنہ ۱۸۹۲ء مین بس ۳½ فیصدی سود والے قابل انفکاک قرضہ کو ۳ فیصدی سود کے قرضہ مین تبدیل کر دیا گیا ✦

کسب و روزگار عام کسب کاشتکاری ہے سنہ ۱۸۹۲ء مین گندم ۲۶۴۰۷۵۰۰ ہیکٹیر[1] پیدا اور جو ۴۷۲۹۶۰۰ ہیکٹیر یعنے کل مزروعہ رقبہ کے چھٹے حصہ پر کاشت تھی۔ انگورستانون کا رقبہ ۱۰۵۵۰۹ ہیکٹیر ہے جن سے ۹۴۸۵۹ ہیکٹو لیٹر[2] پیدا ہوتی ہے جو زیادہ تر مقامی خرچ پر ہی صرف ہو جاتی ہے سنہ ۱۸۹۳ء مین ۹۶ لاکھ ۱ ہزار ہیکٹو لیٹر روغن زیتون پیدا ہوا۔ ۳۱ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء کو تعداد مویشی یہ تھی۔ گھوڑے ۴۴۱۵۱ گدھے اور خچرین ۱۱۹۶۰۶۔ گائے بیل بھینس ۲۲۶۰۳۳ بھیڑین ۱۸۴۳۲۲۳ بکریان ۶۸۱۹۳۷۔ اونٹ ۲۲۶۹۴ سور ۱۰۹۲۳۔

ماہی گیری کے ٹھیکے بالعموم اطالین لوگون کے ہاتھ مین ہین سنہ ۱۸۹۴ء مین مچھلی کا شکار تفصیل ذیل ہوا سارڈین مچھلی ۵۶۰۰۱۱۱ کیلوگرام[3] مالیتی ۱۲۲۷ پونڈ۔ انچوی مچھلی ۹۵۶۲۴ کیلوگرام مالیتی ۲۱۶۷۸ پونڈ۔ اسفنج و سیپ ۱۹۹۶۲۰ کیلوگرام مالیتی ۱۲۲۶۹۴ پونڈ ✦

تجارت پچھلے دو برسون مین ٹیونس اور دیگر ممالک مین جو تجارت ہوئی اوسکی بابت ملک وار حسب ذیل ہے

ملک	سنہ ۱۸۹۳ء		سنہ ۱۸۹۴ء	
	درآمد اس ملک سے	برآمد اس ملک کو	درآمد اوس ملک سے	برآمد اوس ملک کو
فرانس و الجیریا	فرنیک ۲۳۳۳۸۷۵۰	فرنیک ۱۹۴۱۳۷۲۵	فرنیک ۲۴۸۹۷۰۲۰	فرنیک ۲۵۹۱۲۰۸۸
برطانیہ کلان و مالٹا	۵۲۲۰۰۷۵	۳۰۷۸۴۵۰	۷۶۵۱۶۰۱	۴۶۹۳۰۴۰
اٹلی	۴۱۱۱۸۵۰	۴۵۳۰۳۰۰	۴۱۹۸۷۲۲	۳۱۶۳۴۵۴
آسٹریا	۱۲۴۶۶۰۰	۱۴۷۴۷۶۵	۴۱۸۰۹۳	۱۹۷۲۳۹
بلجیم	۹۹۸۱۲۵	۴۶۵۸۲۵	۱۴۸۰۷۵۳	۱۲۹۳۶۴۶
دیگر ممالک	۳۴۹۶۸۲۵	۲۰۳۹۵۵۰	۳۲۷۶۵۲۶	۱۶۷۳۲۹۹
میزان	۳۸۳۸۳۲۲۵	۲۹۶۸۵۳۲۵	۴۱۹۲۲۷۱۵	۳۶۹۳۲۷۶۶

سنہ ۱۸۹۴ء مین بڑی اشیا درآمد یہ تہین۔ سوتی پارچات ۵۰ لاکھ فرنیک۔ سیمو بینا ۴۴ لاکھ نوسو فرنیک۔ سوتی اشیاء ۲ لاکھ

[1] ہیکٹیر فرانسیسی پیمانہ سطحی جو ۲.۴۷ ایکڑ کے برابر ہے [2] ہیکٹو لیٹر سیال اشیا۔ اجناس کا پیمانہ ہے خشک پیمانہ ۲.۸۴ بشلون کے برابر اور سیال اشیاء کا پیمانہ ۲۲ گیلن کے برابر ہے [3] کیلوگرام ۲.۲ پونڈ کے برابر ہوتا ہے ۱۲۔

فرنیک۔ تفت ۸۰ لاکھ فرنیک۔ گندم ۸۰ لاکھ فرنیک۔ ملبوسات ۱۲ لاکھ فرنیک۔ قہوہ دس لاکھ فرنیک۔ چمڑی اشیا برآمدیہ تھین۔ گندم ۳۰ لاکھ فرنیک۔ جو ۹۳ لاکھ فرنیک۔ روغن زیتون ۹۶ لاکھ فرنیک۔ مویشی ۲۵ لاکھ۔ الفا و دین پندرہ لاکھ۔ اسفنج بارہ لاکھ فرنیک۔ زنگنز کی چھال بارہ لاکھ فرنیک۔ جست ۱۱ لاکھ فرنیک۔ پچھلے پانچ برسون مین ٹیونس اور برطانیہ کلان مین بروئے نقشجات مجلس تجارت بقدر تجارت ہوئی۔

	سنہ ۱۸۹۰ء	سنہ ۱۸۹۱ء	سنہ ۱۸۹۲ء	سنہ ۱۳۹۳ء	سنہ ۱۸۹۴ء
ٹیونس سے برطانیہ کلان کو جو مال گیا	۸۱۷۶۴۲ پونڈ	۱۱۲۴۳۳ پونڈ	۸۵۸۱۳۱ پونڈ	۷۰۵۴۸ پونڈ	۸۸۵۲۸
برطانیہ کلان سے جو ٹیونس مین آیا	۱۶۴۶۱۷	۱۷۴۴۵	۱۱۱۲۸۹	۱۱۲۹۹۹	۲۲۶۶۸۸

سنہ ۱۸۹۴ء مین برطانیہ کلان کو بڑی اجناس گیہون و کاغذ بنانیکا دیگر مصالحہ اور اسپرٹو گھاس ۵۱۹۴۵ پونڈ مالیت کا۔ اور انگلستان سے بڑی جنس سوتی پارچات مالیتی ۳۵۸۹۳ پونڈ کے گئے۔ سنہ ۱۸۹۴ء مین ٹیونس کی بندرگاہون مین ۹۰۸۸ جہاز ۱۰۶۸۹ ... ٹن کے داخل ہوئے۔ انمین سے ۵۴۵۱ جہاز ۹۱۷۰ ... ٹن کے فرانسیسی ۲۵ ... جہاز ۳۵۳۵ ... ٹن کے اطالین اور ۱۸۲ جہاز ۲۴۹۶ ... ٹن کے انگریزی تھے۔ ریلوی لائینون کی لمبائی ۴۰ ... میل ہے اور کئی نئی لائینین زیر تعمیر مین سلسلہ تار برقی کا طول ۵۲۵ میل ہے جسکی تارونکی لمبائی ... میل ہے۔ ... تار گھر ہین سنہ ۱۸۹۴ء مین انہون نے ۵۱۰۳۴ ... پیغام روانہ کئے۔ اسی سال ۱۲۲ ڈاکخانے تھے جنہون نے ۲۰۴۶۲ ... ملکی خطوط وغیرہ اور ۲۰ لاکھ سے زیادہ غیر ملکی خطوط وغیرہ آنے تقسیم کئے۔

سکے اوزان اور پیمانے

پہلے سکہ پیاسٹر مروج تھا جو ۱۶ قریب پانچ پنیس کے برابر ہوتا تھا اب سرکاری منصروبات فرانسیسی سکون کے مشابہ ہین۔ اور فرانس مین منصرب ہوتی ہین۔ عام مستعمل وزن اونس ہے جو ۵ء۳۱ گرام کے برابر ہے۔ رطل مین ۱۶ سے لیکر ۲۴ اونس تک ہوتی ہین۔

پیمانہ غلہ۔ قافمی = ۱۶ وہابی = ۱۶ الشبل + ایک وہابی = ۱۲ اصلاع

طولانی پیمانہ جات۔ پق عربی برائے ململ = ۵ء... گز کے + پق ترکی برائے ریشم = ۵ء... گز کے + پق اندلسوی برائے پارچات = ۵ء... گز کے۔

انگریزی قونصل جنرل متعینہ ٹیونس۔ ڈبلیو ایچ ڈی ہیگرڈ +

مطبوعہ روز بازار (جنرل لائبریری ایجنسی) امرتسر

ترکی بجٹ ۱۸۹۷-۹۸ء اور مالی حالت

ٹرکی کی مالی حالت گو ایسی اچھی اور عمدہ نہین ہے۔ تاہم جیسا کہ اوس کے دشمنون کا خیال یا آرزو ہے وہ دیوالیہ بھی نہین ہے۔ ہمین کوئی کلام نہین کہ ۱۸۷۶ء مین جب اعلیٰحضرت خلیفۃ المسلمین عبدالحمید مسند خلافت پر متمکن ہوئے اوس وقت ترکی مالی صیغہ کی حالت ناگفتہ بہ تھی جو تھوڑے ہی عرصہ بعد جنگ کے شروع ہو جانے اور پھر اوس کے بعد کئی زرخیز صوبون کے قبضہ سے نکل جانے اور اُن حوادثات کے لازمی نتائج یعنے بدنظمی و بدنسقی کے طفیل اور بھی ابتر ہو گئی۔ مگر جنگ سے فارغ ہوتے ہی جس محکمہ کی اصلاح کیطرف سب سے پہلے حضور ممدوح متوجہ ہوئے وہ صیغہ مال تھا۔ وہ جانتے تھے کہ ملک کی ترقی و خوشحالی زیادہ تر اسی محکمہ کی اصلاح پر مبنی ہے۔

یہ امر بیشک قابل افسوس ہے کہ عیسائی رقیب یا دشمن سلطنتونکی جا بیجا دست اندازی اور عیسائی رعایا کی شورہ پشتی اور خودسری کی وجہ سے یا مسلمانون کی کاہلی۔ لاپروائی اور بے فکری سے اعلیٰحضرت کو اپنی مساعی جمیلہ مین جیسی کہ چاہیئے ویسی کامیابی نہین ہوئی۔ ہر سال اخراجات غیر معمولی کی بھرمار سے جو انہی عیسائیونکی مہربانی سے ضروری اور اٹل ہو گئے ہین۔ آمدنی سے خرچ زیادہ ہوتا رہا ہے مگر یہہ اونھی کی ذاتی کوشش و جانفشانی کا نتیجہ ہے کہ آمدنی کم ہو جانے پر معمولی اخراجات و آمدنی کا موازنہ برابر قایم رکھتے رہے ہین اور غیر معمولی اخراجات کیلئے ممالک غیر سے قرض لینے کی بجائے پُرانے قرضون ہی کے رد و بدل سے یا اشد مجبوری کی صورت مین خود اپنے ہی ملک سے قرض لے کر کام چلاتے رہے ہین۔ ارمنیونکی مسلسل دو سال کی بغاوت سے کئی صوبون کی آمدنی مین لازمی طور پر کمی واقعہ ہوئی اور اس کے انطفا اور قیام امن کیلئے کئی لاکھ زاید فوج کئی مہینون تک تیار رکھنی پڑی۔ اور ساتھ ہی مخالف سلطنتون کی دھمکیون کے باعث ملک کی حفاظت اور ضروری مقامات کی مورچہ بندیون وغیرہ کی بھی ضرورت لاحق ہو گئی۔ ان سب پر اسقدر زر خطیر صرف ہوا کہ مخالفین سلطنت عثمانیہ کو پورا یقین تھا کہ سلطان اعظم کو اب بہرحال ممالک غیر سے قرض لینا پڑے گا۔ اور اس ضرورت کی وجہ سے اونپر جو کچھ دباؤ ڈالا جاویگا وہ مجبوری اوسے تسلیم کرینگے۔

یہ امر کہ سلطان المعظم کو قرضہ کی ضرورت تھی یا نھین۔ اور اگر ضرورت تھی تو کیا اونکا ارادہ قرض لینے کا تھا یا نھین انہین کو خوب معلوم ہوگا۔ لیکن یہہ امر واقع ہے کہ اس سال کے بجٹ کو شایع ہونے سے مخالفین کے

منصوبے خاک مین ملگئے ہین۔ اور اون کو یقین ہوگیا ہے کہ اعلیحضرت ایسی کارروائی سے حتی الامکان ہمیشہ بچتے رہین گے جس سے غیرون کو اونکی سلطنت مین اور زیادہ مداخلت کرنیکا موقعہ ملنے کا احتمال ہو۔

بجٹ کو درج کرنے سے پہلے ناظرین کو یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ سلطنتِ عثمانیہ کی آمدنی کو یوروپ کی دولِ عظام کی آمدنیون سے بہت کم پائین گے حتے کہ اٹلی کی آمدنی بھی جو وسعت و زرخیزی مین ٹرکی پر فوقیت نہین رکھتی سلطنت عثمانیہ کی آمدنی سے پانچ گنی زیادہ ہے۔ اس کے کئی باعث ہین سب سے بڑا یہ کہ ترکون نے اپنے ملک کے قدرتی وسایل اور زرخیزی سے فایدہ اُٹھانے کی کوشش نہین کی۔ اور اب اگر سلطان المعظم کی جد و جہد سے کسی قدر اس طرف متوجہ بھی ہوے ہین تو اونکو فائدہ اُٹھانے کا موقعہ نہین دیا جاتا۔ دوم صنعت و حرفت کی کسادبازاری اور علوم و فنون جدیدہ سے ناواقفی سوم دیگر ممالک کی نسبت ٹرکی مین محاصل تھوڑے اور ہلکے ہین پھر اسپر ٹیکس دہندگان کی نسبت بری الذمہ اور مستثنے املاک و اشخاص کی تعداد زیادہ ہے۔ چہارم محصول درآمد و برآمد مین ممالک اجنبیہ کے ساتھ بہت رعایت کیگئی ہے۔ اور دوسرے ملکونکی نسبت شرح محصول عموماً کم رکھی گئی ہے پنجم لگان و معاملہ اراضی کا جنس مین وصول کرنا جس سے عمال کو خیانت کرنے کا بہت موقعہ ملتا ہے ششم عام طور پر حکام کی خود غرضی و لاپروائی۔

اس تفصیل کے ساتھ ہی یہ بتا دینا بھی مناسب ہے کہ یہ نقص آجکل کے پیدا شدہ نہین بلکہ صدیون سے چلے آتے ہین۔ کئی عالی ہمت سلاطین کو انکی اصلاح کا خیال پیدا ہوا۔ مگر بدقسمتی سے اندرونی سازشون اور بغاوتون اور بیرونی حملون نے انہین اپنے ارادون مین کامیاب نہ ہونے دیا۔ اعلیحضرت سلطان **عبد الحمید** باوجود اونہین موانعات کے جو سلطان محمود و سلطان سلیم کو پیش آئے۔ ان نقصونکی اصلاح مین بڑی سرگرمی سے مصروف ہین۔ اور اگر خدا کو منظور ہے تو ضرور ایک دن حصولِ مدعا مین کامیاب ہوجائین گے۔

بجٹ کی تیاری کے لیئے اعلیٰحضرت نے وزیر صیغہ مال کے ساتھ امپیریل عثمانیہ بنک کے ڈائرکٹر جنرل سر ایڈگار و نسنٹ کو بھی شامل ہونے کا حکم دیا تھا۔

چنانچہ صاحب موصوف اپنی رپورٹ مین پچھلے سالون کے بجٹون (موازنون) مین یہ نقص نکالتے ہین کہ وہ کسی ایک قاعدہ پر تیار نہین کئے جاتے ہیں سنہ ۱۹۰۸ء سے لیکر سلطنت کی سالانہ آمدنی ایک کروڑ چہتر لاکھ پونڈ

ترکی اور معمولی خرچ ایک کروڑ ۱۰ لاکھ پونڈ ترکی سالانہ ہوتے رہے ہین۔ یعنے بالاوسط ہر سال دس لاکھ پونڈ کا خسارہ ہوتا رہا ہے۔

اس تفصیل کے بعد صاحب موصوف آمدنی کے بڑھانے اور خرچ کو کم کرنیکے مسئلہ پر بحث کرتے ہین اونکی رائے مین جنگی محکمہ پر بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ فرانس مین جنگی محکمہ کے خرچ کی نسبت ملکی محکمون کے خرچ سے ۳۴ فیصدی اور روس و جرمنی مین ۴۰ فیصدی ہے۔ مگر ٹرکی مین یہ نسبت ۷۰ فیصدی ہے جو دنیا کے تمام ملکون سے زیادہ ہے۔ مالی انتظام مین دو اور بڑی خرابیان اون کے نزدیک یہ ہین کہ خیانت کی گرم بازاری ہے اور ملازمونکی تعداد زیادہ ہے۔ اور اون کو باقاعدہ تنخواہ نہین ملتی۔ امر اول کا تدارک اونکی رائے مین عبرتناک سزاؤن اور سخت نگرانی سے کیا جانا چاہیے۔ ملازمون کی خیانت سے جو نقصان سلطنت کو پہنچ رہا ہے اوسکی نظیر مین وہ پرٹ خانونکی آمدنی کو پیش کرتے ہین جو سنہ ۱۹۰۱ء مین ۲۲ لاکھ ۴۰ ہزار پونڈ ترکی تھی۔ مگر سال روان مین ۱۷ لاکھ پونڈ پر آگئی ہے۔

درانحالیکہ جن مدون کا انتظام کمیشن قرضہ قومی کے سپرد ہے۔ اونکی آمدنی مین دن بدن ترقی ہو رہی ہے مگر وہ ملازمون کو بھی ایک طرح سے معذور سمجھتے ہین۔ جن کی سات سات آٹھ آٹھ مہینونکی تنخواہ بقایا مین ہو اون سے دیانتداری یا جانفشانی کی امید رکھنا فضول ہے۔ اسکا علاج وہ یہ بتاتے ہین کہ ایک خاص کمیشن مقرر کی جاے اور تمام ملازمون کی تنخواہ کے برابر ایک سالانہ رقم اوس کے لیئے خاص کیجاوے اور اس رقم کا بارہوان حصہ ہر مہینہ اوس کو ادا کیا جاوے تاکہ ادنیٰ سے ادنیٰ ملازم کو بھی اوسی باقاعدگی سے تنخواہ ملے جسطرح کہ اعلےٰ عہدہ داران سلطنت کو ملتی ہے۔

اضافہ آمدنی کی ایک تدبیر یہ بتائی گئی ہے کہ تمباکو کے اجارہ کا پورا پورا انتظام کیا جاوے۔ ٹرکی کی تقریباً کل باشندے یا کم از کم دو کروڑ ترک تمباکو کے سخت عادی ہین مگر اس اجارہ سے صرف گیارہ لاکھ پونڈ ترکی وصول ہوتے ہین۔ حالانکہ مصر مین بھی جس کی آبادی اس سے تیسرا حصہ ہے اسی قدر رقم وصول ہوتی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ٹرکی مین اس اجارہ کا ٹھیک انتظام نہین۔ مصر مین معقول انتظام کے طفیل اس کی آمدنی پچھلے آٹھ برسون مین دس گنی بڑھ گئی ہے۔ سر ایڈگار ونسنٹ کی رائے مین شرح محصول درآمد کو بھی جو اس وقت سات فیصدی ہے۔ اور یونان۔ بلگیریا۔ سرویا وغیرہ ممالک متصلہ کی شرح سے بہت کم ہے۔ ممالک غیر سے نئے تجارتی معاہدے کرکے بڑھا دینا چاہیے۔

اسکے بعد صاحب موصوف عثمانیہ ریلونکی ضمانت کا ذکر کرتی ہین اور آخرکار ٹرکی کی مالی مشکلات کی نسبت حکم لگاتی ہین کہ وہ مصر کی مشکلات سے جنمین وہ ۱۸۷۶ء مین مبتلا تہا بدرجہا کم ہین کیونکہ ٹرکی مین خرچ کو کم کرنے اور آمدنی کو بڑہانیکی بڑی گنجائش ہے اگر مصر کی مالی مشکلات کا مسئلہ اسقدر پیچیدہ ہونا ہے جتنا کہ ٹرکی کا ہے۔ تو مصر دیوالیہ پن کو ہٹانیکی جان توڑ کوششین جنہوں سے ٹرکی بچا ہے یہ ہی ہمینو مین کامیابی کیساتھ ختم ہو جاتین۔ ٹرکی مین آمدنی و خرچ کا موازنہ قایم کرنیکے لئے فقط توجہ اور دیانت داری کی ضرورت ہے خاتمہ پر وہ سلطان المعظم کی خدمت مین مندرجہ ذیل سفارشین کرتے ہین +

(۱) جنگی خرچ کو کم کیا جاوے (۲) خیانت و بددیانتی کی بیخکنی کی جاوے (۳) عہدہ دارون کو عہدہ کے لحاظ سے (اور نہ کسی ذاتی لحاظ سے) مقررہ اندازہ و پیمانہ کے مطابق باقاعدہ تنخواہین تقسیم کیجاوین (۴) انتظامی عملہ مین ملازمونکی تعداد کم کی جاوے (۵) ذمہ داریکے عہدونکی تنخواہین بڑہائی جاوین (۶) محاصل بلاواسطہ کو بڑہایا جاوے (۷) آمدنی و خرچ کے ماہواری اور سالانہ نقشے تیار اور شائع کیئے جائین (۸) وزیر صیغہ مال کو بے قاعدہ خرچ کرنے والے کو سزا دینے اور ایسے غیر معمولی اخراجات کو منظور کرنے سے جن کیلئے باقاعدہ طور پر اجازت نہ دیگئی ہو انکار کرنے کا اختیار دیا جاوے۔

اوس خاص کمیشن نے جو بجٹ کی تیاری کیلئے مقرر ہوئی تھی اوسے اس رپورٹ کے منشاء کے مطابق تیار کرکے اعلی حضرت کی خدمت مین پیش کیا تو اونہون نے نہ صرف کمیشن کی سفارشون کو فی الفور منظور فرماکر محکمہ پڑتال حسابات کے پریسیڈنٹ توفیق پاشا کو نگرانی و ضبط انتظام کے کامل اختیارات عطاء فرمادیے۔ بلکہ ملک کی بہتری و فلاح اور خوشحالی و بہبودی کو اپنی ذاتی آسائیش پر مقدم رکھنے کے طبعی وصف کے اقتضاء سے جس کی نظیر دوسرے فرمانرواؤن مین ملنی محال ہے۔ اپنی سول لسٹ (صرف خاص) مین سے اب تیسری تخفیف یعنی پچاس ہزار پونڈ کم کر دیئے۔ اعلی حضرت سے پہلے سلاطین کو خزانہ عامرہ سے ۹۱۴۴۰۰ پونڈ سالانہ صرف خاص کیلئے ملتے تھے۔ اس رقم کے علاوہ اون کو غیر معمولی اخراجات کیلئے و دیگر محکمون کی سالانہ بچتین اور فاضلہ رقمین اور نیز ترکی مخصوصیہ کمپنی جہازرانی۔ ہرقلیہ کی کوئلہ کی کانون اور شاہی کارخانہ پارچہ بافی و ترکی کلاہ کی آمدنیون مین سے ۱۰۲۵۳۲۲ پونڈ ترکی سالانہ ملا کرتے تھے۔ اعلی حضرت خلد اللہ ملکہ نے تخت پر بیٹھتے ہی دیگر محکمون کی بچتون اور ۱۰۲۵۳۲۲ کی سالانہ رقم کا لینا بند کرکے ہی سلطنت کو ضروری خرچون کیلئے خزانہ کے سپرد کر دیا۔ اور بعد ازان دو مختلف موقعون پر سول لسٹ مین سے بھی کئی لاکھ پونڈ کم کر دیئے چنانچہ اب نو لاکھ چودہ ہزار چار سو پونڈ کی جگہ پانچ لاکھ ۷۷ ہزار پونڈ رہ گئی ہے۔ اعلی حضرت کو اس کے علاوہ شاہی

املاک کے محاصل سے بھی تقریباً چھ لاکھ پونڈ کی آمدنی ہوتی ہے جس سے اونکی سالانہ آمدنی گیارہ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ کے قریب ہو جاتی ہے۔ اس آمدنی سے محلسرائے کا تمام خرچ ہوتا ہے جس مین پانچھزار سے زیادہ آدمی پرورش پاتے ہین۔ اور تمام عہدہ داران محل ہمایون وغیرہ کی تنخواہ وغیرہ ادا کی جاتی ہے۔ پہر اسپر کوئی دن ایسا نہین جاتا جس مین خلیفۃ المسلمین جیب خاص سے معقول رقم کسی تعلیمی خیراتی یا امدادی کام کیلئے عطاء نہ فرماتے ہون۔ یہ بجٹ سنہ ۱۳۱۳ھ و سنہ ۱۳۱۴ھ (ترکی سال) یعنے سنہ ۱۸۹۷ء لغایت سنہ ۱۸۹۸ء کی آمدنیون کی اوسط پر تیار کیا گیا ہے۔ اسمین کئی رقمین ایسی شامل کیگئی ہین جو ۱۳۱۳ھ ترکی کے خاتمہ پر وصول ہونگی مگر ایسی اسی قدر رقمین جو سنین گذشتہ کا بقایا ہین اس برس مین وصول ہوکر حساب پورا کردینگی۔ اس سال کی تخمینہ آمدنی مین پچھلے تخمینونکی نسبت یہ ترمیم کیگئی ہے کہ عشرات (دہ یکی) مین سے پہلے دس فیصدی حصہ خزانہ عامرہ کے لئے رکھ لیا جاتا تھا۔ اور باقی رقم محکمہ تعلیم عامہ اور زراعتی بنکون کے استعمال کیلئے اون کے سپرد کردیجاتی تھی۔ ابکی دفعہ وہ حصہ ساڑھے دس فیصدی کردیا گیا ہے جس سے خزانہ عامرہ کو دو لاکھ ترکی پونڈ وصول ہونگے۔ گورنمنٹ عشرون کی جگہ جن کی وصولی مین بہت دقت ہوتی ہے اور جو ہمیشہ کم وبیش ہوتے رہتے ہین نقد معاملہ زمین تشخیص کرنیکے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ سردست بجٹ مین اس مد کی آمدنی ۴۱ لاکھ پونڈ دکہائی گئی ہے۔ یہ رقم کوئی زیادہ نہین ہے کیونکہ کئی ضلعونکی زرعی اور تمدنی حالت مین نئی ریلوے لائینون کے اجرا سے بہت ترقی ہوگئی ہے۔ محصول یا ٹیکس اغنام (بہیڑ بکری) کی سالانہ اوسط پچھلے تین سالون مین جن کی بناء پر بجٹ تیار کیا گیا ہے ۱۷۳،۷۴۹ پونڈ ترکی تھی ۱۳۱۳ھ (اپریل سنہ ۱۸۹۷ء لغایت مارچ سنہ ۱۸۹۸ء) کے بجٹ مین اسکو دو لاکھ پونڈ بڑھا کر ۳۷۳،۷۴۹ پونڈ ترکی دکہایا گیا ہے۔ کیونکہ اس سال سے فی شاخ ۲ پارون کا زائد ٹیکس لگایا جائیگا۔ محصول مشیہ ورانکی اوسط سالانہ مندرجہ بالا تین سالون مین ۵۳۱۲۴۲ پونڈ ترکی تھی۔ مگر چونکہ سال زیر بحث مین یوروپین صوبون کیطرح جہان ۱۳۱۱ھ مین معافی دیگئی تھی ایشیائی صوبون کے زراعت پیشہ لوگون کو اس ٹیکس سے بری کردیا جاویگا اسلیے ۵۱۲۴۴۳ پونڈ کم کرکے ۴ لاکھ پونڈ کا اندازہ لگایا گیا ہے اور قانون حفاظت حق ایجاد و اختراع (پیٹنٹ) کے نفاذ سے ایک لاکھ پونڈ ترکی آمدنی ہونیکا اندازہ کیا گیا ہے۔ مگر اس قانون کے نفاذ سے پہلے ابھی ضابطہ کے چند امور کی تکمیل ہوجانی ضروری ہے۔

محصول درآمد و برآمد کی سالانہ اوسط اون سالون مین ۱۴ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ سالانہ تھی مگر ۱۳۱۲ھ مین جو تجارت کی بیرونقی رہی اوسے مدنظر رکھکر ۲۰ لاکھ پونڈ ترکی کا اندازہ لگایا گیا ہے پچھلے مہینون مین پرمٹ خانونکی آمدنی

بڑھنی شروع ہوگئی ہے اور سال رواں کی عمدہ فصلون سے امید ہے کہ اور زیادہ بڑھجاویگی۔

مدات خرچ مین سے قومی قرضہ کے سود و بیباقی وغیرہ کے لیئے ۶۴ لاکھ ۵۹ ہزار ۳ سو چند پونڈ ترکی کا بہ تفصیل ذیل اندازہ لگایا گیا ہے:-

	پونڈ ترکی
قرضہ مکفول بضمانت خراج مصر	۷۵۰۰۵۹
قرضہ جن کا اہتمام مجلس انتظام قرضہ قومی کے سپرد ہے بمعہ خرچ انتظام۔	۲۶۶۱۹۹۱
دیگر قرضے	۱۲۰۴۸۳۹
فلوٹنگ ڈیبٹ (یعنے سرکار کی طرف سے جو کرنسی نوٹ جاری ہین)	۵۲۳۵۲۳
ضمانتہائے ریلوے	۸۶۸۸۹۴
تاوان جنگ	۴۵۰۰۰۰
	۶۴۵۹۳۰۶

انتظامی محکمون کے اخراجات کو بجٹ مین کم کرکے دکھلانے سے کمیشن نے اون محکمون سے خط وکتابت کرکے یہ اطمینان کر لیا تھا کہ تخفیف خرچ سے سرکاری کاروبار مین کوئی ہرج نہین ہوگا چنانچہ بجٹ مین جو تخفیفین دکھائی گئی ہین اون کو عمل مین لائے جانے کیلئے احکام صادر ہوگئے ہین۔ خاصکر ردیف فوج کو رخصت کرنے کیلئے وزارت اور گورنران صوبہ کو حکم دیا گیا ہے۔ اسٹیمیٹ کا موازنہ حسب ذیل ہے:-

آمدنی	۱۸۵۱۱۳۲۳ پونڈ ترکی
خرچ	۱۸۴۲۹۴۱۱ "
فاضلہ	۸۱۹۱۲ "

بجٹ مین غیر معمولی اخراجات کیلئے کوئی اسٹیمیٹ تیار نہین کیا گیا۔ پس یہ صورت مندرجہ بالا تب ہی قایم رہ سکتی ہے کہ آمدنی کو غیر معمولی خرچ پر صرف کرنے سے محفوظ رکھا جائے۔ مگر ویسے ہی دوسری طرف جدید اجارون سے جو آمدنی حاصل ہوگی۔ اور نئے تجارتی معاہدون سے آمدنی محصول درآمد و برآمد مین جو اضافہ ہوجائے گا۔ اون کو حساب مین شامل نہین کیا گیا ہے اس لیئے یقین کامل ہے کہ ضروری اخراجات غیر معمولی کیلئے یہ نئی آمدنیان کفایت کرسکین گی۔ کل بجٹ مین مشتبہ رقم صرف وہ ایک لاکھ پونڈ کی ہے جو قانون پیٹنٹ کے نفاذ پر لائسنس ٹیکس سے حاصل ہوگی ÷

بجٹ آمدنی و خرچ سلطنت عثمانیہ

برائے سنہ ۱۳۱۴ ترکی۔

مطابق

(مارچ ۱۸۹۷ء لغایت فروری ۱۸۹۸ء)

آمدنی

صیغہ	سالانہ اوسط ۱۳۰۸ لغایت ۱۳۱۲	۱۳۱۳ کی آمدنی
۱۔ محاصل بلا واسطہ و عشر و ٹیکس۔		
	پونڈ ترکی	پونڈ ترکی
محصول اراضی قسطنطنیہ	۲۷۵۰۲۲	۲۷۵۰۲۲
محصول اراضی دیگر صوبجات	۲۲۳۶۹۰۲	۲۲۳۶۹۰۲
محصول پیشہ وران از صوبجات	۷۴۲۱۳۵	۵۰۰۰۰۰
بدل عسکریہ از صوبجات	۸۸۶۲۱۰	۸۸۶۲۱۰
عشر	۴۲۲۳۲۳۸	۴۱۰۰۰۰۰
ٹیکس اغنام و مویشی	۱۷۳۷۸۴۹	۱۹۳۷۸۳۹
ٹیکس خنازیر	۱۶۲۱۳	۱۶۲۱۳
کرایہ مکانات	۳۵۶۶۷	۳۵۶۶۷
دیگر ٹیکس	۲۶۹۳۹۳	۲۶۹۳۹۳
میزان	۱۰۵۳۱۷۲۹	۱۰۲۵۷۲۵۶

خرچ

صیغہ	خرچ سنہ ۱۳۱۳ء میں	تخفیف	خرچ سنہ ۱۳۱۴ء میں
۱۔ سول لسٹ	ترکی پونڈ	پونڈ ترکی	پونڈ ترکی
سلطانی سول لسٹ	۹۲۷۱۰۲	۵۰۰۰۰	۵۷۷۱۰۲
وظیفہ شاہزادگان و شاہزادیان	۲۰۵۳۷۸	۰	۳۰۵۳۷۸
میزان	۹۳۲۵۵۰	۵۰۰۰۰	۸۸۲۵۵۰
۲۔ قرضہ قومی			
قرضہ مجتمعہ و سود وغیرہ	۵۰۶۴۰۸۸	۰	۵۰۶۴۰۸۸
قرضہ رواں (سود وغیرہ)	۱۳۹۴۲۱۸	۰	۱۳۹۴۲۱۸
میزان	۶۴۵۹۳۰۶	۰	۶۴۵۹۳۰۶

آمدنی

صیغہ	پونڈ ترکی سالانہ اوسط سنہ ۱۳۰۷ء لغایت سنہ ۱۳۱۱ء	پونڈ ترکی سنہ ۱۳۱۲ء کی آمدنی
۲- محاصل بالواسطہ و متفرق آمدنیاں		
محصول پرمٹ خانجات	۲۱۶۵۷۸۴	۲۰۰۰۰۰۰
محصول نمک	۷۸۶۱۹۰	۷۸۶۱۹۰
محصول تنباکو	۷۵۴۲۹۵	۰۵۴۲۹۵
محصول سگرات	۲۴۸۵۳۵	۴۴۸۵۳۵
محصول لکڑی	۲۷۷۱۱۰	۲۷۷۱۱۰
محصول ماہی گاہین	۱۰۷۶۱۶	۱۰۷۶۱۶
عشر تنباکو	۱۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
محصول ریشم	۱۰۶۳۸۷	۱۰۶۳۸۷
کمپنی فروخت تنباکو کے منافعہ کا حصہ	۵۵۱۰۰	۵۵۱۰۰
کمپنی مذکور سے ٹیکس	۴۰۰۰۰	۴۰۰۰۰
بلگیریا سے سرحد بلوا کی بابت نیز روملیا کی زرعی پیداوار کا حصہ	۸۶۴۶۴	۸۶۴۶۴
متفرق	۹۴۴۹	۹۴۴۹
میزان	۴۴۳۶۹۳۰	۴۰۵۱۱۴۶
۳- نظامی محکموں کی آمدنیاں جنگی محکمے		
وزارت حربیہ	۳۰۷۵۰۷	۳۰۷۵۰۷

خرچ

صیغہ	پونڈ ترکی خرچ سنہ ۱۳۱۱ء میں	پونڈ ترکی تخفیف	پونڈ ترکی خرچ سنہ ۱۳۱۲ء میں
۲- مذہبی مصارف وغیرہ			
اوقاف	۶۵۰۰۰	۹۷۵۰	۵۵۲۵۰
کاروانسرائین	۴۸۱۲۰	۰	۴۸۱۲۰
شفاخانجات برائے اجانب	۶۱۹۳	۰	۶۱۹۳
جنگی پنشنین	۴۰۲۷۳	۲۰۰۲۷	۱۸۰۲۴۶
سول پنشنین	۳۶۸۴۰۰	۳۶۸۴۰	۳۳۱۵۶۰
انعامات تیمارداری ضیافات وغیرہ	۱۲۳۱۱۵	۰	۱۲۳۱۱۵
معافیون کی واگذاری	۵۰۰۰	۰	۵۰۰۰
میزان	۸۱۶۱۰۱	۶۲۶۱۶	۷۴۹۴۸۴
۴- جنگی محکمے			
بری فوج	۵۱۹۶۹۵۴	۸۰۷۲۵۶	۴۴۸۹۶۹۸
بحری فوج	۶۵۳۱۷۵	۱۰۶۹۶۱	۵۴۶۲۰۹
توپ خانہ	۵۵۲۱۲۲	۸۹۹۴۵	۴۶۲۱۷۷
جبخانہ	۱۱۹۲۸۷۵	۱۷۸۹۳۱	۱۰۱۳۹۴۴
میزان	۷۶۹۰۱۲۱	۱۱۸۳۰۹۳	۶۵۱۲۰۲۸

صیغہ	آمدنی: سالانہ اوسط فسنہ ۱۳۰۱ لغایت سنہ ۱۳۱۱ھ	آمدنی: سنہ ۱۳۱۳ کی آمدنی
وزارت بحریہ	پونڈ ترکی ۱۴۹۸۰۹	پونڈ ترکی ۱۴۹۸۰۹
توپخانہ عامرہ	۷۱۳۲۵	۷۱۳۲۵
فوجی پولیس (جنداِرمہ)	۴۱۲۵	۴۱۲۵
میزان	۵۳۲۷۹۳	۵۳۲۷۹۳
سول محکمے		
وزارت صیغہ اندرونی	۴۵۲۲۰	۴۵۲۲۰
شیخ الاسلامت	۴۳۰۰۸	۴۳۰۰۸
ڈاک و تار	۴۰۵۱۱۴	۴۰۵۱۱۴
پولیس	۲۹۰۶	۲۹۰۶
معدلت عامہ	۲۳۳۸۸۶	۲۳۳۸۸۶
صیغہ خارجیہ	۳۶۰۱۵	۳۶۰۱۵
تجارت و تعمیرات عامہ	۲۱۹۰۲	۲۱۹۰۲
زراعت جنگلات و معادن	۳۱۰۸۴۶	۳۱۰۸۴۶
سوور قوم جو بنک عثمانیہ میں جمع ہیں	۳۸۶۹۲	۳۸۶۹۲
متفرق آمدنیاں	۲۴۳۴۷۷	۲۴۳۴۷۷
دفترخانہ	۲۲۴۲۲۱	۲۲۴۲۲۱
محکمہ حفظان صحت	۸۷۸۲۹	۸۷۸۲۹
کونسل عامہ صحت عامہ ملکی	۱۹۷۵	۱۹۷۵
کمپنی مخصوصیہ	۲۰۱۳۱۲	۲۲۷۳۴۶

صیغہ	خرچ: بجٹ خرچ سنہ ۱۳۱۳ میں	خرچ: تخفیف بحساب پندرہ فیصدی
۵- سول محکمے		
وزارت علمی و کونسل / محکمہ داخلیہ	پونڈ ترکی ۹۸۹۳۲۲	پونڈ ترکی ۳۴۹۵۸
سنیٹ	۴۱۶۱	۰
محکمہ آڈٹ یعنی پرتال	۱۳۷۰۲	۴۶
شیخ الاسلامت	۲۲۱۸۱۶	۶۸۸
کونسل حفظ صحت ملکی	۱۰۴۶۶	۵۹۲
ڈاک و تار	۴۲۲۶۰۹	۱۵۴۶۶
پولیس	۱۹۲۰۵۸	۵۴۶۹
صیغہ خارجیہ	۲۰۶۳۸۸	۳۹۷۳
معدلت	۴۶۱۴۴۱	۷۵۹۶
محکمہ مذہبی	۹۳۶۰	۱۸
سررشتہ تعلیم	۵۰۰۰۰	۷۵۰۰
تجارت	۳۹۲۰۲	۲۷۵
صیغہ مال	۲۶۸۰۴۱	۳۴۵۵۹
اخراجات مختلف	۳۰۴۲۸۶	۸۳۸۴
دفترخانہ	۸۶۳۸۶	۵۶۵۶
معادن و جنگلات	۱۲۵۴۴۱	۴۹۷۰
تخفیف بحساب دس فیصدی	۱۹۶۸۷۳	
سنہ ۱۳۱۳ کا خرچ	۳۸۲۶۰۴۳	

آمدنی		
صیغہ	سالانہ اوسط ۱۳۱۰ لغایت ۱۳۱۳ھ	۱۳۱۳ھ کی آمدنی
معادن ہرقلیہ	پونڈ ترکی ۴۱۸۰۰	پونڈ ترکی ۳۹۶۰
میزان	۱۹۳۸۲۰۳	۱۹۶۲۰۳۷
میزان مد ۳	۲۴۷۰۹۹۶	۲۴۹۴۸۳۰
خزانہ عامرہ کا حصہ کمپنی تنباکو کے منافع میں	۵۱۷۷۵	۵۱۷۷۵
۴۔ خراج (متعدد)	۱۱۳۶۳۱۶	۱۱۳۶۳۱۶
میزان کل آمدنی	۱۸۹۲۷۷۴۶	۱۸۵۱۱۳۲۳

خرچ				
صیغہ	خرچ ۱۳۱۳ھ میں	تخفیف بحساب پندرہ فیصدی	[illegible]	بجٹ ۱۳۱۴ھ
محکمہ حفظان صحت	پونڈ ترکی ۹۳۸۴۲			
شرکت مخصوصیہ	۲۲۶۳۳۴			
معادن ہرقلیہ	۲۸۴۱۱			
میزان	۴۱۵۳۰۶۶	میزان کل تخفیف ۳۲۷۰۲۳		۳۸۲۶۰۲۲
میزان کل خرچ و تخفیف	۲۰۰۵۶۱۴۴	۱۲۲۶۷۳۳		۱۸۴۲۹۴۱۱
فاضلہ				۸۱۹۱۲

وو - س ع ۹۴۹۵۷

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۹۸۵

۹۴۹۲۶

۱۱ س ع

محمد انشاء اللہ

سلطنت عثمانیہ کی موجودہ حالت اور اسکی باجگذار ریاستیں

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ
۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی
صدور شعبہ جات و نصاب ایک وقت میں اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔
۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات جامعہ و مددگار، عہدہ داران جامعہ
و اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک وقت میں اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔
۳۔ طلبائے ایم۔ اے تین کتابیں، طلبائے بی۔ اے اور انٹرمیڈیٹ
و طلبائے ایل ایل۔ بی و تحقیقاتی جماعتوں کے
طلبہ دو کتابیں اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔
۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے بحساب
ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائے گا۔
۵۔ بشرط موقع کتابیں کرر جاری کی جا سکیں گی مگر اس غرض سے
کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔
۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری
عائد ہوگی۔
۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے
نہ لگایا جا سکے۔
۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں
جاری نہیں کی جا سکیں گی۔ فقط